نور زندگی

از قلم فرواخالد

Ph#03477605346

رائمہ جب سے آئی تھی وہ خود کو کمرے میں لاک کیے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔وہ دردناک لمحے یاد کرتے اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اتناسب کچھ سہنے کے بعد وہ زندہ کیسے تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ دنیاوالوں کو اس پر رحم نہیں آیا تھا۔۔

اس پر ابھی مزید اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے تھے۔۔۔

اس کے روح کو چھلنی کرتے الفاظ اب بھی رائمہ کے کانوں میں گونجتے اس کی بے بسی اور اذیت میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ دردناک لمحات اس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہے تھے۔۔

"تم ویسی نہیں ہو جیسی رافع بول رہا ہے۔۔۔ تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو ہے۔۔۔ رائٹ؟؟؟"

ارمغان کی آنکھیں اور چہرا بالکل بے تاثر تھے۔۔۔رائمہ کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔

اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"اچھا مذاق کر لیتی ہو۔۔۔۔ایک مہینہ نہیں ہوا تمہیں میری زندگی میں آئے اور محبت کر بیٹھی تم مجھ سے۔۔۔۔ایک منٹ میں تو وہی

Ph#03477605346

بدکردار اور گھٹیا انسان تھا جس پر ان سب لوگوں کے سامنے الزام لگایا تھا تم نے۔۔۔اب ایک دم تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی۔۔۔رافع بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔اپنی ماں سے سیکھا ہے یہ سب۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی اپنے ہونٹوں سے زہر اگلتا رائمہ کاظمی کو لہولہان کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں یہاں بلا کر تمہیں تمہاری اوقات بتانی تھی اس لیے جھوٹ کہا تھا کہ محبت ہے مجھے تم سے، ورنہ تم اتنی حیثیت نہیں رکھتی۔۔۔ تمہاری اکڑ ختم کرنی تھی جو اس دن میرے سامنے دکھائی تھی تم نے۔"

یہ سب سوچتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔۔

اس کا دل زخموں سے چور ہو چکا تھا۔۔۔اس معزز شخص نے اسے پوری دنیا کے سامنے بد کردار قرار دے دیا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی نے اس کی آنکھوں میں ایک تحفظ اور عزت بھری زندگی کے خواب سجا کے انہیں بہت ہی بے دردی کے ساتھ نوچ لیا تھا۔۔۔وہ اسے کیسے بتاتی اسے اور کسی شے کی بھوک نہیں تھی۔۔۔اسے صرف عزت بھری چار دیواری چاہیے تھی۔۔۔ایک ایسا انسان چاہیے تھا جو اس کا ویسا ہی خیال رکھ سکے۔۔۔وہی تحفظ دے سکے جیسا اس کے بابا کے ہوتے ہوئے تھا۔۔۔مگر وہ بھول چکی

Ph#03477505346

تھی کہ یہ دنیا ظالم درندوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔ جہاں اس جیسی لڑکی کو ایسے ہی نوچ کھسوٹ دیا جاتا تھا۔۔۔

اس کی سسکیاں سننے والا اس کی آنسو پونچھنے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ اسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ وہ اتنی ڈھیٹ کیوں تھی۔۔۔ کیسے سہہ لیتی تھی اتنی اذیت۔۔۔ مر کیوں نہیں جاتی تھی۔۔۔

جب اس دنیا میں سب لوگ ہی اس سے نفرت کرتے تھے۔۔۔ گھن محسوس کرتے تھے تو اسے جینے کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے لگا تھا جس محبت اور تحفظ بھری زندگی کی وہ متلاشی تھی اس ایک انسان میں ملا تھا۔۔۔ مگر یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی۔۔۔

رافع نے تو اسے کہا تھا کہ وہ اسے سزا دے گا۔۔۔ اس نے اپنا کہا پورا کیا تھا۔۔۔

مگر ارمغان گردیزی تو دنیا کا سب سے بڑا سفاک نکلا تھا۔۔۔ اس نے تو ایسی موت مارا تھا کہ وہ سسک بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ اس شخص سے اتنی نفرت محسوس کر رہی تھی کہ اس کے بارے

میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ ڈارک گرے آنکھیں پھر

سے اس کے سامنے آن ٹھہرتی تھیں۔۔۔

جیسے اپنی فتح پر بہت خوش ہوں۔۔۔۔ اسے توڑ کر اس کا تماشا بنا کر

اپنی

جیت کا جشن منا رہی ہوں۔۔۔

وہ ایسے ہی نڈھال سی بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

تھی۔۔۔ اس نے اپنے چہرے سے ابھی تک خون کے نشانات بھی

صاف نہیں کیے تھے۔۔۔ جو خود ہی تھم چکے تھے۔۔۔

Ph#03477605340

راشدہ بی تو اپنے بیٹے کے ساتھ ایک ہفتے کی چھٹی لے کر گاؤں چلی گئی تھیں۔۔۔ان کے گاؤں میں اچانک سے کوئی ایمر جنسی ہو گئی تھی۔۔۔ان کے علاوہ اس کے کمرے میں اور کوئی نہیں آتا تھا۔۔۔

رائمہ کا دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔اس کے کمرے کا لاک بھی ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

ڈوپلیکیٹ کی سے آرام سے کوئی بھی اندر آسکتا تھا۔۔۔۔رائمہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"کون ہے۔۔۔۔؟؟"

دوبارہ دستک ہونے پر اس نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ میں ہوں ما۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو جلدی۔۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو یہ لفظ کہنے کے قابل بھی نہیں سمجھی تھیں۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

رائمہ کا خوف ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔اسے اپنی ماں کے ہوتے ہوئے بھی کسی قسم کا تحفظ محسوس نہیں ہوتا تھا۔۔۔

جو بات اس کی پکار میں محسوس کرتے ان کا دل چاہا تھا وہ اپنے ہاتھوں خود کو موت دے دیں۔۔۔

ان کے دوبارہ کہنے پر رائمہ نے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں میری بچی۔۔۔؟؟؟تم۔۔تم پر کسی نے ہاتھ اٹھایا ہے کیا۔۔۔"

اس کا چہرا دیکھتے مسرت بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔

"پہلی بار کسی نے نہیں اٹھایا۔۔۔عادی ہوں دنیا والوں کے تمانچے سہنے کی۔۔۔آپ بتائیں کیوں آئی ہیں۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

ان کے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتے وہ عام سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔کسی قسم کا طنز یا خفگی نہیں تھی اس کے انداز میں۔۔۔۔جو بات مسرت بیگم کے لیے مزید تکلیف کا باعث بنی تھی۔۔۔۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے رائمہ تمہیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔ قربان تمہارا نکاح وقار سے کروانا چاہتا ہے۔۔ میں نے اسے روکنے کی کوشش کی پر وہ نہیں سن رہا۔۔۔ باہر کسی بھی وقت وہ لوگ آسکتے ہیں۔۔۔ تمہارے بچنے کا ایک ہی حل ہے کہ یہاں سے بھاگ جاؤ۔۔۔"

مسرت بیگم بول رہی تھیں۔۔۔ جب رائمہ اذیت سے چور مسکرا دی تھی۔۔

Ph#03477605346

"کہاں جاؤں گی بھاگ کر۔۔۔باہر تاک لگائے بیٹھے بھیڑیے مجھے پھولوں کے ہار تو نہیں پہنائیں گے۔۔۔اس سے بہتر ہے میں یہ نکاح کرلوں۔۔۔"

رائمہ ہار چکی تھی بھاگ کر۔۔اپنے لیے لڑ لڑ کر۔۔۔

اس باہمت لڑکی کی آج اس ایک شخص نے ہمت توڑ دی تھی۔۔۔وہ خود سے بھی خفا ہو چکی تھی۔۔۔وہ ہار مان رہی تھی۔۔۔

وہ اتنی بے حس ہو چکی تھی کہ اسے پرواہ ہی نہیں رہی تھی کہ اس کے باپ سے بھی بڑی عمر کے شخص سے اس کا نکاح طے کر دیا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ میری جان مجھے معاف کر دو۔۔۔ تمہاری ماں بہت بری ہے۔۔۔ میں تو ماں کہلانے لائق بھی نہیں ہوں۔۔ پلیز خدا کے لیے یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔ وقار بھیڑیوں سے بھی بدتر ہے۔۔۔"

مسرت بیگم اسے سمجھاتے ہوئے آخر میں اس کے پیروں پر آن گری تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"کہاں جاؤں گی میں۔۔۔؟؟؟"

یہ بات کرتے رائمہ کی آواز آنسوؤں میں بھیگ گئی تھی۔۔۔

"اس میں میری دوست شہلا کا ایڈریس ہے۔۔۔ تم اس کے گھر چلی جاؤ۔۔۔ جب حالات بہتر ہوئے تو میں رابطہ کروں گی تم سے۔۔۔۔"

مسرت بیگم نے اسے جاتے دیکھ اسے گلے لگا کر اس کا ماتھا چومنا چاہا تھا۔۔۔ نجانے دوبارہ اس کی صورت دیکھنے کی مہلت مل پاتی یا نہیں۔۔۔ مگر رائمہ نے وہاں سے نکلتے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی ماں اس کے ہر بربادی کی زمہ دار تھی۔۔۔اس کے بابا کو اس سے چھیننے کا باعث تھی۔۔۔اور اب اس شخص کو بھی اس سے چھین لیا تھا جس کو اس کے دل نے شدت سے چاہا تھا۔۔۔

گھر سے نکل کر اندھیروں میں گم ہوتے وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

کتوں کے بھونکنے کی آوازیں اور سنسان پڑے راستے اس کا دل ہولا رہے تھے۔۔۔

بہت آگے آ کر اسے رکشہ ملا تھا۔۔۔اس نے بس اسٹیشن جانے کا کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

پورا راستہ رکشہ والا اسے عجیب نگاہوں سے دیکھتا آیا تھا۔۔۔اس نے خود کو سیاہ شال میں پوری طرح سے چھپا رکھا تھا۔۔۔بس اسٹیشن پر پہنچتے اسے پتا چلا تھا کہ اس کی مطلوبہ بس دس منٹ پہلے نکل چکی ہے۔۔۔اب اگلی بس کے لیے اسے ایک گھنٹہ انتظار کرنا ہو گا۔۔۔

رات کی تاریکی میں وہاں اکادکا لوگ موجود تھے۔۔۔جو آہستہ آہستہ وہاں سے ہٹ رہے تھے۔۔۔

رائمہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اب۔۔۔وہ ایک بھینچ پر بیٹھی تھی۔۔۔جب کچھ فاصلے پر چند اوباش اور نشئی قسم کے لڑکی آن

Ph#03477605346

بیٹھے تھے۔۔۔جو آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگے تھے۔۔۔رائمہ گھبراکراپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

اس کی ساری چیزیں نیچے جا گری تھیں۔۔۔

"کہاں جارہی ہو ادھر آؤ ہمارے پاس۔۔۔"

اسے اٹھ کر دور جاتا دیکھ وہ لوگ بھی اس کے پیچھے آنے لگے تھے۔۔۔جو دیکھتے رائمہ بھاگ پڑی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں جارہی ہے۔۔۔جب اندھیرے میں اندازہ نہ کرپاتے میں روڈ پر آجانے کی وجہ سے وہ پیچھے سے آتی گاڑی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

جس سے ہوتے ٹکراؤ کے نتیجے میں روڈ پر جا گری تھی۔۔۔اس نے اپنے حواس قائم رکھنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ناکام رہی تھی۔۔۔

آنکھیں موندتے اس نے کسی کو اپنے قریب آتے دیکھا تھا۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس کے سارے منظر اندھیروں میں ڈوب گئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رائمہ تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔۔ وہاں دیکھو کیفے ٹیریا میں کتنی رونق لگی ہوئی ہے۔۔ ارمغان گردیزی گٹار بجا

Ph#03477605346

رہا ہے۔۔ اور اپنے گروپ کے ساتھ گانا بھی گا رہا ہے۔۔۔

اتنا مزا آرہا وہاں۔۔۔ پوری موسیقی کی محفل سجی ہوئی

ہے۔۔ آؤ چلو تم بھی۔۔۔"

رائمہ ایک جانب گراؤنڈ میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی۔۔

جب عینی اس کے قریب آتے پرجوش لہجے میں بولی تھی۔۔

مگر رائمہ کے انداز میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا۔۔۔

"مجھے نوٹس بنانے ہیں میں نہیں آرہی۔۔۔"

اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا تھا۔۔

PH#03477605346

"یار کرنی بورنگ ہو تم۔۔۔ پر وقت بس پڑھائی میں ہی گھسی رہتی ہو۔۔ تھوڑا سا تو انجوائے کرنے چاہیے نا۔۔۔ دیکھو سب لوگ وہیں جا رہے۔۔"

عینی اصرار کرتے بولی تھی۔۔۔

جس پر رائمہ نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے تمہیں بولا نا مجھے نہیں آنا۔۔ پلیز مجھے کام کرنے دو۔۔ تم جاؤ انجوائے کرو۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ اسے دو ٹوک انداز میں کہتی پھر سے اپنی کتابوں پر جھک گئی تھی۔۔۔

"سب ٹھیک کہتے ہیں تم زیادہ بہت روڈ اور پراؤڈی ہو۔۔ مانا تم بہت خوبصورت ہو۔۔ لیکن اپنے حسن کا اتنا گھمنڈ بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔ کیا ہو جاتا اگر تم میرگ ساتھ آجاتی۔۔ مجھ سے بات مت کرنا اب۔۔۔"

عینی کا موڈ بہت سخت آف ہو چکا تھا۔۔

Ph#03477605346

وہ اسے گھورتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے سامنے بظاہر انجان بن کر اس کی باتوں کو اگنور کرتی رائمہ اس کے دور جانے پر پھیکا سا ہنس دی تھی۔۔۔

اسے آج تک کوئی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔

اس لڑکی سے اس کی دوستی کو دو مہینے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ پہلے دوسرے شہر میں پڑھتی تھی۔۔

مائیگریشن کروا کر وہ اس یونی میں آئی تھی۔۔

Ph#03477605346

یہ لاہور کی سب سے بڑی یونیورسٹی تھی۔۔ جہاں کا ماحول اس کے چھوٹے سے شہر اور وہاں موجود اس کے لاء کالج سے بہت مختلف تھا۔۔

وہاں سب ہی سادہ سے لوگ تھے۔۔

مگر یہاں تو ایک سے بڑھ بڑھ کر ایک سٹائلش اور امیری کا دلدادہ مصنوعی لوگوں کو دیکھ اسے یہ سب بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

Ph#03477605346

اور کچھ اس کے اندر کا غم تھا جو اسے کسی سے گھلنے ملنے اور خوش نہیں رہنے دیتا تھا۔ اسے نہ تو یہ لوگ پسند آئے تھے اور نہ ہی یونیورسٹی۔۔۔

مگر اس کی مجبوری تھی کہ اسے اس کے علاوہ کوئی چوائس ہی نہیں دی گئی تھی۔۔ وہ گھر رہنے سے زیادہ یونیورسٹی میں سب لوگوں کے بیچ رہنا پسند کرتی تھی۔۔

اسے گھر سے زیادہ باہر تحفظ محسوس ہوتا تھا۔

اسے صرف لوگوں کے بیچ رہنا تھا۔ مگر لوگوں سے بات کرتے خوف محسوس ہوتا تھا۔۔

Ph#03477605346

عینی نے خود ہی اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔

رائمہ اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔ وہ کم ہی کسی سے بات کرتی تھی۔۔

جسے لوگ اس کے بے پناہ حسن کی وجہ اور اس کا گھمنڈ ہی سمجھنے لگے تھے۔۔۔

شروع شروع میں سب نے ہی اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کے سرد رویے پر دوبارہ کوئی اس کے قریب نہیں آیا تھا۔ اور یہی وہ چاہتی تھی۔۔

Ph#03477605346

مگر عینی کو بھی ضد ہوگئی تھی کہ اسے اس لڑکی سے کی دوستی کرنی ہے۔۔۔ اس کے بالکل پیچھے پر جانے کی وجہ سے رائمہ نے ناچار اس سے دوستی کر لی تھی۔۔

لیکن اس نے کبھی بھی عینی سے بات کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔۔

وہ خود ہی اس کے ساتھ آن چپکتی تھی۔۔۔ اور پھر اپنی بات نہ مانے جانے پر اسے ہی باتیں سنا کر نکل جاتی تھی۔۔۔

رائمہ نے اب لوگوں کی باتوں کا اثر لینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

عینی کے جاتے ہی وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئی تھی۔۔

ارمغان گردیزی اس یونیورسٹی کا پرنس چارمنگ تھا۔۔۔

وہ ان کا سینیئر تھا۔۔

بہت زیادہ ہونہار اور ایل ایل بی میں ٹاپ کرچکا تھا۔۔۔

اب تک کا سب سے زیادہ ریکارڈ تھا۔۔۔

جو سننے کے بعد رائمہ کا دل وہ ریکارڈ توڑنے کا پورا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ان کے لاء کالج کے بالکل ساتھ ہی ہائی کورٹ تھا۔۔ جہاں وہ پریکٹس کے لیے آتا تھا۔۔۔ بہت جلد وہ ایڈوکیٹ کے لیے امتحان دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

یونی کی تمام لڑکیاں سمیت ٹیچرز بھی اس کی فین تھیں۔۔

اس کی بہت شاندار پرسنیلٹی تھی۔۔۔ رائمہ جسے اپنی خوبصورتی سے اب سخت نفرت ہونے لگی تھی۔۔

وہ بھی اس شخص پر پہلی نظر پڑنے کے بعد اپنی جگہ ٹھہر سی گئی تھی۔۔

Ph#03477605346

اسے دیکھ کر چند لمحوں کے لیے انسان اپنی نگاہیں ہٹانا بھول جاتا تھا۔۔ رائمہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔

وہ بہت زیادہ پر کشش اور جاذب نظر تھا۔۔ اس کا لمبا چوڑا قد، مضبوط کسرتی سراپا اور کھڑے مغرور نقوش۔۔۔

گندمی رنگت اس کی وجاہت کو مزید بڑھا دیتی تھی۔۔

وہ ہر وقت اپنے ایک گروپ کے ساتھ رہتا تھا۔۔ جس میں اس کے دوست اور کزنز شامل تھے۔۔۔

اس کی ایک کزن مدیحہ رائمہ کی کلاس فیلو تھی۔۔۔

اسے عینی سے ہی پتا چلا تھا کہ مدیحہ کے کہے کے مطابق وہ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کی بچپن میں نسبت طے ہو چکی تھی۔۔۔ بہت جلد ان کی منگنی ہو جانی تھی۔۔

اکثر لڑکیوں کو اس کے مدیحہ کی برائیاں کرتے دیکھا تھا۔۔ کہ وہ ارمغان گردیزی کی برابری کی بالکل نہیں تھی۔۔۔

پتا نہیں اس شخص کو اس میں کیا نظر آیا تھا۔۔

وہ اکثر اسے اپنی کلاس کے باہر بھی نظر آتا تھا۔۔ مگر رائمہ نے کبھی دوبارہ اس کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی باقی کزنز اور فرینڈز بھی اس کی طرح پریکٹس کے لیے ہی وہاں آتے تھے۔۔۔

ان سب کے حلیے کو دیکھ کر صاف نظر آتا تھا کہ وہ کسی امیر کبیر فیملی کے چشم و چراغ تھے۔۔۔

ایک اکڑ اور غرور تھا ان سب میں۔۔۔

خاص کر ارمغان گردیزی اور اس کی ہونے والی فیانسی مدیحہ گردیزی میں۔۔

ارمغان گردیزی کو اپنی شخصیت کا غرور تھا اور مدیحہ گردیزی کو ارمغان گردیزی پر اپنی ملکیت ہونے کا۔۔۔

مگر رائمہ ان سب سے کوسوں دور تھی۔۔۔ اسے صرف اتنا پتا تھا کہ اس پوری دنیا میں اس کا کوئی ایسا نہیں تھا۔۔۔

جو اس سے مخلص ہو۔۔۔

اس کی اپنی ماں بھی نہیں۔۔

اپنی اذیت کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔

جسے نا محسوس انداز میں دوپٹے کے پلو سے صاف کرتی وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔

"کیا میں یہاں تمہارے ساتھ بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

Ph#03417605546

وہ اپنی بکس پر جھکی ہوئی تھی۔۔

جب پھر سے یہ نئی آواز سنتے اس نے بیزاری سے سر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

"جی۔۔"

مختصر جواب دیتی وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔

Ph#03477605346

"تمہارا نام رائمہ کاظمی ہے۔۔۔"

کچھ دیر خاموشی سے اس کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد اس نے گھاس کو اپنی انگلیوں سے توڑتے اسے مخاطب کیا تھا۔

"جی۔۔۔"

بنا بکس سے سر اٹھائے پھر سے مختصر سا جواب دیا تھا اس نے۔۔۔

"میرا نام ہما گردیزی ہے۔۔۔ تمہاری کلاس فیلو ہوں۔۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

جس پر رائمہ کی نگاہیں بے اختیار اس کی جانب گئی تھیں۔۔۔

اس نے بھی انتہائی قیمتی لباس پہن رکھا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے باقی خاندان کی لڑکیوں سے کافی مختلف تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ہینز کے اوپر بہت ہی ہلکے رنگ کا کرتا پہنے آنکھوں پر بڑا سا چشمہ لگائے۔۔۔ بنا کسی میک اپ کے عام سے نقوش کی مالک وہ لڑکی رائمہ کو کہیں سے بھی گردیزی خاندان کی نہیں لگی تھی۔۔۔۔

اس نے اب تک گردیزی خاندان کے جتنے لڑکیاں لڑکے دیکھے تھے انہیں پہلی نظر میں دیکھ کر ان کی امارت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔۔۔۔

"پہلے کبھی دیکھا نہیں آپ کو۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کی بے تکلفی کے جواب میں رائمہ اپنے مخصوص لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"جی میرا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا۔۔ دو مہینے کے لیے چھٹیوں پر تھی۔۔۔"

اس نے اپنی گلاسز کو درست کرتے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔

"اوہ اچھا۔۔۔"

رائمہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہوگئی تھی۔۔

Ph#03477605346

"تم کہاں سے آئی ہو۔۔؟؟ میں نے سنا ہے تمہاری مائیگریشن ہوئی ہے یہاں کسی دوسرے شہر سے۔۔"

وہ اس کے بارے میں ساری معلومات رکھتی تھی۔۔

"واہ کینٹ سے۔۔"

Ph#03477605346

اس نے یہاں کسی کو بھی اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ ابھی نا چاہتے بھی اس کے لبوں سے اپنے شہر کا نام نکل گیا تھا۔۔۔

"کیا تم مجھ سے دوستی کرسکتی ہو۔۔۔؟ مجھے تم اچھی لگی ہو۔۔ میرے ٹائپ کی۔۔۔"

اس نے رائمہ کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

وہ اس سے ایسے ہی چھوٹے چھوٹے سوال کرتی کچھ حد تک بے تکلف ہو چکی تھی۔۔۔

وہ لڑکی رائمہ کو اپنی طرح ہر طرح کی بناوٹ سے پاک بہت سادہ لوح سی لگی تھی۔۔

"مجھے دوستی کرنا نہیں پسند۔۔۔۔"

اسے انکار کرتے اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے مجھے بھی دوستی کرنا نہیں پسند۔۔۔ دوستی میں وفا داری نبھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔ بہت کم لوگ ہوتے

Ph#03477605346

ہیں جو اس رشتے میں کھڑے اترتے ہیں۔۔۔ میں کل سے تمہیں اکیلے بیٹھا دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔

تم مجھے بہت پسند آئی ہو۔۔۔ دل چاہا تم سے دوستی کرنے کو۔۔ پر کوئی بات نہیں۔۔ تمہاری صاف گوئی اچھی لگی مجھے۔۔

ویسے کیا میں کبھی کبھی تم سے بات کر سکتی ہوں۔۔ تم سے بات کر کے بہت اچھا لگا۔۔۔"

ہما کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا اس کے پاس سے اٹھنے کو۔۔۔

Ph#03477605348

اسے اتنے وقت بعد ملاوٹ سے پاک کوئی اتنی اچھی نظر آئی تھی۔۔

"جی ضرور۔۔۔ مجھے بھی آپ سے بات کر کے اچھا لگا۔۔۔"

رائمہ اب کی بار زرا سا مسکرائی تھی۔۔

جس پر اس کی آنکھوں کی سوگواریت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

جو ہما نے بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"تم مجھ سے اچھی خاصی چھوٹی لگتی ہو پر پلیز تمہارے آپ آپ کہنے پر مجھے آپا والی فیلنگ آنے لگی ہے۔۔۔ تم کہہ دو۔۔۔ اب یہ مت کہنا تم نہیں کہہ سکتی۔۔"

ہما میں کسی قسم کا کوئی گھمنڈ نہیں تھا۔۔

وہ تھوڑی دیر میں اس سے اچھی خاصی گھل مل گئی تھی۔۔۔

"ویسے تم کیفے ٹیریا کیوں نہیں گئی۔۔۔یونی کی ساری لڑکیاں وہاں جمع ہیں ارمغان بھائی کو دیکھنے کی خاطر۔۔۔"

ہما کی بات پر نوٹ بک پر چلتا اس کا پین ایک سیکنڈ کے لیے رک گیا تھا۔۔

PH#03477605345

"مجھے یہ سب نہیں پسند۔۔۔"

اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔

"واہ۔۔ دنیا کی اکلوتی لڑکی جسے میرے ارمغان بھائی نے متاثر نہیں کیا۔۔۔ ویسے تو انہیں دیکھ کر لڑکیاں پاگل ہوجاتی ہیں۔۔ لڑکے لڑکیوں کے گھر رشتہ بھجواتے ہیں اور میری بڑی ماماکے پاس ارمغان بھائی کے لیےلڑکیوں کے رشتے آرہے ہوتے ہیں۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کی اس بات پر بھی رائمہ نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"تم کیوں نہیں گئی پھر کیفے۔۔۔"

رائمہ کو اس طرح کسی انجان شخص کا ذکر سننا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھی یہ لڑکی چپ ہو جائے۔۔۔

جبکہ اس کی اکتائی آواز سن کر ہما ہنس دی تھی۔۔۔

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تم میری بکواس سن کر تنگ آچکی ہو اب مجھے اٹھ جانا چاہیے۔۔"

ہما مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Ph#03477605946

جبکہ اس کی بات پر رائمہ نے فوراً گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نہیں میرا یہ مطلب تھا۔۔۔"

اسے کسی کو بھی اپنی باتوں سے ہرٹ کرنے سے بہت خوف محسوس ہوتا تھا۔۔

"ہاہاہاہا مذاق کر رہی ہوں۔۔۔"

ہما آنکھوں میں شرارت لیے مسکرا دی تھی۔۔۔

اسے یہ گم صم سی گھبرائی گھبرائی لڑکی بہت پسند آئی تھی۔۔

Ph#03477605346

"مجھے موسیقی سے بالکل بھی لگاؤ نہیں ہے۔۔ پر ارمغان بھائی کی سنگنگ اتنی زبردست ہے کہ جس انسان کو میوزک سے نفرت بھی ہوگی وہ بھی ان کو سننے کی خواہش کرے گا۔۔

میرا بھی دل تھا جانے پر۔۔ مگر وہاں اتنی زیادہ بھیڑ تھی کہ مجھے لگا میرا دم گھٹ جائے گا۔۔ پھر تم پر نظر پڑی تو یہاں آگئی۔۔۔"

وہ تفصیل سے جواب دیتے بولی تھی۔۔۔

جس پر رائمہ نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔

Ph#03477605346

کچھ دیر مزید اس کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد ہما باقی سب کو باہر نکلتا دیکھ ان کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

رائمہ نے بے ارادہ نگاہیں اس جانب اٹھائی تھیں۔۔ جب ہما اسے ارمغان کے کندھے سے لگی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔

اسی لمحے ہما کے اس کی جانب اشارہ کرنے پر ارمغان گردیزی نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

باقی سب کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

رائمہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے اپنا سر واپس بکس پر گرا لیا تھا۔۔

Ph#03477605346

"یہ لڑکی ایسا کیا بتا رہی کہ یہ لوگ مجھے ایسے گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں۔۔ یہاں تو کوئی حال نہیں ہے کسی سے بات کرنے کا۔۔۔"

ان سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے نگاہوں میں رہنے سے خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔

وہ اپنا حلیہ جتنا رف بنا سکتی تھی اتنا بناتی تھی۔۔

اس کی ماما نے اسے جدید تراش خراش کے بہت قیمتی لباس سے اس کی الماری بھر دی تھی۔۔

مگر اس نے انہیں ہاتھ لگانا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

وہ اب بھی اپنے پرانے کپڑے ہی پہنتی تھی۔۔

جن میں سے کچھ کا رنگ بھی خراب ہوچکا تھا۔۔ مگر اسے اس کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔

اس کی ہم عمر لڑکیاں اچھا دکھنے کے جتن کرتی تھیں۔۔ اور وہ خود کو جتنا برا اور عام دکھا سکتی تھی دکھانے کی کوشش کرتی تھی۔۔

Ph#03477605346

مگر اس کی دلکشی پرانے بوسیدہ کپڑوں میں بھی نہیں چھپ پائی تھی۔۔۔ وہ ہر ٹائم خود کو سیاہ شال میں کور رکھتی تھی۔۔۔۔۔

اس کے باوجود اس نے اکثر بہت سارے لوگوں کو اپنی جانب ستائشی نگاہوں سے دیکھتے پایا تھا۔۔

اس کا حسن چھپائے نہیں چھپ پایا تھا۔

بہت سے لڑکوں نے اس کی جانب اپنے قدم بڑھانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر اس کے سرد ترین رویے پر دوبارہ کوئی اس کے قریب نہیں آیا تھا۔۔۔

Ph#03477505346

کچھ دیر بعد اس نے دوبارہ اپنی پلکیں اٹھا کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر اب وہ لوگ وہاں پر نہیں تھے۔۔۔

رائمہ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔ گھبراہٹ تھوڑی کم ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کلاسز تین بجے تک ختم ہو جاتی تھیں۔۔۔

مگر وہ چھ بجے تک یونی کے گراؤنڈ میں ایسے ہی بے مقصد بیٹھی رہتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جیسے جیسے یونی سے سٹوڈنٹس کم ہونے لگتے تھے وہ بھی اٹھ جاتی تھی۔۔۔

یہ بات وہاں سارے سٹوڈنٹس نے نوٹ کی تھی۔۔۔

مگر کسی نے بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔۔ کیونکہ اس نے سیدھے منہ جواب تو دینا ہی نہیں تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ پر پڑی ریسٹ واچ کی جانب دیکھا تھا۔۔

گھڑی کی سوئیاں چھ کا ہندسہ کراس کر چکی تھیں۔۔۔

جس پر ناچار اپنی جگہ سے اٹھتی وہ تھکے تھکے قدموں سے مین گیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ۔۔۔۔"

وہ اپنے دھیان میں چل رہی تھی جب اپنے نام کی پکار پر نگاہیں اٹھا کر اس سمت دیکھا تھا۔۔۔

جہاں ہما کو انہیں سب لوگوں کے ساتھ کھڑا دیکھ وہ اندر ہی اندر خفگی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ اسے ان سب لوگوں کے آگے عجیب سی گھبراہٹ ہوتی تھی۔۔

خاص کر ارمغان گردیزی کے سامنے آنے سے۔۔۔

اس شخص نے تو اب تک غور سے اس کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605346

مگر اس کی ڈارک گرے سحر انگیز نگاہیں عجیب سے احساس سے دوچار کر دیتی تھیں۔۔۔

ارمغان کے ایک جانب مدیحہ کھڑی ہما کے اس کو پکارنے پر ناپسندیدگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ہما اس کے ساتھ کھڑی رائمہ اپنی جانب آنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

"یہاں آؤ تمہیں اپنے سب کزنز اور فرینڈز سے ملواتی ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

ہما نے اسے وہیں جما دیکھ دوبارہ پکارا تھا۔۔

باقی سب خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہما انہیں ابھی کچھ دیر پہلے پرجوش انداز میں اپنی نئی دوست کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔

"آئم سوری ہما میں ابھی لیٹ ہورہی ہوں۔۔ پھر بات ہو گی۔۔۔"

وہ اسے اپنے مخصوص کھردرے لہجے میں جواب دیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جس پر ہما کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔

Ph#03477605346

کتنی خوشی سے اس نے ابھی سب لوگوں کو اس کے بارے میں بتایا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں اترتی نمی اور چہرے کا پھیکا پڑتا رنگ دیکھ ارمغان گردیزی کے چہرے پر غصے سے سرخی پھیل گئی تھی۔۔

"یہ دوست بنائی تم نے ہما۔۔۔ جو دیکھنے سے ہی سائیکو لگتی۔۔۔ تمہیں اور کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔"

رائمہ کے اس طرح جانے پر سب کو ہی انسلٹ فیل ہوئی تھی۔۔

Ph#03477605346

یونی کا ہر سٹوڈنٹ ان سے بات کرنے کو ترستا تھا۔ اور یہ لڑکی نجانے کس بات کا ایٹی ٹیوڈ دکھا گئی تھی۔۔۔

مدیحہ ابھی مزید بول رہی تھی مگر ارمغان کی سرد نگاہوں پر اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔

ہما شروع سے ہی بہت حساس تھی اور ارمغان کے دل کے بہت قریب۔۔۔ اسے سگی بہنوں سے بڑھ کر عزیز تھی۔

ابھی کچھ مہینے پہلے اس کا جو ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔ اس کے بعد سے وہ ارمغان کو مزید عزیز ہوگئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اب ایک پل کے لیے بھی اس کا اداس چہرا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"ہاں یہ ایسی ہی ہے۔۔۔ کسی سے بھی بات نہیں کرتی۔۔۔ اپنے حسن پر بہت ناز لگتا ہے شاید۔۔ روز نئ نئ گاڑی میں آتی جاتی ہے۔۔۔ مگر اس کا حلیہ تو بالکل نوکرانیوں والا ہوتا۔۔۔ عجیب مسٹری ہے یہ لڑکی۔۔۔"

اسماء بھی ناگواری بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"پلیز سٹاپ دس۔۔۔ وہ لڑکی اتنی اہم بالکل بھی نہیں ہے کہ ہم سب یہاں کھڑے ہوکر اس کو ڈسکس کریں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان کی بھنویں تن گئی تھیں۔۔

"پلیز آپ سب اس پر ناراض نہ ہوں۔۔۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔۔ اسے بات کرنا اور لوگوں میں گھلنا ملنا پسند نہیں ہے۔۔۔ وہ تو مجھ سے بھی بات نہیں کر رہی تھی۔۔ میں نے ہی زبردستی دوستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔"

ہما کو اس کے بارے میں سب کے خیالات سن کر اچھا نہیں لگا تھا۔۔

Ph#03477605346

"کیوں کس بات کا نخرہ ہے اس میں۔۔ جو وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ تم نے شاید زیادہ اہمیت دے دی اسے۔۔"

ارمغان ہما کا ہاتھ تھامے گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی ان کی گاڑی باہر نکلی سامنے ہی رائمہ اسے ایک لگژری گاڑی میں بیٹھتی نظر آئی تھی۔۔ جو مالیت میں ارمغان کی گاڑی کے جتنی ہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس پوری یونیورسٹی میں ان کے خاندان کے جتنی حیثیت کسی کی نہیں تھی۔۔۔ اسے اب سمجھ آیا تھا اس لڑکی کا اگنور کرنا۔۔۔۔۔۔۔

جسے اپنے حسن کے ساتھ ساتھ اپنی دولت پر بھی گھمنڈ تھا شاید۔۔۔

وہ گاڑی ان کی گاڑی کے راستے میں کھڑی تھی۔۔۔

ہارن پر ہاتھ رکھتے ارمغان کی سرد نگاہیں رائمہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔

وہ جو گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی۔۔

Ph#03477605346

اپنے سر پر آن کھڑی ہوتی گاڑی کو دیکھ ایک دم سے گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ سے اس کے نوٹس چھوٹ کر زمین بوس ہوتے اردگرد بکھر گئے تھے۔۔۔

اس نے روہانسی نگاہوں سے گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اب بھی ہارن پر ہاتھ رکھے مسلسل بجائے جا رہا تھا۔۔

رائمہ کے ڈرائیور نے گاڑی وہاں سے تھوڑی سے آگے کرتے ارمغان کی گاڑی کو راستہ دیا تھا۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

جو اسے دیکھتا ہاتھ سے سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔

اس کا انداز بہت ہتک آمیز تھا۔

اس کے ہٹنے کا انتظار کیے بغیر وہ گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔

رائمہ ایک دم سے پیچھے ہوئی تھی۔۔ ورنہ ضرور وہ شخص اسے کچل دیتا۔

"بھائی۔۔۔"

ہما بھی خوف سے چلائی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

رائمہ بہت مشکل سے بچی تھی۔۔۔ وہ شاید لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گری تھی۔۔

اس سے پہلے کہ ہما اسے دیکھ پاتی۔۔۔

ارمغان گاڑی وہاں سے نکال لایا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔ ایسے لوگ صرف بے خبر ہونے کا دکھاوا کرتے ہیں دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کی خاطر۔۔۔"

ارمغان گردیزی نے پلٹ کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا کہ وہ لڑکی بچ گئی تھی یا نہیں۔۔۔۔

Ph#03477605346

بیک ویو مرر سے اسے وہ نیچے گری نظر آئی تھی۔۔

اس کی گاڑی کے ٹائرز رائمہ کے نوٹس کو مسلتے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔

ہما کو ایک دم سے پیشمانی نے آن گھیرا تھا۔۔

اس کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا۔

اسے رائمہ کی نیچر سمجھ آچکی تھی۔۔۔ رائمہ کو یوں سب کے سامنے بلانا ہی نہیں چاہئیے تھا۔۔۔

خاص کر ارمغان کے سامنے۔۔

Ph#03477605316

وہ ایسا ہی تھا۔۔ اسے اپنے لوگوں کی انسلٹ کسی قیمت پر برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔

ان کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

لوگوں کو ان کی اوقات میں رکھنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔

باقی سب بھی اپنی گاڑیوں پر ان کے پیچھے ہی جا رہے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

مدیحہ ارمغان کے ہاتھوں رائمہ کی یہ حالت ہوتی دیکھ مسکرا دی تھی۔۔۔

اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔

ارمغان گردیزی صرف اس کا تھا۔۔۔ اسے تسخیر کر پانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

اس شخص کے دل تک تو وہ ابھی تک رسائی حاصل نہیں کر پائی تھی۔۔ مگر اسے اس بات کی تسلی تھی کہ وہ اسی کے تھا۔۔۔

جسے رائمہ جیسی حسین سے حسین تر لڑکی سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ وہ اسے بھی کسی حقیر شے کی طرح وہاں سے ہٹا گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Ph#03477605346

رائمہ کے سارے نوٹس خراب ہو گئے تھے۔۔

اس شخص کے اس طرح بے دردی سے گاڑی چلانے پر وہ بہت بری طرح روڈ پر گری تھی۔۔

جہاں اس کے رویے کی وجہ سے اسے اٹھانے بھی کوئی نہیں آیا تھا۔۔ اس کی دونوں کہنیاں بری طرح چھل گئی تھیں۔

آنکھوں میں آنسو بھرے وہ خود ہی بہت مشکل سے اٹھی تھی۔۔

اسے اپنے پورے جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

Pk#03477605346

بہت مشکل سے چلتی وہ گاڑی تک آئی تھیں۔۔

جہاں ڈرائیور اس کے لیے دروازہ کھولے کھڑا تھا۔۔۔

رائمہ بہتی آنکھوں کے ساتھ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔

"بابا کہاں چلے گئے آپ مجھے چھوڑ کر۔۔ آپ جانتے تھے نا میں آپ کے بغیر جینے کی عادی نہیں تھی۔۔ کیوں چھوڑ کر گئے مجھے۔۔ اپنے ساتھ ہی لے جاتے۔۔ یہ دنیا بہت بری ہے بابا۔۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔"

کھڑکی کے ساتھ لگی وہ باہر لوگوں کے بے فکری بھرے چہرے دیکھ رہی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس کا چہرا پوری طرح سے بھیگ چکا تھا۔۔

گاڑی کب اس عالیشان بنگلے کے پورچ میں آن رکی تھی۔۔
اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔

ڈرائیور کے دروازے کے قریب آنے پر اسے ہوش آیا
تھا۔۔

PH#03477605346

اس کے وجود میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔

اپنا پرس اور بکس اٹھاتی وہ گاڑی سے نکل آئی تھی۔۔ مرے مرے قدموں سے اندر کی جانب بڑھتی اندر سے آتے قہقوں کی آواز پر وہ اپنے ہونٹ بھینچ گئی تھی۔۔

اس کا دل چاہا تھا وہیں کھڑی رہے پر اندر مت جائے۔۔

چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتی وہ ان کی جانب بڑھی تھی۔۔

جہاں سامنے ہی بڑے سے ڈرائینگ میں اسے اپنی ماں قیمتی ساڑھی میں ملبوس اپنے شوہر کی ساتھ بیٹھی نظر آئی تھی۔۔

Ph#03477605346

ان لوگوں کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی۔۔

"ارے ماشاءاللہ دیکھیں ہماری بیٹی بھی آگئی۔۔۔ رائمہ بیٹا ادھر آئیں۔۔۔ ہم آپ کو ہی ذکر کر رہے تھے۔۔۔"

اسے دیکھتے ہی قربان صاحب اپنی جگہ سے اٹھتے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کر گئے تھے۔۔

ان کی محبت پاش نگاہیں پر جمی ہوئی تھیں۔۔

جبکہ وہاں بیٹھے ان کے مہمانوں نے بھی دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اپنے لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم"!

ناچار اسے سلام کرنا پڑا تھا۔۔ مگر وہ اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھی تھی۔۔

اس نے مسرت بیگم کی تنبیہی نگاہوں کو بھی نظر انداز کردیا تھا۔۔

"بیٹے وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔ یہاں آؤ نا۔۔۔ بیٹھو ہمارے پاس۔۔۔"

قربان صاحب نے چاشنی بھرے لہجے میں پھر سے پکارا تھا اسے۔۔۔

ان کی آواز میں واضح محسوس کی جانے والی وارننگ تھی۔۔ جو صرف رائمہ ہی محسوس کر پائی تھی۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے نگاہیں اٹھا کر وہاں بیٹھے لوگوں کی جانب دیکھا تھا۔۔ جن کے سامنے بیٹھی ان کی ماں اپنے وجود کی نمائش کروا رہی تھی۔۔

یہ وہی عورت تھی جس کی ضروریات اور خواہشات پوری کرنے کی خاطر اس کے باپ نے اپنی زندگی وار دی تھی۔۔ انہیں عزت سے رکھا تھا۔۔

لیکن اس کی ماں کو وہ عزت بھری زندگی سے زیادہ یہ عیش و عشرت پسند تھی۔۔۔ جس میں وہ اپنی نسوانیت کا تقدس کر رہی تھیں۔

Ph#03477605346

اور اسے بھی اس سب میں دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

وہاں قربان صاحب سے تھوڑے سے کم عمر دو افراد موجود تھے۔۔۔

جن کی آنکھوں سے ٹپکتی ہوس رائمہ دور سے ہی دیکھ پا رہی تھی۔۔۔ ان کی نگاہیں رائمہ کے سیاہ شال میں پوشیدہ چہرے سے چپک کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اس نے کافی حد تک اپنا چہرا چھپا رکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

مگر پھر بھی اپنے آپ کو ان کی غلیظ نگاہوں سے نہیں بچا پائی تھی۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔"

وہ قربان صاحب کی وارننگ دیتی نگاہوں کو نظر انداز کرتی وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔

کمرے میں آکر دروازہ اندر سے لاک کرتے وہ تمام کھڑکیوں کے لاک چیک کرنے لگی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اب ان لوگوں کے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔ اسے صبح مسرت بیگم نے بتایا تھا کہ ان کے بہت خاص مہمانوں نے آنا ہے آج۔۔۔

وہ یونی سے جلدی آجائے اور ان کے سامنے اچھے سے پیش آئے۔۔

مگر وہ ان لوگوں کی ایسی کوئی بھی فرمائش ماننے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

وہ صبح بھی ناشتہ کیے بغیر گئی تھی۔۔۔ یونی میں تھوڑی سے فرائز کھائی تھیں۔۔۔ پورا دن ایسے ہی گزر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اور اب بھی اسے کچھ بھی کھانے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔۔

مگر اس نے سوچ لیا تھا چاہے وہ بھوک سے مر کیوں نہ جائے۔۔

باہر تو کسی قیمت پر نہیں نکلے گی۔۔

اس کی جان عزت سے بڑھ کر بالکل بھی نہیں تھی۔۔

دروازے کا لاک ایک بار پھر سے چیک کرتی وہ بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔

اس کی کہنیاں بہت بری طرح درد کر رہی تھیں۔۔

Ph#03417605346

اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے اس مغرور شخص کا عکس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

کیا بگاڑا تھا اس نے اس شخص کا جو وہ اس کے ساتھ اتنا غیر انسانی سلوک کر گیا تھا۔۔۔

اگر وہ بروقت پیچھے نہ ہٹتی تو ضرور اس کی گاڑی کی نیچے کچلا جانا تھا۔۔

"اللہ جی لوگوں کے دل میں رحم کیوں نہیں بچا۔۔۔ اتنے بے حس کیوں ہوگئے ہیں سب۔۔۔"

Ph#03477605346

اپنی کہنیوں کی حالت دیکھتے اسے پھر سے رونا آنے لگا تھا۔۔۔ دوا لگانے کی وجہ سے زخم میں جلن ہونے لگی تھی۔۔

زخم پر مرہم لگاتے وہ اپنی بکس لیے پڑھنے بیٹھ گئی تھی۔۔

اب تو اور ہی شدت سے اس شخص کا ریکارڈ توڑنے کی ٹھان لی تھی اس نے۔۔۔

وہ پڑھ رہی تھی جب اسے اپنے روم کے باہر آہٹ کی آواز آئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ لمحے بھر کو اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔ دل خوف سے کانپ اٹھا تھا۔۔۔

"رائمہ دروازہ کھولو۔۔۔"

مسرت بیگم کی آواز پر رائمہ گہرے گہرے سانس لیتی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہورہا تھا جیسے اس کی دھڑکنیں رک جائیں گی۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

ایسے ہی خاموش بیٹھی رہی تھی۔۔۔

"رائمہ۔۔۔ یہ کیا بچکانہ حرکت ہے۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اب کی بار کافی غصے سے بولی تھیں۔۔

رائمہ اٹھ کر دروازے کے قریب آئی تھی۔۔

یہ یقین کرتے کہ باہر صرف وہی موجود ہیں وہ دروازہ کھول گئی تھی۔۔

"رائمہ نیچے کیا کیا تم نے۔۔ جب قربان تمہیں بلا رہے تھے تو تم کیوں نہیں آکر بیٹھی وہاں۔۔۔ جانتی ہو مجھے اور قربان کو کتنی انسلٹ فیل ہوئی تمہارے ایسے جانے سے۔۔"

مسرت بیگم اندر آتے غصے سے بولی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"میں کیوں وہاں جاکر ان غیر مردوں کے سامنے بیٹھتی۔۔۔

آپ جو خود کر رہی ہیں وہ مجھ سے مت کروائیں۔۔۔ میرے

باپ نے بہت عزت بھری زندگی دی ہے مجھے۔۔۔ جس کو

اب آپ کی طرح چند پیسوں کی وجہ سے بیچ نہیں سکتی۔۔۔

اپنے شوہر کو بتا دیں اور خود بھی سمجھ لیں کہ آئندہ مجھے

ایسے اپنے مہمانوں کے سامنے بلانے کی کوشش بھی مت

کیجیے گا۔۔"

رائمہ آنکھوں میں نمی بھرے ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔

جسے اس کی زرا سی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔

Ph#03477605345

وہ صرف یہاں اپنے شوہر کی وکالت کرنے آئی تھیں۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی تم کیوں قربان کے اتنے خلاف ہو۔ وہ اتنے اچھے ہیں۔۔ اتنی محبت کرتے ہیں تم سے۔۔۔ اتنی عیش و عشرت بھری زندگی تمہارا باپ اگلے بیس سالوں میں بھی نہ دے پاتا تمہیں۔۔۔

Ph#03477605346

تمہارا کمرہ آسائشوں سے بھر دیا ہے۔۔ تم نت نئ گاڑی پر سفر کر رہی ہو۔۔۔ آخر اور چاہیے کیا تمہیں۔۔ انہیں ہر وقت تمہاری فکر رہتی ہے۔۔ ابھی بھی انہوں نے مجھے کہہ

کر بھیجا ہے کہ تمہیں کچھ نہ کہوں۔۔۔ بچے ایسا کر جاتے ہیں۔۔۔

اتنے اچھے انسان کا دل دکھا کر بہت غلط کر رہی ہو تم۔۔۔"

مسرت بیگم کے الفاظ پر اس کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔۔۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔ میرے بابا اور آپ کے اس شوہر کو کوئی موازنہ نہیں ہو سکتا۔۔

جو عزت اور تحفظ بھری زندگی میرے بابا نے مجھے دے رکھی تھی۔۔۔ اس پر آپ کی یہ عیش و عشرت بھری ہزار

Ph#03477605346

زندگیاں قربان۔۔۔ مجھے آپ کے شوہر کی دی گئی کوئی شے نہیں چاہیے۔۔۔ اس کمرے کی ساری چیزیں جوں کی توں پڑی ہیں۔۔

اور رہی بات قیمتی گاڑیوں کی تو میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا مجھے ٹیکسی پر جانے دیں۔۔۔ آپ کے زبردستی کرنے پر ہی میں مجبوراً اس گاڑی پر جارہی ہوں۔۔

اس لیے مجھ پر اس سب کا احسان جتانے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے جو زبردستی مجھ پر تھوپا گیا ہو۔۔۔

Ph#03477605346

کل سے مت بھیجئے گا یہ گاڑی۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔"

رائمہ جب بولنے پر آئی تھی تو ماں کو ہر بات کا جواب دے گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں گریہ زاری سے لال ہوچکی تھیں۔۔

اس کا پورا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔

ابھی تک کوئی میڈیسن بھی نہیں لی تھی۔۔۔ بھوک سے سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

مگر اس کی ماں کو خیال تھا تو صرف اپنے شوہر کا۔۔

Ph#03477605346

اسے صرف ایک شوپیس کی طرح اپنے گھٹیا مہمانوں کے سامنے۔پیش کرنا چاہتے تھے۔۔

قربان صاحب سے اسے ویسے بھی کوئی اچھی توقع تھی۔۔ مگر اس کی اپنی ماں اس شخص کی باتوں میں پوری طرح سے بہہ چکی تھی۔۔۔

انہیں اب کچھ بھی بتانے اور سمجھانے کا فائدہ ہی نہیں تھا۔۔۔

"بہت غلط ضد پکڑ کر بیٹھی ہو رائمہ۔۔۔ ایک دم پچھتاؤ گی تم۔۔۔"

Ph#03477605346

جاتے جاتے مسرت بیگم نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

جس پر رائمہ آنکھوں سے آنسو صاف کرتی اذیت سے مسکرا دی تھی۔۔

انہوں نے اس کی بات سنی اور سمجھنی ہی نہیں تھی۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ بھی کچن کی جانب آگئی تھی۔۔

جہاں سے اب ملازمین چیزیں سمیٹ کر جا چکے تھے۔۔۔فریج سے کھانا نکالتے وہ اسے پلیٹ میں ڈالنے لگی تھی۔۔

Ph#03477605346

جب اچانک اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔

اس کا دل اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔۔

ایک دم سے پلٹی تھی۔۔ جب دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے قربان ہاشمی کو دیکھ اس کا چہرا خوف سے زرد ہوا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنی شال کو خود پر درست کیا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی اسے پوری طرح سے ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔

وہ روم سے نکلتے وقت بھی اسی شال کا ہی استعمال کرتی تھی۔۔ کبھی بھی شال لیے بغیر کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔

Ph#03477605346

وہ جب بھی گھر میں رہتی تھی۔۔۔

اسے اپنی عزت کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ یونی میں جتنا ٹائم بیٹھ سکتی تھی تو بیٹھی رہتی تھی۔۔۔

کیونکہ اس کے سوتیلے باپ کی اس پر بری نظر تھی۔۔۔

جس سے خود کو بچانے کا خوف ہر پل اسے رہتا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ اپنی ہم عمر لڑکیوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی تھی۔۔۔

جو کتنی بے فکری کے ساتھ ہنس کھیل رہی ہوتی تھیں۔۔

Ph#03477605346

انہیں اچھے سے خبر تھی کہ ان کی حفاظت کرنے والے باپ اور بھائی موجود ہیں۔۔۔

کوئی بھی ان کی جانب میلی نگاہ اٹھانے کی ہمت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

اور ایک وہ تھی جسے گھر میں رہتے ہوئے دروازوں کو لاک کر کے رکھنا پڑتا تھا۔۔۔

ابھی بھی بھوک کے ہاتھوں مجبور وہ باہر نکلی ہی تھی۔۔۔جب وہ شخص پھر سے اس تک پہنچتا اسے انتہائی غلیظ نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی ماں کے سامنے یہ بہت معزز بن جاتا تھا۔۔۔ جیسے اس کی سگے باپ کی طرح فکر ہو۔۔اور مسرت بیگم کے بیٹھ پیچھے وہ اسے ہراساں کرتا تھا۔۔

"کیا کر رہی ہے ہماری بیٹی یہاں۔۔۔؟ ہم نے کتنا بلایا۔۔۔ ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔"

قربان صاحب آنکھوں میں ہوس لیے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

وہ سہمی گھبرائی ایک جانب کھڑی تھی۔۔

اسی خوف سے وہ روم سے نہیں نکلتی تھی۔

Ph#03477605345

"راستہ چھوڑو میرا۔۔۔"

وہ اپنی مٹھیاں بھینچے بولا تھا۔۔۔اس کا کھانا تو وہیں چھوٹ چکا تھا۔۔۔

اب وہ بس جلد از جلد یہاں سے نکلنے کی چکروں میں تھی۔۔۔

اس کا نام نہاد سوتیلا باپ کچن کے دروازے کے بیچوں و بیچ کھڑا اسے

خوفزدہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اتنے وقت بعد ہاتھ لگی ہو۔۔۔۔اتنی آسانی سے جانے دوں۔۔۔'

وہ اب اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

"ماما۔۔۔۔ماما۔۔۔راشدہ خالہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کی وہ مزید قریب آتا رائمہ اونچی آواز میں چلانا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پر قربان صاحب بوکھلا گئے تھے۔۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔"

وہ الٹے قدموں پیچھے ہوئے تھے۔۔

جب اسی مجھے راشدہ بی اور ان کے پیچھے پیچھے مسرت بیگم اندر داخل ہوئی تھیں۔۔

"کیا ہوا رائمہ۔۔۔؟؟"

دونوں ہی اس کے چلانے پر گھبرائی ہوئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"بالکل بچی ہے یہ۔۔ کاکروچ دیکھ کر خوف سے چلانے لگ گئی۔۔۔"

رائمہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی قربان صاحب نے جواب دیا تھا۔۔۔ جس پر مسرت بیگم اسے گھور کر رہ گئی تھیں۔۔۔

ہر وقت ان کی بیٹی انہیں ان کے شوہر کے سامنے ایسے ہی شرمندہ کر دیتی تھی۔۔۔ جبکہ راشدہ بی نے غور سے رائمہ کی صورت دیکھی تھی۔۔۔۔ یہ خوف کاکروچ کا خوف بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

رائمہ تیزی سے کچن سے نکل گئی تھی۔۔۔

"پتا نہیں کیا ہو گیا ہے اسے۔۔ عجیب بچوں والی حرکتیں کرنے لگی ہے۔۔ پہلے تو ایسی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ ہر وقت گھر میں اس کی

Ph#03477605546

کھکھلاہٹیں گونجتی تھیں۔۔۔ مسکراہٹ چہرے سے ہٹتی ہی نہیں تھی۔۔۔ اور اب ایسے ہوگئی ہے نجانے کونسے ظلم اور دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اس پر۔۔۔"

مسرت بیگم قربان صاحب کے قریب آتیں خفگی بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

ان کے بے حد سنجیدہ تاثرات مسرت بیگم کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔

جبکہ راشدہ بی رائمہ کے لیے کھانا نکالتیں خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ بیٹی کھانا کھالیں۔۔۔"

رائمہ بیڈ پر اوندھے منہ گری روئے جارہی تھی۔۔۔جب راشدہ بی بے اسے نرمی سے پکارا تھا۔۔۔

انہیں دیکھ رائمہ جلدی سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

"مجھے اب بھوک نہیں ہے خالہ۔۔۔آپ اسے واپس لے جائیں۔۔۔'

آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ چہرا جھکائے بولی تھی۔۔۔

"آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا بھوک کیسے نہیں ہو گی۔۔ابھی بھوک نہیں ہے تو تھوڑی دیر کر کھالیجیے گا۔۔۔"

Ph#03477605346

راشدہ بی اس لڑکی کی صورت دیکھتی تکلیف کا شکار ہوئی تھیں۔۔۔وہ اتنی پیاری تھی مگر اس کا نصیب انتہائی بدصورت نکلا تھا۔۔

وہ نہ تو اسے کچھ کہہ سکتی تھیں اور نہ ہیں رائمہ نے کبھی اس گھر میں کسی پر بھروسہ کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

راشدہ بی خاموشی سے روم سے نکل گئی تھیں۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ کمرہ دوبارہ اچھی طرح سے لاک کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ کلاس میں داخل ہو رہی تھی جب مدیحہ گردیزی نے اس کا راستہ روکا تھا۔۔۔

"تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو۔۔۔ کیا سوچ کر کل تم نے ہمارا اور ہم سب کی انسلٹ کی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے اس طرح کر کے تم ہماری توجہ حاصل کر پاؤ گی۔۔۔"

مدیحہ کے ساتھ اس کی دوستیں بھی کھڑی ناگواری بھری نگاہوں سے رائمہ کو ایسے گھور رہی تھیں جیسے وہ کوئی بہت ہی حقیر مخلوق ہو۔۔۔

Ph#03477605346

ان کی آنکھوں میں رائمہ کی خوبصورتی کو دیکھ حسد چھپائے نہیں چھپ رہا تھا۔۔۔وہ عام سے حلیے میں بھی کھڑی حسن اور دلکشی میں ان سب کو مات دے رہی تھی۔۔

جو ہر مہینے سیلون میں لاکھوں خرچ کر کے آتی تھیں۔۔۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔مجھے آپ سے اور آپ کے فرینڈز سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔آپ نہ تو آئندہ مجھے بلانے کی کوشش کریں اور نہ ہی اس طرح راستہ روکنے کی۔۔۔مجھے کسی سے بھی بات کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔'

Ph#03477605346

رائمہ اسے ٹکا سا جواب دیتی سائیڈ سے ہوتی کلاس میں داخل ہو چکی تھی۔۔

جبکہ اس کے الفاظ مدیحہ کو آگ لگا کر رکھ گئے تھے۔۔۔

اسے لگا تھا وہ اس سے خوفزدہ ہو کر معافی مانگے گی۔۔۔ مگر یہ لڑکی تو اس کی مزید انسلٹ کر کے جا چکی تھی۔۔۔

"یہ خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔ مجھے مدیحہ گردیزی کو جواب دے گی۔۔۔ اب دیکھو تمہاری یہ اکڑ کیسے ختم کرتی ہوں میں۔۔۔"

مدیحہ اپنے بالوں کو جھٹکتی باہر آگئی تھی۔۔۔ اس کا موڈ بالکل غارت ہو چکا تھا۔۔۔

ارمغان کے آنے کا وقت ہو چکا تھا وہ اسی کے پاس آگئی تھی۔۔۔۔

ارمغان، سیف اور رجب ہم عمر تھے۔۔۔ سیف ارمغان کا چچازاد تھا جبکہ رجب سے ان کے فیملی ٹرمز تھے۔۔ اسما اور پلوشہ بھی ان کے گروپ کا حصہ تھیں۔۔۔

اسما رجب کی بہن تھی۔ پلوشہ ارمغان اور سیف کی پھوپو زاد تھی۔۔۔

گردیزی مینشن میں وہ سب ایک ساتھ رہتے تھے۔۔۔ اسما اور رجب بھی ہر وقت وہیں پائے جاتے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

ان سب کی آپس میں بہت زیادہ دوستی تھی۔۔۔اسی خاطر سب نے ایک ساتھ لاء کی ڈگری حاصل کی تھی۔۔۔

اسما اور پلوشہ نے ان کے ساتھ رہنے کے لیے یہ ڈگری شوقیہ طور پر ہی لی تھی۔۔۔اس کا زیادہ انٹرسٹ فیشن ڈیزائننگ میں تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ اب اپنی ایک بوتیک اوپن کر چکی تھیں۔۔۔

سیف بھی اپنا فیملی بزنس سنبھالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

جبکہ ارمغان اور رجب اپنے کیریئر میں بہت زیادہ سیریس تھے۔۔

اس وقت بھی وہ پانچوں آفس میں بیٹھے تھے جب مدیحہ انتہائی خراب موڈ کے ساتھ وہاں آن پہنچی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"ارے کیا ہوا تمہاری تو کلاس نہیں تھی۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

پلوشہ نے سب سے پہلے حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"اس بد تمیز اور روڈ لڑکی نے میری انسلٹ کی ہے۔۔میں نے صرف اس سے اتنا ہی پوچھا تھا کہ کل اس نے ہما کے ساتھ ایسے بی ہیو کیوں کیا۔۔۔اتنی غلط بکواس کی اس نے میرے آگے۔۔"

Ph#03477605346

مدیحہ کی بات پر ان سب کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔

مگر سیف اپنے قہقہے پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

"تم اس چھوٹی سی لڑکی سے انسلٹ کروا کر آگئی۔۔۔واہ مدیحہ گردیزی۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔"

وہ اپنی بہن کو مذاق اڑاتے بولا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اس کی بہن اتنی معصوم بالکل بھی نہیں تھی کہ بلاوجہ کسی کی انسلٹ سن کر آجاتی۔۔۔اسنے بھی ضرور کچھ بولا ہو گا۔۔۔

جس کے جواب میں اس لڑکی نے اتنی باتیں کی۔۔۔۔

جبکہ ارمغان کی گھوری پر وہ اپنی ہنسی دبا گیا تھا۔۔۔

تم لوگوں کو اس لڑکی کے منہ لگنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔ ایسے گھٹیا لوگ تمیز اور تہذیب سے بالکل نابلد ہوتے ہیں۔۔۔ ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔"

ارمغان گردیزی کے الفاظ مدیحہ کے تپتے دل پر ٹھنڈی پھوار رکھ گئے تھے۔۔۔ جبکہ باقی سب نے بھی اس کی تائید کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ سب ایک دوسرے کے لیے کافی تھے۔۔۔ انہیں کسی کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

ہما کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ آج یونیورسٹی نہیں آپائی تھی۔۔۔

"مجھے زرا ایک کام ہے۔۔۔میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔"

سیف اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل دیکھ

ارمغان گردیزی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"کیا کام ہے۔۔۔؟؟"

وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔۔

باقی سب خاموشی سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

ارمغان گردیزی کی نگاہوں سے کچھ بھی بچ پانا انتہائی مشکل تھا۔۔

"مجھے بتانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف بے چارگی سے بولا تھا۔۔۔اس نے ہما کو بتایا بھی تھی کہ وہ اس کے اس جلاد بھائی کی نگاہوں سے بچ کر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"بتائے بغیر تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت بھی نہیں ہے۔۔۔"

ارمغان کی بات پر سیف نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔۔۔

"ہما نے نوٹس بھجوائے ہیں اپنی دوست کے لیے۔۔۔۔جو کل تمہاری وجہ سے خراب ہو گئے تھے۔۔۔اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہیں نہ بتاؤں۔۔۔ تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔"

سیف نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان سے وہ لوگ کچھ نہیں چھپا پاتے تھے۔۔۔اگر ابھی وہ جھوٹ بول بھی دیتا تو بعد میں ہمانے سب اگل دینا تھا۔۔۔جس کے بعد اسکی خیر نہیں ہونی تھی۔۔

"ابھی اس لڑکی سے ملے ہوئے میری بہن کو ایک دن نہیں گزرا اور وہ مجھ سے باتیں چھپانے لگی۔۔۔ایسا کیا ہے اس عام سی لڑکی میں جس نے کل سے ہمارے گروپ کا سکون غارت کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔میں ملنا چاہوں گا اس سے۔۔۔

یہ نوٹس مجھے دو میں دے دوں گا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے اس سے نوٹس لے لیے تھے۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر سب کے چہروں پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔اب اس لڑکی کی خیر نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

شاید آج کے بعد وہ انہیں دیکھنے بھی نہیں والی تھی۔۔۔

Ph#03476053476

کافی دیر وہاں بیٹھ کر اپنا کام کرنے کے بعد ارمغان یونی کی جانب آگیا تھا۔۔

"اسد وہ تمہاری کلاس کی لڑکی کہاں ملے گی۔۔۔"

ارمغان نے ارد گرد متلاشی نگاہوں سے دیکھتے اسد سے پوچھا تھا۔۔۔

اردگرد سے گزرتے سٹوڈنٹس کی ستائشی نگاہیں اس پر تھیں۔۔۔وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنے وجیہہ سراپے کے ساتھ نازک دلوں پر بجلیاں گرا رہا تھا۔۔۔

"کون سی لڑکی ارمغان بھائی۔۔۔؟؟"

اسد نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے لیے یہ انوکھی بات ہی تھی کہ ارمغان گردیزی کسی لڑکی کا پوچھ رہا تھا۔۔۔

"وہ بلیک شال والی۔۔۔نام یاد نہیں مجھے اس کا۔۔۔ہما کے ساتھ تھی جو کل۔۔۔"

Ph#03477605326

ارمغان کی بات پر اسد فوراً اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"اچھا آپ رائمہ کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔ایک وہی تو ہے جو اتنی بڑی چادر لپیٹ کر آتی ہے۔۔اسے میں نے تھوڑی دیر پہلے لائبریری جاتے دیکھا تھا۔۔۔اب تو لائبریری بھی بند ہونے والی ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

اسد کے بتانے پر وہ اس جانب چل دیا تھا۔۔۔

لائبریری میں اکادکا سٹوڈنٹس ہی کھڑے تھے۔۔۔جو بکس ایشو کروا رہے تھے۔۔

سب اپنے کام میں اتنے مصروف تھے کہ کسی کی نظر بھی نہیں پڑی تھی اس پر۔۔

وہ چلتا ہوا آگے آیا تھا۔۔۔لائبریری تین پورشن پر بنی ہوئی تھی۔۔۔وہ گراؤنڈ فلور پر تھا جہاں وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔

لاء کی ساری بکس بیسمنٹ پر ہی ہوتی تھیں۔۔۔یہی سوچتے وہ نیچے آگیا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی اسے وہ بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

بکس پر جھکی کہنی ٹیبل پر رکھے بند مٹھی پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کے بال جنہیں وہ ہر وقت اپنی سیاہ شال کے اندر چھپا کر رکھتی تھی۔۔۔اس وقت ان کی چند لٹیں پھسل کر اس کے چہرے پر آن ٹھہری تھیں۔۔

وہ اتنی بے خبر تھی کہ اسے ارمغان کے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہیں دی تھی۔۔۔

وہ کچھ سیکنڈز اسے گھورتا رہا تھا۔۔۔اور پھر آگے بڑھتا ہاتھ میں پکڑے نوٹس اس کے نہایت قریب ٹیبل پر پٹخ گیا تھا۔۔۔

آواز اتنی زوردار تھی کہ رائمہ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔اس کے لبوں سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

بوکھلاہٹ کے عالم میں جلدی سے کرسی سے اٹھنے کے چکر میں اس کی شال کرسی کے کسی کونے میں الجھتی اس کے سر سے پھسل گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی سینے پر بازو باندھے سرد نگاہوں سے اسے تکے گیا تھا۔۔۔

جو پیچھے مڑ کر کرسی سے اپنی شال نکالنے کے چکر میں پوری طرح سے جھکی ہوئی تھی۔۔

اس نے اپنے سر کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

"کہاں پھنس گئی یہ۔۔۔؟"

چادر نکالنے کی کوشش میں ہلکان ہوتے اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟؟اس طرح کون آتا ہے۔۔۔؟"

Ph#03477605346

شال کا پلو نکالنے میں ناکام ہوتی وہ اس کی جانب پلٹتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

اس شخص کی وجاہت اور سحر انگیز شخصیت نے اسے پہلی نظر میں متاثر کیا تھا۔۔۔ مگر کل اس شخص نے اس کے ساتھ جو کیا تھا۔۔۔ رائمہ کو وہ بہت برا لگنے لگا تھا۔۔

"تمہیں کس نے کہہ کہ یہ لائبریری نیند پوری کرنے کی جگہ ہے۔۔۔"

وہ اس کے سونے پر چوٹ کرتے بولا تھا۔۔۔

جس پر رائمہ ایک دم سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔رات کو اپنے سوتیلے باپ کے خوف سے وہ سو ہی نہیں پائی تھی۔۔

Ph#03477605346

اسے ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ وہ اس کے روم میں نہ آجائے۔۔۔

پچھلے دو مہینوں میں رات کے پہر کئی بار اس کے دروازے پر دستک ہوتی تھی۔۔۔جو کس کی جانب سے کی جاتی تھی وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

اسی لیے وہ ہر طرح سے احتیاط کرتی تھی۔۔۔رات کو نیند سے اٹھ اٹھ کر وہ دروازے اور کھڑکیوں کے لاک چیک کرتی تھی۔۔۔جب سے وہ یہاں آئی تھی ایک دن بھی چین سے سو نہیں پائی تھی۔۔۔

اس وقت پڑھتے ہوئے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اسے خود بھی پتا نہیں چلا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اور اسی وقت اس شخص کا آکر یوں ڈرا دینا اس کی جان نکال کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"یہ لائبریری آپ کی جاگیر نہیں ہے۔۔ میں یہاں جو مرضی کروں۔۔۔"

اس نے مقابل کھڑے شخص کی جانب دوبارہ نگاہیں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھنا انتہائی مشکل تھا۔۔۔ وہ بہت سحر زدہ کر دینے والی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے اپنے مخصوص کھردرے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔ جیسے وہ باقی سب کو دیتی آئی تھی۔۔ یہی وجہ تھی کہ سب اس سے دور رہنے لگے تھے۔۔۔

وہ ایسا اس شخص سے بھی چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ مقابل ارمغان گردیزی تھا۔۔۔ جو اپنی انسلٹ کسی قیمت پر برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔ مجھ سے ایسے بات کرنا تم پر بہت بھاری پڑ سکتا ہے۔۔ مجھے ایسے لہجوں کی بالکل بھی عادت نہیں ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ جماتا اس کی جانب جھکتے دھاڑا تھا۔۔۔

رائمہ ایک دم گھبرا کر پیچھے ہوتی کرسی کی پشت سے جا لگی تھی۔۔

ارمغان گردیزی اس کے بہت قریب جھکا ہوا تھا۔۔۔اس کا دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔۔

وہ اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اس نے اس شخص کی کزن ہما کے ساتھ بیٹھ کر تھوڑی دیر بات کی تھی۔۔۔جواب اس کی جان کا عذاب بن گیا تھا۔۔۔

ارمغان کی سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

سوجی جھیل سی بڑی بڑی آنکھوں میں حزن اور ملال چھایا ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں کے کناروں پر نمی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ستواں چھوٹی سی ناک بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔ جیسے ابھی وہ روئی ہو۔۔۔ ناک میں پڑی لونگ اس کے حسین مکھڑے کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔

"تو مت بات کریں مجھ سے۔۔۔ میں نے مجبور نہیں کیا آپ کو خود سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔"

رائمہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔ اس شخص کی موجودگی اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی مقناطیسی نگاہیں رائمہ کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر دیتی تھیں۔۔۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔میں صرف یہ کہنے آیا تھا کہ آئندہ تم مجھے ہما کے آس پاس نظر نہیں آنی چاہیے ہو۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔اسے ایک بار نرم الفاظ میں سمجھا دو کہ تم اس سے دوستی نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔اور دوبارہ اس کے پاس مت جانا۔۔۔وہ بہت حساس ہے۔۔۔اور بیمار بھی۔۔۔ اگر اسے زرا سی بھی تکلیف پہنچی تو تمہاری زندگی میں برباد کروں گا۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کو اتنی بدتمیزی سے بات کرنا اسے مزید طیش دلا گیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی سے نرمی سے بات کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر اس نے

بدتمیزی سے بات کرتے ارمغانِ گردیزی کے جلال کو آواز دے

دی تھی۔۔۔

وہ جو لہجہ اپنے خاندان والوں کے لیے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اپنے لیے کیسے کرتا۔۔۔۔

اسے سخت نگاہوں سے گھورتا وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

Ph#03417605346

رائمہ اس کی دھمکی پر سہم گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی اپنی کزن کے لیے اتنی فکر اور محبت دیکھ اس کی آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔

کتنی خوش قسمت تھی ہما۔۔ جس سے سختی سے بات کرنے کی اجازت بھی کسی کو نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اور ایک وہ تھی۔۔۔ جس کی حیثیت زمین پر رینگتے کیڑوں سے بھی بدتر تھی۔۔۔ جس کا دل چاہتا تھا اسے پیروں تلے روند کر نکل جاتا تھا۔۔۔

اس نے ارمغان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔اپنی شال کھینچ کر وہ کرسی سے اٹھی تھی۔۔

جس کی وجہ سے اس کی شال کونے سے پھٹ گئ تھی۔۔۔

"میں نے نہ پہلے آپ کی بہن کو مخاطب کیا تھا نہ ہی اب کروں گی۔۔
"

اس نے ایک بار اپنی پانیوں سے بھری جھیل سی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے اس کی اذیت واضح دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل کی آنکھوں میں اس وقت کسی قسم کا رحم نہیں تھا۔۔۔

PH#03477605316

نہ ہی وہ اس کی کسی تکلیف پر توجہ دے پایا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رائمہ نے واپس کرسی پر ٹکتے شال سے آنکھوں کے کنارے صاف کرتے اپنی بکس سمیٹی تھیں۔۔۔

"اللہ جی پلیز میری زندگی تھوڑی سی آسان کر دیں۔۔۔ ورنہ میرا دم گھٹ جائے گا۔۔۔"

وہ چہرا ہاتھوں میں گرائے ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ جب اچانک سے اس حصے کی لائٹ آف ہوئی تھی۔۔۔

ہر جانب گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

خوف کے مارے رائمہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے جلدی سے موبائل ٹٹولتے لائٹ آن کی تھی۔۔۔

وقت کا احساس ہوتے اس کی رنگت ایک دم سے فق ہوئی تھی۔۔۔

لائبریری بند ہونے کا ٹائم ہوئے بھی دس منٹ گزر چکے تھے۔۔وہ تیزی سے اپنی بکس اٹھاتی ٹارچ کی روشنی میں سیڑھیاں چڑھتی اوپر آئی تھی۔۔۔ ہر طرف ایسے ہی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔

"اوہ خدایا۔۔۔لائبریری بند ہو گئی۔۔۔"

وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ دروازہ بھی بند ہو چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اندھیرے میں کھڑے رہنے کی وجہ سے خوف سے اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

"کیا کروں میں۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

اس کی ماں کو تو پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ وہ واپس لوٹی ہے یا نہیں۔۔۔

اس نے ان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔بہت بار اس کی بیل جانے کے باوجود کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے یاد آیا تھا کہ انہوں نے تو آج کسی پارٹی کے سلسلے میں قربان صاحب کے ساتھ شہر سے باہر جانا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح اپنے شوہر کے ساتھ ہوتے وہ اسے بالکل فراموش کر چکی تھیں۔۔۔

اس نے دوبارہ ان کا نمبر ٹرائے کیا تھا۔۔۔ مگر اب فون ہی آف ہو چکا تھا۔۔۔

رائمہ کی اذیت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب اس کی اپنی ماں سے کی جانب سے اٹھی غافل تھی تو اور کون اس کی مدد کو آتا۔۔۔

Ph#03472605346

مسرت بیگم کے علاوہ اس کے پاس یہاں کسی کا کوئی نمبر نہیں تھا۔۔

اس نے دروازے کے قریب آتے زور زور سے ہاتھ مارتے باہر

موجود سٹوڈنٹس کو مدد کے لیے پکارا تھا۔

مگر لائبریری کے دو دروازے تھے۔۔۔ اندر شیشے کا اور اس کے باہر

لکڑی کا۔۔۔

اس کی آواز باہر جا پانا ناممکن تھا۔۔۔

اندھیرے میں اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے سوئچ بورڈ کی جانب بڑھنا چاہا تھا۔۔لائبریری کا ایک ہی میں سوئچ تھا۔۔۔جو آف کیا گیا تھا اور اس کے اوپر لگا لاکر باکس اس وقت لاکڈ کیا گیا تھا۔۔۔

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کسے مدد کے لیے پکارے۔۔۔

اس کے بابا کے جانے کے بعد تو اس کا کوئی اپنا بھی نہیں بچا تھا۔۔۔
اس کی ماں اس کی نہیں رہی تھی۔۔۔

خوف سے اس ک دل بند ہو رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

اسے وہاں بند ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔وہ ایک جانب دیوار کے ساتھ سکڑی سہمی کھڑی سسک رہی تھی۔۔۔

ٹانگیں شل ہو چکی تھیں۔۔۔وہ اتنی زیادہ خوفزدہ تھی کہ اسے بیٹھتے ہوئے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

جب اچانک اس کا ہاتھ میں پکڑا موبائل بجھ اٹھا تھا۔۔۔

اس کی چارجنگ پہلے ہی کم تھی۔۔۔اور مسلسل دو گھنٹے ٹارچ آن رہنے کی وجہ سے اب موبائل بس آف ہونے والا تھا۔۔۔

سکرین پر انجان نمبر دیکھ اس نے جلدی سے کال پک کی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔"

اس کی بہت کمزور سی آواز سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔

"رائمہ کیسی ہو تم۔۔۔؟؟ کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ یونی سے واپس چلی گئی۔۔۔ آئم سوری تم بھی کہو گی گھر بیٹھ کر اسے آرام نہیں ہے۔۔ وہ میں نے بس یہی پوچھنے کے لیے تمہیں کال کی تھی کہ تمہیں نوٹس مل گئے۔۔۔ سیف بھائی نے بتایا کہ ارمغان بھائی تمہیں نوٹس دینے گئے تھے۔۔۔ آئم سو سوری تم مائیں ڈمت کرنا میں نے بہت مشکل سے عینی سے تمہارا نمبر لیا۔۔۔ تمہاری طبیعت پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ کل جو ہوا۔۔۔"

اس کی آواز سنتے ہی ہمانان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جب رائمہ کی سسکاری بھرنے کی آواز پر اسے بریک لگی تھی۔۔۔

"رائمہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔"

ہما پریشان ہوئی تھی۔۔۔اسے خیال آیا تھا وہ تو ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔

ہما کی نرم آواز پر رائمہ ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔

ہما اس کا رونا سنتی گھبرا کر بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

"رائمہ پلیز ایسے رو مت بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔'

ہما کی آواز بھی نم ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"میں لائبریری میں پھنس گئی ہوں ہما پلیز میری مدد کرو۔۔۔یہاں بہت اندھیرا ہے۔۔مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔میرا دم گھٹ جائے گا۔۔۔پلیز اگر ہو سکے تو میری مدد کر دو۔۔۔'

وہ روتے ہوئے بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتے ہما نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ساڑھے آٹھ بج چکے تھے اور وہ ابھی تک یونی میں اکیلی لائبریری میں قید تھی۔۔۔

ہما کا دل ایک دم سے جکڑا گیا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ ہما اسے جواب دیتی لائن ڈسکنکٹ ہو گئی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ کے فون کی چارجنگ ختم ہو چکی تھی۔۔

اب موبائل ٹارچ کی روشنی بھی نہیں رہی تھی۔۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

رائمہ کا دل خوف سے بند ہوا تھا۔۔۔

اپنے حواسوں پر قابو نہ رکھ پاتے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Ph#03477605346

ہما بھاگتی ہوئی اپنے روم سے نکلی تھی۔۔اس نے دوبارہ نمبر ٹرائے کرنے کی کوشش کی تھی مگر رائمہ کا موبائل آف دیکھ اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

وہ سیدھی ارمغان کے روم کی جانب آئی تھی۔۔۔اپنی ہر تکلیف میں وہ اسے ہی پکارتی تھی۔۔۔اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔ارمغان گھر پر ہی تھا۔۔۔ہما کی پہلی دستک پر اس کا دروازہ کھل گیا تھا۔۔

Ph#03477505346

لیکن ہما کو روتا دیکھ وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا گڑیا؟؟ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ اس کے پاس آتا فکر مندی سے بولا تھا۔۔

جب ہمانے روتے ہوئے رائمہ کے بارے میں بتایا تھا۔۔

"بھائی وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔پلیز اس کی مدد کر دیں۔۔۔

"

ہما کی بات سنتے ارمغان میں مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔

وہ لڑکی اپنی لاپرواہی اور بے وقوفی کی وجہ سے وہاں بند ہوئی تھی۔۔۔مگر پریشانی کا باعث اس کی بہن کے لیے بن گئی تھی۔۔۔

اسے ہما کی آنکھوں میں آنسو کسی قیمت پر گوارہ نہیں تھے۔۔۔

"ڈونٹ وری میں کال کر دیتا ہوں وہاں لوگ موجود ہیں اسے نکال لیں گے۔۔۔"

Ph#03477605346

اس نے موبائل نکالا تھا۔۔۔

"بھائی رات ہو چکی ہے۔۔وہ اکیلی لڑکی۔۔۔ آپ جانتے ہیں یونی میں کیسے واقعات ہو چکے ہیں۔۔۔ ہمیں ایسے کسی پر ٹرسٹ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"

Ph#03477605346

ہما کی بات پر وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔یہ لڑکی اس کا سر درد بن چکی تھی۔۔۔

"اوکے پریشان نہ ہو میں خود جاتا ہوں۔۔۔"

ہما بھی اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی مگر اس کی طبیعت کو دیکھتے ارمغان نے اسے وہیں روک دیا تھا۔۔۔

ہما کو اس لڑکی کا نمبر فارورڈ کرنے کا کہتا وہ تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

فل سپیڈ میں گاڑی بھگاتا وہ وہاں پہنچا تھا۔۔۔یونیورسٹی کے واچ مین اور باقی لوگ اسے پہچانتے تھے۔۔۔وہ انہیں ساتھ آنے کا کہتا لائبریری کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

کیز لیتے اسی نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کسی کو بھی اس طرح رات کے اس پہر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔۔۔مگر ارمغان گردیزی کی پہنچ سے وہ سب بہت اچھی

طرح واقف تھے۔۔۔اسی خاطر کسی نے اسے روک کر اپنی نوکری خطرے میں نہیں ڈالی تھی۔۔

سب کو باہر رکنے کا کہتا وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

لائٹس آن کرتے اسنے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔

جب دائیں جانب دیوار کے قریب فرش پر نظر پڑتے پل بھر کے لیے اس کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس لڑکی کو کس حال میں چھوڑ کر گیا تھا اور اب وہ کس حالت میں پڑی تھی۔۔۔

وہ زمین پر اوندھے منہ گری تھی۔۔۔

اس کی شال ایک جانب کندھے پر لڑھکی ہوئی تھی۔۔۔

ارمغان تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس کے قریب بیٹھتا وہ اس کو کندھے سے تھام کر سیدھا کر گیا تھا۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اس لڑکی کی دلکشی کے آگے اس کی نگاہیں چندھیا گئی تھیں۔۔۔ ہر وقت خود کو شال میں چھپا کر رکھنے والی کا حسن بے مثال تھا۔۔ اس کی ٹھوڑی کے بالکل نیچے چمکتا سیاہ تل ہوشربا حسن رکھتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ناک میں پہنی لونگ اور لبوں کا اوپری خم ایمان متزلزل کر دینے والا تھا۔۔۔

بالوں سے اٹھتی مہک وہ فاصلے پر ہوتے ہوئے بھی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔اس نے ایک دم سے اپنی سانسوں کو روک لیا تھا۔۔

اپنے اعصاب کو جھنجھوڑتے اس نے اس حسن کے سیلاب میں بہنے سے روکا تھا خود کو۔۔۔

Ph#03477605346

وہ بے پناہ حسین تھی مگر مقابل کو بھی کمال کا کنٹرول تھا اپنے اعصاب پر۔۔۔۔وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اس کی جگہ یہاں کوئی بھی انسان ہوتا تو اس حسن کی مورت کے آگے بہک جاتا۔۔۔۔

مگر وہ ارمغان گردیزی تھا جسے تسخیر کر پانا آسان نہیں تھا۔۔۔

اسے دوسرے کے دلوں سے کھیلنا اچھا لگتا تھا۔۔۔

لڑکیوں کی آنکھوں میں اپنے لیے چاہت اور پسندیدگی دیکھنے کا عادی تھا وہ۔۔۔

مگر خود کسی کے آگے جھکنا اسے کسی قیمت پر گوارہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی مردانہ انا اور شخصیت کا غرور اسے ایسا کرنے نہیں دیتا تھا۔۔۔

پر پہلے دن سے یہ لڑکی اپنے رویے کی وجہ سے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

یہ وہ واحد لڑکی تھی۔۔ جس نے ارمغان گردیزی کو ناپسندیدگی دکھائی تھی۔۔۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتا وہ اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

جو اس وقت پوری طرح اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔۔

گرنے کی وجہ سے رائمہ کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔

اس کی پیشانی خون آلود تھی۔۔

دودھیا چہرے پر آنسوؤں کے نشان واضح تھے۔۔

ارمغان گردیزی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس وقت بہت قابلِ رحم حالت میں تھی۔۔۔

Ph#03477605316

ارمغان نے اسے تھام کر سیدھا کرتے اس کے اوپر اس کی چادر ڈالی تھی۔۔۔

اگر یہ لڑکی اپنے پردے کا خیال کرتی تھی تو اس لمحے انجانے میں وہ بھی ویسا ہی کر گیا تھا۔۔

Ph#03477605346

ورنہ اس نے کبھی ان سب باتوں کا خیال نہیں کیا تھا۔۔۔اس کے گھر کی خواتین اپنی مرضی کی مالک تھیں۔۔۔مردوں کی جانب سے کبھی انہیں کسی بھی حوالے سے روک ٹوک کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔۔

وہ رائمہ کے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

باہر کھڑے تمام افراد حیرت و بے یقینی سے اس تکے گئے تھے۔۔۔

یہ لڑکی کہاں سے آئی تھی۔۔۔اور کون تھی۔۔۔

وہ سب تجسس کے ہاتھوں مجبور جاننا چاہتے تھے۔۔ مگر ارمغان نے

انہیں پتا نہیں لگنے دیا تھا کہ وہ کون ہے۔۔۔۔

وہ تیزی سے اسے اپنی گاڑی میں ڈالتا ہاسپٹل آیا تھا۔۔

ہما اسے بار بار کال کر رہی تھی مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

گاڑی چلاتے وہ بار بار بیک سیٹ کی جانب دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جہاں رائمہ کے چہرے سے ایک بار پھر سے اس کا ڈالا چادر کا پلو ہٹ

چکا تھا۔۔۔

Fdt#03477605346

اس کی بکھرتی لٹیں اس کے چہرے کے گداز نقوش سے اٹکلیاں کر رہی تھیں۔۔۔

ارمغان نے بے اختیار اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

ہاسپٹل پہنچ کر اسے فوراً ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا۔۔

"بھائی رائمہ کہاں ہے۔۔۔وہ ملی آپ کو۔۔۔"

رائمہ کو اندر ٹریٹمنٹ دیا جارہا تھا۔۔۔وہ باہر کھڑا تھا۔۔۔

پیشانی مسلتا وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

ہما کو بار بار کال کرتے دیکھ وہ اس کی کال پک کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔ گرنے کی وجہ سے ماتھے پر تھوڑی سی

چوٹ آئی ہے۔۔اسی کی بینڈ تیج کروانے ہاسپٹل لایا ہوں۔۔۔۔

ابھی بات کرواتا ہوں تمہاری۔۔۔۔"

ارمغان نے اسے تسلی دیتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

"سر آپ کی پیشنٹ انجکشن نہیں لگوا رہیں۔۔۔"

وہ باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا جب نرس نے سے اندر آنے کا کہا تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے یہی بتایا گیا تھا کہ اسے کوئی شخص یہاں لایا ہے۔۔۔نام نہیں پتا تھا اسے۔۔۔

اسے اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ ہمانے ہی اس کی مدد کروائی تھی۔۔

اندر داخل ہوتے ارمغان گردیزی کو دیکھ اسے اپنے سر میں مزید درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

ایک بار پھر سے وہ اس شخص کا سامنا بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے بے اختیاری میں اپنا دوپٹہ سر پر درست کیا تھا۔۔۔

PH#03477605346

اس بات سے انجان کے وہ کس حالت میں اس شخص کے سامنے پائی گئی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے احسان مندی کے بجائے ناگواری دیکھ ارمغان کے نقوش غصے سے تن گئے تھے۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔؟؟میں ساری رات تمہارے نخرے دیکھنے نہیں بیٹھوں گا یہاں۔۔۔"

وہ اس کے قریب آتا اس کی ناگواری اسی پر انڈیل گیا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو نہیں بلایا تھا اپنی مدد کے لیے۔۔۔ مت آتے آپ۔۔۔"

Ph#03477605346

پچھلے چند گھنٹے اس نے جس اذیت میں کاٹے تھے وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

جس پر اس شخص کا سنگین لہجہ اس کو مزید تکلیف دے گیا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ سہم چکی تھی۔۔۔ آنکھوں سے اب بھی آنسو بہہ رہے تھے۔۔

لیکن وہ اپنی زندگی میں اب تک جتنی تکلیف دیکھ چکی تھی یہ اذیت اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

ارمغان نے اس کی بھیگتی گھنیری پلکوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ لڑکی آخر تھی کیا۔۔ کبھی اسے دیکھ کر اس سے ہمدردی محسوس ہوتی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ اپنی زبان کھولتی تھی اس پر غصہ آنے لگتا تھا۔۔۔۔

"مجھ پر ہوتا تو کبھی نہ آتا۔۔ ہما کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ ورنہ میں نے تو اسے بتایا تھا کہ تم ایک ڈرامے باز اور توجہ کی ماری لڑکی ہو۔۔ جان بوجھ کر وہاں رکی ہو گی۔۔۔"

ارمغان گردیزی کو بھی حساب رکھنے کی عادت بالکل نہیں تھی۔۔۔ رائمہ کو اس کی یہ بات دل پر لگی تھی۔۔

Ph#03477605346

وہ جتنا اس شخص کی جانب دیکھنے سے اجتناب برتتی تھی۔۔۔وہ اتنا ہی اس کے سامنے آتا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کی توجہ بالکل نہیں چاہیے۔۔۔جا سکتے ہیں آپ یہاں سے۔۔۔۔"

رائمہ بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

اس کے ماتھے پر لگی چوٹ کی وجہ سے اسے ایک دم سے سر میں درد اٹھا تھا۔۔۔

زور سے چکر آئے تھے۔۔۔

PH#03477605346

ارمغان نے جلدی سے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جسے بے اختیاری کے عالم میں وہ اپنے گداز ہاتھوں سے مضبوطی سے تھام گئی تھی۔۔

ورنہ ضرور گر جاتی۔۔۔

نرس خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

جو دونوں ہی اس وقت ایک دوسرے سے لڑنے میں مصروف تھے۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے اپنی جھیل سی گہری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ مغرور شخص اسے

بچانے رات کے پہر یونی آکر لائبریری کھلوا چکا تھا۔۔۔

ورنہ شاید اس نے پوری رات وہیں بے یارو مددگار پڑے رہنا

تھا۔۔۔

لیکن اس کے چہرے پر چھائی ناگواری رائمہ کو بری لگی تھی۔۔۔

"نرس۔۔۔۔"

اس نے نرس کو اشارہ کرتے انجکشن لگانے کا کہا تھا۔۔۔

"نن نہیں پلیز۔۔۔مجھے درد نہیں ہو رہا میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ انجکشن لگوانے سے انکاری ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ابھی تک ارمغان کا ہاتھ بہت مضبوطی کے ساتھ تھام رکھا تھا۔۔۔

وہ خوف میں اس کا ہاتھ چھوڑنا بھی بھول چکی تھی۔۔۔

"اپنے گھر والوں کا کانٹیکٹ نمبر دو۔۔۔ میں کال کرتا ہوں انہیں۔۔۔"

نرس کا اسے انجکشن لگانے کا کہتا وہ اسے اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ خوف کے عالم میں آنکھیں میچتی اسکے بازو کو اپنے ناخنوں سے نوچ گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس کے قریب بیٹھا خاموشی سے اسے تکے گیا تھا۔۔۔

جس کی گھنیری پلکیں اس کے آرزوں پر سایہ فگن تھیں۔۔۔جن سے آنسو ٹوٹ کر گرتے اس کے گلابی گالوں کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

"میں خود چلی جاؤں گی۔۔آپ کا بہت شکریہ اب آپ جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔"

Ph#03477605346

نرس انجکشن لگاتے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

رائمہ نے خفگی سے اسے گھورا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی پھر سے ویسی ہی الٹی بات پر ارمغان کی پیشانی پر بل واضح ہوئے تھے۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے رائمہ کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا۔۔۔جو وہ بے دھیانی میں اب بھی تھامے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اپنی اس بے وقوفانہ حرکت پر وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔

ارمغان اب اس لڑکی سے مزید دماغ نہیں کھپا سکتا تھا نہ ہی اس کا ایسا کوئی موڈ تھا۔۔

اس نے ہما کو کال کرتے اس کا دماغ درست کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔

"ہما میں ان کو مزید زحمت نہیں دے سکتی۔۔۔میرے گھر سے کوئی بھی نہیں آنے والا اس وقت۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔آپ

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

لوگوں نے میری جو مدد کی میں اس کے لیے آپ دونوں کی بہت

زیادہ احسان مند ہوں۔۔۔"

رائمہ ہما کا نرم لہجہ سنتی اپنے لہجے کو نم ہونے سے نہیں روک پائی

تھی۔۔۔

اس کی جانب سے رخ موڑے کھڑا ارمغان اس کی بات سنتا حیرت کا

شکار ہوا تھا۔۔۔

کیسے گھر والے تھے اس کے۔۔۔ان کی بیٹی یونی سے گھر نہیں پہنچی

تھی اور انہیں پرواہ بھی نہیں تھی۔۔

ارمغان کو یہ لڑکی ہر لحاظ سے بہت عجیب لگی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

"کیسی باتیں کر رہی ہو احسان کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں بھائی سے کہتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔پلیز منع مت کرنا۔۔۔"

ہما کے ملتجی انداز پر رائمہ نے بنا کچھ بولے فون اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی خاموشی پر ارمغان نے اپنی جگہ سے پلٹتے فون اس کے ہاتھ سے تھام لیا تھا۔۔۔۔

"یہ آخری بار ہے ہما۔۔۔اگر اس کے بعد تم نے مجھے اس لڑکی کے حوالے سے کوئی بھی کام کی تو میں نہیں کروں گا۔۔۔"

اس نے دانت پیستے بہت خفگی بھرے انداز میں ہما کو بھی جھڑک دیا تھا۔۔۔

ہما جانتی تھی رائمہ کے ساتھ رہتے وہ ایسے ہی غصے کا شکار ہو گا۔۔۔

لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کی بات مان رہا تھا۔۔۔

رائمہ کو اس کی اس بات پر بہت زیادہ انسلٹ فیل ہوئی تھی۔۔۔

"میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

ہاسپٹل سے باہر آتے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔جب رائمہ کی کمزور سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔

Ph#03477605346

اس لڑکی میں بہت زیادہ اکڑ تھی۔۔۔اس کا دل شدت سے چاہا تھا اس کی عقل ٹھکانے لگانے کو۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رائمہ نے اس کی چوڑی پشت کو ایک نظر دیکھتے اپنا راستہ بدل دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605546

یہ انسان بہت زیادہ بے حس اور مغرور تھا۔۔

رائمہ بھی اب دوبارہ اس سے کبھی بات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔

لیکن اس کی قسمت اس وقت بھی ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ بے وفائی کر گئی تھی۔۔۔

اس کا ارادہ ٹیکسی پر ہی گھر جانے کا تھا۔۔۔

مگر وہاں کھڑے ٹیکسی ڈرائیورز کو دیکھ وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

عجیب و غریب قسم کے حلیے کے مالک جگہ جگہ ٹولیاں بنا کر بیٹھے تھے۔۔

انہیں دیکھ کر یہی لگ رہا تھا جیسے نشہ کیے بیٹھے ہوں۔۔۔

ان میں سے وہ کسی کے ساتھ بھی اکیلے جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔

اندر ہاسپٹل کے بینچ پر ٹھنڈ میں رات گزارنے پر صبح اس نے ویسے کی زندہ نہیں بچنا تھا۔۔۔

وہ تھکے تھکے قدموں سے واپس پلٹی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے لگ رہا تھا ارمغان گردیزی کے سامنے جذبات میں آکر اس نے اپنا نقصان کر دیا تھا۔۔۔

مگر وہ کیا کرتی وہ شخص بھی تو اس کی اتنی انسلٹ کر رہا تھا۔۔۔اس نے واپس آتے نم آلود امید بھری نگاہوں سے اس جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔

اسے یہی لگا تھا کہ وہ کب کا جا چکا ہو گا۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ شاک ہوئی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی اتنی شدید ٹھنڈ میں اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے گاڑی سے اپنی پشت ٹکائے کھڑا تھا۔۔

اس کے ہاتھ میں سیگریٹ تھا۔۔۔جس کے کش لیتا وہ دھواں فضا میں چھوڑتا جیسے ارد گرد کے ماحول سے انجان تھا۔۔۔

رائمہ اپنی جگہ ساکت کھڑی کتنا ہی وقت اسے تکے گئی تھی۔۔۔

وہ بے پناہ وجاہت اور دلکشی کا مالک تھا۔۔۔اس کا کسرتی وجود دیکھ ایک تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔اس کی نگاہیں اس شخص سے ہٹنے سے انکاری ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر پڑا خم اسے مزید پرکشش اور مغرور بناتا تھا۔۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر سحر انگیز کر دینے والی اس کی ڈارک گرے آنکھیں جو اٹھتے ہی اگلے کی سانسیں روک دیتی تھی۔۔۔

PH#03477605346

رائمہ نے صرف ایک بار ہی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔جن کے وار سے وہ اب تک سنبھل نہیں پائی تھی۔۔اس کے دیکھنے پر گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگتی تھی۔۔۔

اسے خیال ہی نہیں رہا تھا وہ کتنے ہی لمحے یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"ہو گیا تمہارا شوق پورا۔۔۔۔"

اس نے ایکدم سے آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا انداز مضحکہ خیز تھا۔۔۔ جیسے اسے پہلے سے پتا ہو یہ لڑکی واپس لوٹ کر اسی کے پاس آنے والی ہے۔۔۔

رائمہ جو یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔اس کے اس طرح آنکھیں کھولنے پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے فوراً اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔ مگر وہ شخص اس کی چوری پکڑ گیا تھا۔۔۔

بنا کچھ بولے وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتا اسے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا دل جلاتا احساس تھا۔۔

رائمہ کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کے برابر میں ٹک گئی تھی۔۔۔ پورا راستہ خاموشی میں گزر گیا تھا۔۔

اس کے بتائے گئے ایڈریس پر اس کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے وہ بھی گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔ وہ کافی خوبصورت اور ویل فرنشڈ

Ph#03477605346

بنگلہ تھا۔۔۔ جس کے باہر کھڑا چوکیدار مستدی سے کھڑا رائمہ کو دیکھ کر دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔

رائمہ گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ شخص اس کا گھر دیکھے۔۔۔

رائمہ اسے بنا کچھ بولے جانے لگی تھی۔۔۔ جب ارمغان نے اپنا بازو پھیلاتے اس کا راستہ روک دیا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہٹا نہیں تھا۔۔۔ وہ دونوں مختلف سمت میں رخ کیے ایک دوسرے کے برابر کھڑے تھے۔۔۔

ارمغان اس کے کان کی لوح پر جھکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"پہلی نظر میں تمہیں بہت خاص لڑکی سمجھا تھا میں۔۔۔ مگر تم تو ویسی ہی نکلی عام سی۔۔۔ تمہاری اصلیت یہ ہے پھر وہ نیک پروین ہونے کا ڈھونگ کیوں کرتی ہو۔۔۔"

وہ اس کا خود کو گھور گھور کر دیکھنا نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی اکڑ صرف دکھاوے کی خاطر ہی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ اسے روکے گا مگر جب اس کا پلان کامیاب نہیں ہوا تو وہ خود ہی لوٹ آئی تھی۔۔۔

Ph:03477605346

اس کا یوں لوٹنا ارمغان گردیزی کے آگے اس کا امیج مزید خراب کر گیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ رائمہ اب تک اپنی زندگی میں جس ٹروما سے گزری تھی۔۔۔اسی کی خاطر گھبرا کر وہ لوٹی تھی۔۔۔

اپنی بات کہتا وہ گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑی اس کی باتوں پر غور کرتی رہی تھی۔۔۔اسے اپنی کان کی لوح ابھی تک اس کی گرم سانسوں سے جھلستی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے بچا کر اس پر احسان تو کر گیا تھا۔۔۔ مگر اس نے جو طنز کے تیر چلائے تھے وہ رائمہ کے سینے میں پیوست ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔

"فرق نہیں پڑتا مجھے کسی کے کچھ بھی سوچنے سے۔۔۔ یہ ظالم دنیا میرے لیے نہیں ہے۔۔۔ نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔۔۔"

رائمہ کی آنکھوں کے کنارے جل اٹھے تھے۔۔۔ یہ شخص دبے الفاظ میں کر الزام اس پر لگا کر گیا تھا۔۔۔ رائمہ کے سینے میں جلن بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ بوجھل قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہماتم ہوش میں تو ہو۔۔۔تم نے اس لڑکی کے پاس تنہا بھیج دیا ارمغان کو۔۔۔۔واچ مین کو کال کر دیتے وہ نکال دیتا اسے۔۔۔ ارمغان کو جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

مدیحہ کو جب سے یہ بات پتا چلی تھی وہ جلتے توے پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ سب روز کی طرح اس وقت بھی ٹیرس پر جما تھے۔۔۔ان کی رات کو ایک محفل ضرور سجتی تھی۔۔۔بڑے سب ڈرائینگ روم میں بیٹھتے تھے اور وہ سب دوست اوپر۔۔۔

"ریلیکس مدیحہ۔۔۔اتنی جذباتی کیوں ہو رہی ہو۔۔۔ارمغان کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں ہے جو وہاں اکیلے کھو جائے گا۔۔۔"

مدیحہ کے یوں بھڑکنے پر اسمانے اسے تسلی دی تھی۔۔۔وہ سب جانتے تھے کہ یہ شور صرف ان کے سامنے ڈالا جا رہا تھا۔۔۔ارمغان کے آتے ہی اس نے نارمل ہو جانا تھا۔۔۔

"رائمہ سے بات ہوئی میری اسے تو بھائی نے گھر ڈراپ کر دیا۔۔۔ کافی دیر ہو چکی ہے وہ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے۔۔۔"

وہ سب ہی ارمغان کو مسلسل کالز کر رہے تھے۔۔۔اس نے پورے وقت میں صرف ایک بار ہما کی کال پک کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔۔اسے بار بار کال سننا بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔

وہ سب وہیں بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔۔۔جب اس کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔

اسے واپس آتا دیکھ سب ہی پر سکون ہوئے تھے۔۔۔

ہما نے بھی شکر بھرا سانس خارج کیا تھا کہ کچھ گڑبڑ نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ سب اس کے منتظر تھے جب کچھ دیر بعد وہ بھی وہاں آگیا تھا۔۔۔ سب کی جانچتی نگاہیں اس کے سنجیدہ چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"تھینکیو سو مچ بھائی۔۔۔"

Pd#03417605546

ہما اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔ ارمغان صرف اس کی وجہ سے گیا تھا۔۔۔ ورنہ وہ وہاں کبھی نہ جاتا۔۔۔ ہما اسے بہت عزیز تھی۔۔۔ وہ اپنی کوئی بھی بات اس سے منوا لیتی تھی۔۔

سب ارمغان سے کوئی بھی بات منوانے کے لیے اسے ہی آگے کرتے تھے۔۔۔

ہما ارمغان کی خالہ زاد تھی۔۔۔ وہ بہت چھوٹی سی تھی جب اس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ تب سے وہ ان کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان کو وہ شروع سے بہت عزیز تھی۔۔۔کچھ سال پہلے وہ دل کے عارضے میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد اس کی اکثر طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔

تب سے ارمغان اسے زرا سا پریشان نہیں ہونے دیتا تھا۔۔وہ جو کہتی تھی اس کی بات فوری مان لی جاتی تھی۔۔

گھر کے کسی بھی فرد کو اس سے سختی سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔سب ہی اس سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔

وہ بہت معصوم اور صاف دل کی تھی۔۔۔ کبھی کسی کو شکایت کا موقع ہی نہیں دیتی تھی۔۔

اسی وجہ سے کبھی کسی کو اس سے کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب رائمہ کی۔۔۔؟؟"

ہما ارمغان کی خطرناک تیور دیکھ کر پوچھ نہیں پائی تھی۔۔اس کے اشارے پر رجب نے پوچھا تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر وہ غصے میں ہوا تو درگت اس کی بھی بن سکتی تھی۔۔۔

"زیادہ فکر ہو رہی ہے تو جا کر پوچھ لو۔۔۔"

ارمغان کے سرد ترین جواب پر دوبارہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ مدیحہ پوراوقت کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔ارمغان کے نقوش تنے ہوئے تھے۔۔۔

سب کو وہ بہت زیادہ غصے میں لگا تھا۔۔۔مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ انہیں کبھی بھی اپنے غصے میں ہونے کی وجہ میں بتایے گا۔۔۔

مدیحہ کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی جا کر اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔ جو بظاہر شریف بنی اندر ہی اندر ہما کو مہرا بنا کر ان میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔خاص کر ارمغان گردیزی پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605348

آج تک ایسی بہت ساری لڑکیاں آئی تھیں۔۔۔ مگر کسی سے بھی مدیحہ کو کوئی فرق نہیں پڑا اتھا۔۔۔ جتنا وہ رائمہ کے حسن سے خائف تھی۔۔۔ اسے بس اب کل کا انتظار تھا۔۔۔

جس میں وہ رائمہ کاظمی کو بری طرح بے عزت کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ تاکہ دوبارہ وہ کبھی بھی ارمغان گردیزی کی جانب دیکھنے کی بھی ہمت نہ کرپاتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ اپنی بکس اٹھائے یونی میں داخل ہوئی تھی۔۔ جب اس نے محسوس کیا تھا وہاں سب لوگ اسے عجیب نگاہوں سے گھور رہے

تھے۔۔۔وہ جہاں سے گزرتی تھی اسے دیکھ کر آہستہ آواز میں جملے کسے جا رہے تھے۔۔

"یہ نیک پروین بی بی بننے کا صرف دکھاوا ہے۔۔۔نام نہاد شریف لڑکی۔۔۔۔"

اسے دبی دبی سرگوشیوں میں یہ الفاظ سنائی دے رہے تھے۔۔

رائمہ کی رنگت زرد پڑی تھی۔۔۔یہ لوگ اس کے بارے میں ایسے بات کیوں کر رہے تھے۔۔۔اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ سب کو اگنور کرتے اپنے دھیان میں چل رہی تھی۔۔۔جب مدیحہ گردیزی اسما، پلوشہ اور اپنی باقی دوستوں کے ساتھ اس کے راستے میں آتی اسے وہیں روک گئی تھیں۔۔۔۔

وہ لوگ کلاس سے کافی فاصلے پر تھے تاکہ ہماتک اس بات کی خبر کی پہنچ سکے۔۔۔

"تم اتنی گھٹیا، بے شرم ور ڈرامے باز ہو سکتی ہو ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔ صیحیح کہتے ہیں تم جیسی لڑکیاں جو بظاہر شرافت کا یہ دکھاوا کرتی ہیں۔۔۔ درحقیقت وہی سب سے زیادہ بدکردار اور بے حیا ہوتی ہیں۔۔۔ جنہیں صرف دوسرے کے مردوں کے نظر رکھنی

Ph#03477605346

ہوتی ہے۔۔۔ مردوں کو اپنی جانب راغب کرنے کے سو سو جتن کرتی ہو تم لوگ۔۔۔۔"

مدیحہ اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس پر کیچڑ اچھالنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

رائمہ ساکت نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ مدیحہ گردیزی ارمغان گردیزی کے معاملے میں بہت پوزیسو تھی۔۔۔ اسے اس بات کی خبر تھی۔۔۔ لیکن اس لڑکی کو بھلا کس نے حق دیا تھا کہ اس کو ایسے بے عزت کرتی۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ یہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔۔؟؟؟ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا۔۔۔۔"

رائمہ مٹھیاں بھینچے بہت ضبط سے کھڑی رہی تھی۔۔۔ مدیحہ جس طرح سے چیخ رہی تھی۔۔۔ وہاں ایک بھیڑ لگ چکی تھی۔۔۔

لوگوں کو تو ویسے ہی تماشا دیکھنے کا شوق رہتا تھا۔۔۔

"یہ تم ہی ہو نا۔۔۔ ارمغان گردیزی کی بانہوں میں۔۔۔ اپنی اس سیاہ شال جو ذریعے بنا کر اب تک کتنے مردوں کی بانہوں میں ایسے ہی جا چکی ہو۔۔۔۔"

Pk#03477605346

مدیحہ نے موبائل سکرین اس کے سامنے کی تھی۔۔۔ جس میں ارمغان اسے بانہوں میں اٹھائے رات کی تاریکی میں لائبریری کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔

یہ تصویر اس وقت وہاں ارد گرد کھڑے تمام لوگوں کے پاس تھی۔۔۔ اس میں رائمہ کا فیس سامنے نہیں تھا۔۔۔ مگر مدیحہ نے چیخ چیخ کر سب کو بتا دیا تھا کہ یہ لڑکی رائمہ ہی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ تم بڑے خاندان کی ہو گی تو اپنے گھر میں۔۔۔ تمہارے پاس کوئی حق نہیں ہے کسی کو ایسے بے عزت کرنے کا۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے اس کزن میں۔۔۔

Ph#03477605326

سنبھال کر رکھو اسے اپنے پاس۔۔۔میں نے نہیں بلایا تھا اسے مدد کے لیے وہ خود آیا تھا۔۔۔"

رائمہ مزید بے عزتی برداشت نہیں کر پائی تھی۔کل رات ارمغان گردیزی اسے جو الفاظ ادا کر کے گیا تھا۔۔۔وہ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔ان سب لوگوں نے اسے سمجھ کیا رکھا تھا۔۔جب دل چاہتا تھا بے عزت کر دیتے تھے۔۔

لیکن اسے غصے میں بالکل بھی اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ مدیحہ کو جواب دینے کے بجائے وہ ارمغان گردیزی کے بارے میں غلط الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔جو ابھی تک اس سارے واقع سے انجان تھا۔۔۔

وہ ابھی چند سیکنڈز پہلے ہی وہاں پہنچا تھا۔۔۔

بھیڑ دیکھ وہ تینوں بھی قریب آئے تھے۔۔۔جب رائمہ کے الفاظ سنتے ارمغان کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔۔۔ابھی وہاں کسی کی بھی اس پر نظر نہیں پڑی تھی۔۔۔

"ارمغان کے بارے میں بکواس مت کرنا ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔۔"

مدیحہ نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔

لیکن ابھی چند سیکنڈز پہلے وہ اس کے کردار پر جو انگلی اٹھا چکی تھی رائمہ سے وہ برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔اس شخص نے اس کی

Ph#03477605346

جانب بچا کر اگر اسے اتنا بے عزت کرنا تھا تو اس سے بہتر تھا وہ وہاں مر جاتی۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کیوں نہ کروں۔۔۔ میں گھٹیا نہیں تم اور تمہارا وہ کزن گھٹیا ہے۔۔۔ کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو میں تم جیسی عام لڑکیوں کی طرح ہوں۔۔۔ جو اس کی وجاہت اور شان و شوکت پر مرتی ہے۔۔۔ سخت ناپسند ہیں مجھے ارمغان گردیزی جیسے مرد۔۔۔۔ جو اپنے آپ کو پارسا ثابت کرنے کی خاطر تم جیسی پاگل عورت کو استعمال کر کے کسی کی بھی ذات کا تماشا بنا سکتے ہیں۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے کزن کی بانہوں میں گھومنے کا۔۔۔

سنبھال کر رکھو اپنے مردوں کو۔۔۔اور آئندہ میرے سامنے یہ ساری بکواس کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔کیونکہ میری عزت اور میرا کردار مجھے میری جان سے بڑھ کر ہے۔۔۔اگلی بار نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ غصے میں بولتی اپنے الفاظ پر بالکل بھی دھیان نہیں دے پائی تھی۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ ارمغان نے یہ تصویریں اسے بدنام کرنے کے لیے وائرل کی تھیں۔۔۔ورنہ ان سب کے پاس یہ تصویریں بھلا کہاں سے آسکتی تھیں۔

رائمہ اپنی بات کہتی پلٹی ہی تھی جب اپنے عین پیچھے کھڑے ارمغان گردیزی کو دیکھ وہ اس سے ٹکراتے بچی تھی۔۔

جو اپنی سرخ آنکھوں سے اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں نگل جائے گا۔۔۔

وہ اس سب میں انوالو نہیں تھا۔۔ پھر یہ لڑکی ہو بنیاد پر اس پر اتنا گھٹیا الزام لگا رہی تھی۔۔۔ ارمغان کو دیکھ رائمہ کی رنگت بھی فق ہوئی تھی۔۔۔ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہاں آ جائے گا۔۔۔

"عزت اور کردار تو ارمغان گردیزی کو بھی بہت عزیز ہے۔۔۔ یہ ساری بکواس کر کے اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔ اس بھرے مجمعے کے

سامنے میری بے عزتی کی ہے تم نے۔۔۔اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔۔۔اب دیکھنا بہت جلد ان سب کے سامنے مجھ سے ایسے ہی اپنی محبت کا اظہار کرو گی۔۔۔تب میں تمہیں تمہاری اوقات بتاؤں گا۔۔۔

ارمغان گردیزی کو عورتوں سے الجھنا سخت ناگوار گزرتا ہے۔۔۔لیکن اگر عورت تم جیسی ہو تو اس کی عقل اور زبان کو اس کی اوقات بتانا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔۔۔۔تمہارا ایک ایک لفظ مجھے یاد ہے۔۔۔یہ گھٹیا شخص اب بہت جلد تمہیں اپنا گھٹیا پن دیکھائے گا۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اس کی جانب جھکا اپنی تپش زدہ سانسوں سے اس کا چہرا جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

وہ رائمہ کو کیا بول رہا تھا کوشش کے باوجود کوئی نہیں سن پایا تھا۔۔۔

اس کی آواز بہت زیادہ مدھم تھی۔۔۔

مدیحہ جلدی سے قریب آئی تھی مگر ارمغان کا اٹھا ہاتھ اسے فاصلے پر ہی روک گیا تھا۔۔۔

وہ خود کسی سے الجھتا نہیں تھا۔۔۔ مگر جب کوئی اس سے بلاوجہ بدنام کرنے یا اپنے معاملات میں گھسیٹنے کی کوشش کرتا تھا تو وہ اس انسان کو کسی قیمت پر بخشتا بھی نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اپنی بات کہتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔

رجب اور سیف تیزی سے اس کے پیچھے گئے تھے مگر تب تک وہ گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اس کا غصہ دیکھ سب لوگ ہی ڈر گئے تھے۔۔۔

جبکہ رائمہ تو ان ڈارک گرے آنکھوں کی غضبناکی پر دھل اٹھی تھی۔۔۔خوف سے اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ ماتھا تو مدیحہ نے بھی اپنا پیٹ لیا تھا۔۔۔وہ صرف رائمہ کو بے عزت کرنے کے لیے یہ سارا ڈرامہ لگا رہی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

اسے رائمہ سب ان سیکورٹی سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے یہی سوچ لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اتنا ٹارچر کر دے گی کہ وہ دوبارہ یونی آنے کے بارے میں بھی نہیں سوچ گی۔۔۔اسی خاطر اس نے یہ تصویر پوری یونی میں پھیلا دی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو بدنام کرنے کی خاطر۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سب اسی پر بھاری پڑ جائے گا۔۔۔

رائمہ یہی سمجھی تھی کہ یہ سب ارمغان نے کیا ہے اور وہ اس کے حوالے سے غلط الفاظ بولتی معاملہ پوری طرح سے بگاڑ گئی تھی۔۔۔۔

"مدیحہ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟اسی لیے منع کر رہی تھی میں تمہیں۔۔۔ارمغان بھائی کتنے غصے میں گئے ہیں۔۔۔ نجانے اب کیا ہو گا۔۔۔ارمغان کے غصے سے تو تم واقف ہی ہو۔۔۔اس لڑکی کی تو اب کسی صورت خیر نہیں ہے ارمغان بھائی کے ہاتھوں۔۔۔ لیکن اگر انہیں پتا چل گیا کہ یہ تصویر تم نے یونی میں پھیلائی ہے تو اس کے ذریعے رائمہ کو بدنام کرنے کے لیے۔۔۔تو وہ تمہیں بھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔"

پلوشہ نے خفگی کا اظہار کرتے مدیحہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی اپنی رنگت فق ہو چکی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605340

وہ آگے بڑھی تھی اور کسی کو بھی کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ایک زور دار تھپڑ رائمہ کے چہرے پر رسید کر گئی تھی۔۔۔

رائمہ جو پہلے ہی ارمغان کی دھمکی سے خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔ مدیحہ کے اس تھپڑ پر وہ بالکل لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

"یہ تھپڑ ارمغان کے سامنے بکواس کرنے پر پڑا ہے۔۔۔ اگر دوبارہ ان کے سامنے بھی آئی تو تمہارا منہ توڑ دوں گی میں۔۔۔ پتا نہیں کس بدکردار ماں کی بدکردار بیٹی ہو تم۔۔۔ دوسروں کے مردوں پر ڈورے ڈالنے والی۔۔۔"

مدیحہ کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اس کا قتل کر دے۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اندر سے یہ بات تسلیم کر چکی تھی کہ ساری غلطی اسی کی تھی نہ وہ یہ ڈرامہ بناتی نہ ارمغان وہاں آتا۔۔۔اسے اب بس یہی دھڑکا لگا ہوا تھا کہ اگر ارمغان کو پتا چل گیا کہ یہ حرکت اس نے کی ہے تو اس کی خیر نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

رائمہ مدیحہ کے اس حملے کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات گونج رہی تھی۔۔۔۔

"بدکردار ماں کی بدکردار بیٹی۔۔۔دوسروں کے مردوں پر ڈورے ڈالنے والی۔۔۔۔"

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

Ph#03477605340

وہ ایسی نہیں تھی۔۔۔انہیں الزامات سے بچنے کی خاطر ہی تو اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سے ڈھک کے رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

اس نے ہما کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

وہ جانتی تھی ہما بہت اچھی تھی۔لیکن اس کے اپنے بھائی نے اسے اس سے دور رہنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔یہ دوستی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جانا ان دونوں کے حق میں بہتر تھی۔۔۔

رائمہ سر جھکائے خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کی ذات کا بہت تماشا بن چکا تھا۔۔

Ph#03477605346

ایک عورت صرف اپنی جلن کی خاطر کسی دوسری عورت پر کیچڑ کیسے اچھال سکتی تھی۔۔۔

رائمہ یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر آتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ کسی کے سامنے رونا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

کہ پھر سے اس پر کوئی نیا الزام نہ عائد کر دیا جائے۔۔۔

"رائمہ۔۔۔۔"

اسے وہاں بیٹھے ایسے ہی روتے ہوئے نجانے کتنا وقت گزر چکا تھا۔۔۔وہ کلاس بھی نہیں لے پائی تھی۔۔

Pk03477605346

جب ہما کی آواز اسے اپنے بہت قریب سنائی دی تھی۔۔۔رائمہ نے اپنا چہرا اوپر نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔

"رائمہ پلیز ایسے رو مت۔۔۔"

وہ اس کے قریب آن بیٹھی تھی۔۔۔رائمہ کو اس طرح روتے دیکھ اس کے بھی آنسو نکل آئے تھے۔۔۔

"ہما پلیز۔۔۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

رائمہ کی آنسوؤں میں بھیگی آواز ہما کو تکلیف میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

"رائمہ میری بات سن لو پلیز۔۔۔۔"

ہما اسے ایسے روتے نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"ہما مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔"

رائمہ نے پلٹ کر منت بھرے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"رائمہ مدیحہ ارمغان بھائی سے بہت محبت کرتی ہے۔۔اس نے جیسے ہی وہ تصویر دیکھی وہ جذباتی ہو کر وہ سب کر گئی۔۔۔پتا نہیں کس نے وہ تصویر بنا کر اس غلط انداز میں پھیلائی ہے۔۔ارمغان بھائی بہت زیادہ غصے والے ہیں۔۔۔وہ اپنے بارے میں ایسی گستاخی برداشت نہیں کرتے۔۔۔ہم سب ان سب سنبھل کر بات کرتے ہیں۔۔۔وہ شروع سے ایسے ہی ہیں۔۔۔۔تم نے ان کے بارے میں

Ph#03477605346

جو کچھ کہا اس پر وہ اس سے بھی زیادہ براری ایکٹ کر سکتے تھے۔۔۔

"

ہما نرمی بھرے انداز میں اسے سمجھانے لگی تھی۔۔۔

"تم بھی یہی کہنا چاہتی ہو نا کہ میں غلط ہوں۔۔۔ میں مانتی ہوں میں بہت بری ہوں بہت غلط ہوں۔۔۔ پلیز تم بھی میرے قریب مت آؤ۔۔۔ میری لائف پہلے ہی بہت مشکل میں ہے۔۔۔ میں مزید دشمنیاں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ مدیحہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ میں اتنی ہی بری لڑکی ہوں۔۔۔ میں تمہاری دوست نہیں

Ph#03477605316

ہوں۔۔۔ تم نے میری مدد کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے وہ میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔ اور وقت پڑنے پر اسے لوٹا بھی دوں گی۔۔۔

پر پلیز تم دوبارہ میرے پیچھے مت آنا۔۔۔"

رائمہ اپنی بات کہتی وہاں سب اٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ گھر پر تو ویسے ہی محفوظ نہیں تھی۔۔۔ ارمغان گردیزی کی جانب سے دی جانے والی دھمکی کے بعد تو اس کے اندر مزید خوف بیٹھ گیا تھا۔۔۔ نجانے وہ شخص غصے اور نفرت میں کیا کر دے۔۔۔

رائمہ نے اب خود سے عہد کر لیا تھا کہ یہ لوگ چاہے اسے جو مرضی کہیں وہ ان کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دے گی۔۔۔

PH#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ بہت طاقتور تھے۔۔۔ان ہیں ایک دوسرے کا سپورٹ تھا۔۔۔انہیں ارمغان گردیزی کا سپورٹ تھا۔۔۔

مدیحہ گردیزی نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔مگر اس کی ابھی اتنی بھی جرأت نہیں تھی کہ جا کر اس تھپڑ کا جواب دے سکتی۔۔۔ارمغان گردیزی کی ان سحر انگیز آنکھوں میں اس نے جو رنگ دیکھا تھا۔۔وہ بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہاں جائے جہاں اسے تحفظ مل سکے۔۔۔تھوڑا سا سکون مل جائے۔۔۔

Ph#03477605346

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ نادانستگی میں وہ پھر سے کیا کر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ ہما کو خود سے دور رہنے کا کہتے اٹھ آئی تھی۔۔۔

وہ پلٹ کر اپنی دھندلائی آنکھوں پار کا منظر نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

جہاں ہما اپنے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے جا گری تھی۔۔۔

ہما کی طبیعت صبح سے خراب تھی۔۔۔وہ رائمہ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔اسی خاطر وہ یونی آگئی تھی۔۔۔

مگر یونی میں جو تماشا لگا تھا۔۔۔ مدیحہ کے ہاتھوں بنا کسی قصور کے رائمہ کا بے عزت ہونا اور پھر رائمہ کا دل برداشتہ ہو کر یہ سب بول دینا ہما کو مزید ٹینشن میں مبتلا کر گیا تھا۔۔

اس کے دل پر بھاری بوجھ آن پڑا تھا۔۔۔ اسے یہی لگ رہا تھا کہ رائمہ کے ساتھ یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔

جو وہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

ہما کو وہاں گرے دیکھ سٹوڈنٹس نے سیف اور ارمغان کو کالز کرتے وہاں بلایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ہما کو فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔اس نے بہت زیادہ سٹریس لیا تھا۔۔۔اسے ہارٹ اٹیک آسکتا تھا۔۔۔مگر فوری طور پر ہاسپٹل پہنچانے کی وجہ سے وہ بچ گئ تھی۔۔

وہ اب خطرے سے باہر تھی۔۔۔۔مگر ارمغان گردیزی کا دماغ سلگھ اٹھا تھا۔۔۔

ہما کا اس طرح اکیلی جگہ پر پایا جانا ارمغان کو ٹھٹھکا گیا تھا۔۔۔۔لیکن پھر سٹوڈنٹس سے پوچھنے پر پتا چلا تھا کہ ہما رائمہ کے پیچھے یہاں آئی تھی۔۔۔

رائمہ نے نجانے اسے کیا بولا تھا کہ وہ اس حالت کو آن پہنچی تھی۔۔

Ph#03477605346

سٹوڈنٹس کا کہنا تھا کہ رائمہ قریب ہی تھی جب ہما کی طبیعت خراب ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ ارمغان گردیزی اور باقی سب کا رائمہ کے ساتھ اختلاف چل رہا تھا۔۔۔

مدیحہ تک یہ بات پہلے ہی پہنچ چکی تھی کہ رائمہ ہما کی طبیعت خراب ہونے سے انجان تھی۔۔۔ مگر مدیحہ کے کہنے پر ان سب نے رائمہ کی حوالے سے یہ بیان دے دیا تھا۔۔۔

جو سنتے ارمغان سمیت سب کو ہی اس لڑکی سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔انہیں اب مدیحہ ٹھیک لگ رہی تھی۔۔۔جس کی سوچ اس لڑکی کے حوالے سے بالکل ٹھیک نکلی تھی۔۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔کیا ہو گیا آپ کو۔۔۔۔"

ہما کے ہوش میں آنے کے بعد سب گھر والے ہی وہاں اس کے پاس آ گئے تھے۔۔۔

نوشین بیگم اس کے قریب بیٹھیں اس کی پیشانی چومتے بولی تھی۔۔۔ وہ کب سے ہما کی یہ حالت دیکھ روئے جا رہی تھیں۔۔۔جو سرخ آنکھوں سے دیکھتا ارمغان اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ جب بھی یہ بات سوچتا تھا کہ اگر ہما پر ان سٹوڈنٹس کی نظر نہ پڑتی اور وہ انہیں بروقت انفارم نہ کرتے تو کتنا غلط ہو سکتا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی ارمغان کو اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔"

سب سے ملتے ہمانے آخر میں کھڑے ارمغان کو پکارا تھا۔۔۔

جس کے چہرے پر چھائے کرختگی بھرے تاثرات دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کہ ارمغان ابھی بھی رائمہ پر ہی غصہ تھا۔۔۔۔

"جی بھائی کی جان۔۔۔ آپ جانتی ہو نا کہ آپ میرے لیے کیا ہو۔۔۔ پھر کسی اور کی خاطر کیوں خود کو اذیت کا شکار کیا۔۔۔۔"

ارمغان اس کے قریب بیٹھتے اپنی خفگی چھپا نہیں پایا تھا۔۔۔باقی سب کو ڈاکٹر نے باہر بھیج دیا تھا۔۔۔

ہما نے ارمغان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔

"بھائی رائمہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔اس کے لیے آپ سب کے دل کی غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔۔۔اس لیے آپ لوگوں کو وہ غلط لگ رہی ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

ہما نے اس کے دل میں رائمہ کے لیے نرمی پیدا کرنی چاہی تھی۔۔۔

"جب تمہاری طبیعت خراب ہوئی تو وہ لڑکی تمہارے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔"

ارمغان کی بات پر ہما کا سر بے اختیار اثبات میں ہلا تھا۔۔۔جو دیکھتے ارمغان کا دل چاہا تھا وہ بے حس اور پتھر دل لڑکی اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا حشر بگاڑ دے۔۔۔۔

جو سب کچھ دکھاوے کے لیے ہی کرتی تھی۔۔۔

"وہ بہت پریشان تھی بھائی اس کا میری طرف دھیان نہیں تھا۔۔۔ وہ شاید اٹھ بھی گئی تھی۔۔۔میں نے اسے بلانے کی کوشش کی پر اس تک میری آواز نہیں جا پائی تھی۔۔۔"

Ph#03477605346

ہمانے اپنی جانے سے یہاں بھی رائمہ کی سائیڈ لینی چاہی تھی۔۔۔جو بات ارمغان کو رائمہ سے مزید نفرت کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔ ہما جیسی اچھی لڑکی کے ساتھ ایسا کرنا نہیں بنتا تھا اس کا۔۔۔

جو اذیت اس کی بہن جب برداشت کی تھی وہ اب اسے اس سے بھی دوہری سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی تو اس کے پچھلے الزامات کا حساب بھی باقی تھا۔۔۔جو بھرے مجمعے میں اس پر لگا کر اس لڑکی نے اسے بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ارمغان گردیزی کا غصہ اسے بہت کچھ غلط کروانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ جذبات میں اکثر سنگین فیصلے کر جاتا تھا۔۔۔ جس کا اب تک تو اسے کوئی پچھتاوا نہیں ہوا تھا۔۔۔

"بھائی ایک بات مانیں گے پلیز۔۔۔۔"

ہما نے آنکھوں میں آنسو لیے ملتجی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"آج تک آپ کی کونسی بات نہیں مانی جو ایسے کہہ رہی ہو۔۔۔ اور اب دوبارہ یہ آنسو ان آنکھوں میں نہ دیکھوں میں۔۔۔"

ارمغان کی بات پر ہما دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بہت تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ پلیز رائمہ کے حوالے سے اپنی غلط فہمی دور کر دیں۔۔۔وہ بہت اچھی ہے۔۔۔ آج جو کچھ بھی وہاں ہوا صرف ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا۔۔۔ آپ پلیز ایک بار میرے کہنے پر اسے معاف کر دیں۔۔۔۔ میں اس سے دوستی رکھنا چاہتی ہوں اس سے۔۔۔وہ مجھے بہت پریشان سی سہمی ہوئی لڑکی لگی ہے۔۔۔ جیسے اس کے اندر بہت اذیت چھپی ہو۔۔۔۔ کسی شے کا خوف ہو اسے۔۔۔"

ہما بول رہی تھی جب ارمغان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ بہت صاف دل کی مالک تھی۔۔۔اسی لیے اسے لوگوں کی سازشیں اور منافقت نظر نہیں آتی تھی۔۔

Ph#03476

"کتنا وقت ہوا ہے تمہیں اس سے ملے۔۔۔ایک ہفتہ بھی نہیں۔۔۔ اور تم اسے پہچان گئی کہ وہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔ کوئی پریشانی اور خوف نہیں ہے اسے۔۔۔بہت لگژری لائف گزار رہی ہے۔۔۔۔ لیکن اپنی بہن کی خاطر میں اس لڑکی سے سب اختلافات ختم کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ میں بھی زرا اس کی اچھائی سے مستفید ہولوں تھوڑا سا۔۔۔"

ارمغان کی آنکھوں نے اس کے آخری جملے کا ساتھ بالکل بھی نہیں دیا تھا۔۔۔

مگر ہما اس لمحے اس کے مان جانے پر اتنی خوش تھی کہ اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی نفرت اور انتقام کی آگ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"کیا ابھی آپ اسے یہاں لا سکتے ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے امید بھری نگاہوں سے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو دیکھ وہ انکار نہیں کر پایا تھا۔

"پلیز آرام سے لائیے گا۔۔۔وہ بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔"

ہما کو اس کے سنجیدہ تیور دیکھ کر خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی بات پر وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا کر اس کا گال تھپتھپاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب ہما کی۔۔۔"

وہ ہما کے کمرے سے نکل کر باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔جب مدیحہ تیزی سے اس کے قریب آتے اسے پکار گئی تھی۔۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

سیف اور رجب بھی اس کے قریب آئے تھے۔۔۔

"سب ٹھیک ہے کہاں جا رہے ہو۔۔؟؟"

Ph#03477605346

سیف اس کے چہرے کے سرد ترین تاثرات دیکھ پریشان ہوا تھا۔۔۔وہ سب ہی اس وقت تشویش کا شکار تھے۔۔ہما کے ساتھ جو ہوا تھا ان کے دل ابھی تک سکون میں نہیں آپا رہے تھے۔۔۔

"رائمہ کو لینے۔۔۔۔"

اس نے اپنے مخصوص سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تھا۔۔

"واٹ۔۔۔مگر اسے کیوں۔۔۔۔وہی تو ہما کی اس حالت کی وجہ ہے۔۔۔۔"

مدیحہ خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

PK#03477605346

"اب اس بارے میں کوئی بات نہیں سنوں گا میں۔۔۔وہ آئے گی یہاں سب اس سے اچھے سے پیش آئیں۔۔۔اس لڑکی کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔"

ارمغان کی بات پر سب نے ہی حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم نے ہما کے کہنے پر اس کا اتنا بڑا گناہ معاف کر دیا۔۔۔۔"

رجب کے دل میں اس لڑکی کے لیے سافٹ کارنر شروع سے تھا۔۔۔ مگر آج اس نے جو حرکت کی تھی اس کے بعد وہ بھی اسے سخت ناپسند کرنے لگا تھا۔۔۔

"گناہ کا کیا مطلب ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ لڑکی اتنی سیلفیش ہو سکتی ہے کہ کسی انسان کو اپنے سامنے مرتا چھوڑ جائے۔۔۔ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔بنا بات کی پوری تحقیق کیے الزامات لگانا زیادہ بڑا گناہ ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف نے فوراً رجب کو ٹوکا تھا۔اسے کہیں نہ کہیں اپنی بہن کی عادات کا پتا تھا۔۔۔اسے آگ بھی یہی لگ رہا تھا نہ شاید رائمہ نے ایسا نہ کیا ہو۔۔۔

"تم اس لڑکی کی وجہ سے مجھے غلط ٹھہرا رہے ہو۔۔۔تم پہلے بھی ایک دو بار ایسا کر چکے ہو۔۔۔تم چند دن پہلے میں نے اس کے ساتھ

کھڑے ہو کر بات کرتے بھی دیکھا تھا۔۔۔ کہیں اس جیسی لڑکی کے

وار کا شکار تو نہیں ہو گیے تم۔۔۔ یہ ایسے ہی امیر لڑکوں کو پھنساتی ہیں

اور تم جیسے بے وقوف لڑکے اس کا شکار بھی ہو جاتے ہو۔۔۔'

رجب کو اس کی بات غصہ دلا گئی تھی۔۔۔ وہ جب بھی اس لڑکی کے

خلاف کوئی بات کرتا تھا۔۔۔ سیف ایسے ہی اسے ٹوک جاتا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ جو منہ میں آیا ہے بولے جا رہے ہو۔۔۔

تمہاری ان کلب والی گرل فرینڈ سے تو ہزار گنا بہتر ہے وہ۔۔۔"

سیف بھی فوراً بھڑکا تھا۔۔۔ ارمغان لب بھینچے خاموشی سے انہیں

سن رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کی غضبناکی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا

Pht03477605346

کہ وہ ان کی اس بچکانہ لڑائی پر جس قدر غصے میں آچکا ہے۔۔۔

لڑکیاں خاموشی سے انہیں تکے جارہی تھیں۔۔۔

آج سے پہلے انہوں نے کبھی بھی سیف اور رجب کو اس طرح لڑتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ بھی پریشان ہوگئی تھیں۔۔۔اس سب کی زمہ دار انہیں وہی ایک لڑکی لگی تھی۔۔۔

"سٹاپ دس نان سینس۔۔۔۔پاگل ہوگئے ہو تم دونوں۔۔۔اس انجان لڑکی کی خاطر اپنی دوستی خراب کررہے ہو۔۔۔اب اگر میں

Ph#03477605346

نے اس ٹاپک پر تم لوگوں کی بحث سنی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی گریبان پکڑتے ہاتھا پائی پر اتر آتے۔۔۔ ارمغان کی دھاڑ پر وہ دونوں خاموش ہوئے تھے۔۔۔۔

ارمغان کی بات سنتے دونوں ہی ایک دوسرے کی جانب سے رخ موڑ گئے تھے۔۔۔

"اس سب کے بعد بھی آپ اسے لینے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

مدیحہ نے خفا نگاہوں سے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ارمغان کو اس پر کتنا غصہ تھا اس بات کا اندازہ ان سب کو ہی تھا۔۔۔

اسی لیے اس وقت اس کا یہ بولنا ان سب کو ہی شاک میں مبتلا کر گیا

تھا۔۔۔

"معافی کون دے رہا ہے۔۔۔اس لڑکی کو ایسی سزا دوں گا کہ اس کی

روح کانپ اٹھے گی۔۔۔میرا نرم محبت بھرا رویہ ہی اس کے لیے سزا

ہو گی۔۔۔اس نے میری بہن کو تکلیف میں تڑپتا چھوڑا تھا۔۔۔اب

ویسی ہی اذیت اسے بھی ملے گی۔۔۔اس نے مجھے گھٹیا اور بدکردار کہا

ہے اب اس سب کا حساب میرا یہ ایک عمل دے گا اسے۔۔۔

Ph#03471605346

مگر اس کے لیے تم سب وہی کرو گے جو میں کہوں گا۔۔۔ خاص کر مدیحہ تم۔۔۔ اپنی لمٹس میں رہنا۔۔۔ میں جو بھی کروں گا اسے سزا دینے کی خاطر ہی کروں گا۔۔ اس لیے تم کوئی بھی فضول کا ہنگامہ کریٹ مت کرنا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اچھے سے جانتا تھا کہ مدیحہ اس کے حوالے سے کیا فیلنگز رکھتی تھی۔۔۔ نوشین بیگم بھی اس سے مدیحہ کے حوالے سے منگنی کی بات کر چکی تھیں۔۔۔ اسے کوئی خاص اعتراض نہیں تھا۔۔۔ وہ اس کی بچپن کی دوست تھی۔۔۔ اس کے مزاج کو اچھے سے سمجھتی تھی۔۔۔

اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتی تھی۔۔۔اس کی مرضی کے مطابق پہننا اوڑھنا، کھانا پینا سب ویسا ہی کرتی تھی۔۔۔

ارمغان کو اپنے لیے ایسی لڑکی ہی بیسٹ لگی تھی۔۔۔اس نے ابھی تک کوئی واضح طور پر رضامندی نہیں دی تھی۔۔۔اور نہ ہی کسی سے اس حوالے سے کوئی بات کی تھی۔۔۔مگر مدیحہ سمیت سب کو پوری امید تھی کہ وہ اس کے حق میں ہی جواب دے گا۔۔۔

اس وقت سب میں اس کے آگے آکر وضاحت دینا مدیحہ کو ساتویں آسمان پر پہنچا گیا تھا۔۔۔اس کا کیا مطلب تھا اس سمیت سب جانتے

Ph#03477605346

تھے۔۔وہ رائمہ کے قریب جانے سے پہلے اسے اپنا اعتماد بخش رہا تھا۔۔۔

مدیحہ خوشی خوشی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

اسما اور پلوشہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Pdf#03477605346

رائمہ خود بھی کافی رو ڈرہی تھی۔۔مگر کافی زیادہ حد تک رائمہ کا ارمغان کے آگے امیج خراب کرنے کے پیچھے مدیحہ کا ہاتھ تھا۔۔۔

وہ رائمہ کو اتنے سارے لوگوں کے سامنے بے عزت خود کرتی تھی اور پھر ارمغان اور باقی سب کے سامنے آکر سارا الزام رائمہ پر ڈال دیتی تھی۔۔۔

پلوشہ اور اسما ایک بار تو یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھیں۔۔۔

رائمہ نے مدیحہ اور ارمغان کے خلاف جو بھی بولا تھا وہ مدیحہ کے

الزامات کا ری ایکشن ہی تھا۔۔ مدیحہ کے لگائے الزامات ارمغان

نے نہ تو سنے تھے اور نہ ہی اسے بتایا گیا تھا۔۔۔ اسما اور پلوشہ مصلحتاً اور

مدیحہ کی خاطر چپ ہو گئی تھیں۔۔۔

مگر وہ مدیحہ کے اب رائمہ پر ہما کی طبیعت کی غفلت کو لے کر لگائے

گئے الزام سے واقف نہیں تھیں۔۔۔ کہ صرف ارمغان کے آگے

اس کو مزید برا بنانے کی خاطر مدیحہ نے یہ سب سٹوڈنٹس سے

جھوٹ بلوایا ہے۔۔

Ph#03477605346

اس وقت ہما کی حالت دیکھ کسی کو کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔۔

مگر مدیحہ نے وی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔۔۔اسے اس لڑکی سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس کا ڈھکا چھپا حسن مدیحہ کو انتہائی برا لگتا تھا۔۔۔وہ بس یہی چاہتی تھی کہ وہ یہاں سے چلی جائے۔۔۔دوبارہ کبھی ارمغان کے سامنے نہ آئے۔۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

اسے ہما نے رائمہ کا نمبر سینڈ کیا تھا۔۔ گاڑی میں آ کر بیٹھتے وہ چہرے پر سنگین تاثرات سجائے وہ نمبر ڈائل کر گیا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب سے کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔۔ جس کے بعد اسکی بھنویں مزید تن گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ گھر آچکی تھی۔۔۔اسے عینی کا میسج آیا تھا کہ اس کے جانے کے بعد ہما کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔رائمہ کے دل پر مزید بوجھ آن ٹھہرا تھا۔۔۔وہ کیوں سب کی اذیت کی وجہ بن جاتی تھی۔۔۔۔ مسرت بیگم اور قربان صاحب ابھی تک نہیں لوٹے تھے۔۔۔اسکی ماں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔وہ صرف اسے شوپیس کی طرح اپنے گھر پر سجانے کی خواہش مند رہی تھیں۔رائمہ خود کو کمرے میں

Ph#03477015346

لاک کیے مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔اسے یہی لگتا تھا کہ اس کی زندگی میں صرف رونا لکھا تھا۔۔۔

کوئی بھی آکر اس کی بے عزتی کر کے جاسکتا تھا۔۔۔اسے کے پیچھے کھڑے ہونے والا اس کی تکلیف کو سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے سکڑی سمٹی بیٹھی تھی جب کسی انجان نمبر سے اسے کال آنے لگی تھی۔۔۔رائمہ نے کال پک نہیں کی تھی۔۔۔جب چند سیکنڈز کے وقفے کے بعد دوبارہ موبائل بجا تھا۔۔۔

رائمہ نے موبائل سکرین کو گھورا تھا وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر موبائل بنا رکھا بجے جا رہا تھا۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے کال پک کی تھی۔۔۔

مگر دوسری جانب سے ابھرتی آواز سن کر اس کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"کک کون۔۔۔؟"

آواز پہنچاننے کے باوجود وہ یقین نہیں کر پائی تھی کہ یہ شخص اسے کال کر رہا ہے۔۔۔

"میں تمہارے گھر آ رہا ہوں تمہیں لینے۔۔۔ فوراً باہر آ و۔۔۔"

Ph#03477605346

دھونس بھرا حاکمانہ لہجہ۔۔۔

رائمہ نے فون کان سے ہٹا کر دوبارہ سکرین کو گھورا تھا۔

"جی۔۔۔۔؟؟"

وہ ٹھیک سے اپنی حیرت کا اظہار بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"اپنے گھر کے باہر آؤ۔۔۔"

اس نے دانت پیستے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔میں کیوں آؤں۔۔۔۔"

رائمہ نے فوراً سے سرد لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔اس نے اپنی آواز میں آنسوؤں کی نمی واضح نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔"

اس کے جرح کرنے پر ارمغان کو غصہ تو بہت آیا تھا۔۔مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔میں باہر نہیں آؤں گی۔۔۔۔دوبارہ مجھے کال مت کیجیے گا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ کو اس شخص سے پہلے ہی بہت گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اور آج کے واقع کے بعد اس نے جو دھمکی دی تھی رائمہ اس کے سامنے بھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

"اگر تم باہر نہ آئی تو میں تم سے ملنے تمہارے گھر آ جاؤں گا۔۔۔ ملنا تو ہے مجھے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رائمہ کال کاٹ دیتی وہ جلدی سے بولا تھا۔۔۔ اس کا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ اکڑ دیکھ وہ ایک بار پھر سے خود سے عہد کر گیا تھا کہ وہ اس کی یہ اکڑ تو کسی بھی قیمت پر ختم کر کے رہے گا۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

اپنی بات کہتے اس نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔

"کیا مسئلہ ہے ان سب کے ساتھ۔۔۔ خود مجھے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہیں اور پھر خود ہی مجھ پر الزامات کی برسات کر دیتے ہیں۔۔۔ اب پھر اس شخص کو کیا تکلیف ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔

گھر کے اندر قربان صاحب کے جاسوس موجود تھے۔۔۔ کسی لڑکے کے اس سے ملنے آنے کی خبر پر نجانے انہوں نے کونسا نیا ہنگامہ کھڑا

کرنا تھا۔۔اسی خاطر وہ یہ تو کبھی نہیں چاہتی تھی کی ارمغان گھر کے اندر آئے۔۔

ناچار اس شخص کی دھمکی کے زیر اثر اسے ہی باہر جانا پڑا تھا۔۔

اپنی سیاہ شال اوڑھتے اس نے مرر میں اپنا عکس دیکھا تھا۔۔اس کی آنکھیں مسلسل اتنی دیر سے رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔۔۔

دائیں گال پر مدیحہ کے مارے تھپڑ کا نشان واضح تھا۔۔

اس کے گال کے ابھار اور سرخی مائل جلد سے صاف پتا چل رہا تھا کہ گال کا وہ حصہ سوج چکا ہے۔۔۔وہ اتنی ہی حساس تھی۔۔گال کو چھونے پر اسے تکلیف کا احساس ہوا تھا۔۔

Ph#03477605346

مگر اس سے بھی زیادہ تکلیف دل میں ہوئی تھی۔۔۔یہ تھپڑ اسے اتنے سارے لوگوں کے سامنے مارا گیا تھا۔۔۔بنا اس کے کسی قصور کے۔۔۔۔

رائمہ کی آنکھوں سے ایک اگر پھر نمی باہر آن ٹھہری تھی۔۔۔جسے بے دردی سے صاف کرتے وہ خود کو شال سے اچھی طرح کور کرتی باہر آگئی تھی۔۔۔

وہ گیٹ کے قریب ہی تھی جب اسے باہر سے ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔جس کا مطلب تھا وہ آچکا ہے۔۔۔

رائمہ کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

لیکن اس شخص کے اندر آنے کے خوف سے وہ جلدی سے دروازہ کھولتی باہر آن نکلی تھی۔۔ ارمغان گردیزی جو بس ابھی ہی پہنچا تھا۔ اس لڑکی کے فوراً باہر آنے پر اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے اس کانہ ملنے کے لیے کیے جانا والا احتجاج اسے صرف ایک ناٹک ہی لگا تھا۔۔۔ اپنے آپ کو پارسا اور شریف لڑکی ظاہر کرنے کا ناٹک۔۔۔

رائمہ گاڑی کے قریب آن رکی تھی۔۔۔ جبکہ وہ اندر ہی بیٹھا اسے گھورتا رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

دل تو بالکل بھی نہیں چاہا تھا اس لڑکی سے نرمی سے بات کرنے کو۔۔۔ مگر اس نے جو حرکتیں کی تھیں۔۔۔اس کی سزا دینے کے لیے اتنا تو کرنا ہی تھا۔۔۔

اس لڑکی کی وجہ سے آج پہلی بار اس کے دوستوں کی بیچ دڑار آئی تھی۔۔۔وہ اس کی دوستوں کے مسکراتے چہروں پر گرہن کی طرح ان لگی تھی۔۔۔ جسے اگر وہ اب نہ روکتا تو بہت دیر ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ اسے ایسا سبق سکھانا چاہتا تھا کہ دوبارہ کوئی بھی اس کی دوستوں کے بیچ گھسنے سے پہلے ہزار بار سوچتا۔۔۔

"کیسی ہو تم۔۔۔؟؟"

گاڑی سے نکل کر اس کی مقابل آتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

رائمہ کی گھنیری پلکوں کو حیرت بھرے انداز میں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔کیا اس شخص کی طبیعت ٹھیک تھی۔۔۔ مگر اس کی ڈارک گرے مقناطیسی نگاہوں کو خود پر مرکوز دیکھ وہ فوراً سے پلکیں جھکا گئی تھی۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں دیکھنا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں پاتی تھی۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔؟؟"

Ph#03477605348

اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔ان لوگوں نے بھرے مجمعے میں اس کے منہ پر جو الفاظ کے تمانچے مارے تھے وہ ابھی بھولی نہیں تھی۔۔

"آج جو کچھ بھی یونی میں ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔وہ سب کسی غلط فہمی کے زیر اثر ہوا تھا۔۔۔اگر تمہیں ان میں سے کسی بھی بات نے ہرٹ کیا ہو تو میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔۔۔میرے بارے میں تم نے بہت غلط الفاظ استعمال کیے تھے۔۔۔جن پر غصے میں آتے میں تمہیں وہ سب بول گیا۔۔"

Ph#03477605326

اپنی بات کو اگنور کیے جانے پر ارمغان کو غصہ تو بہت آیا تھا مگر اس لمحے وہ پی گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ تو اسکے الفاظ سن کر ہی شاک میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔ یہ کیا بولے جا رہا تھا وہ۔۔۔

"آئم سوری مجھے بھی آپ کے بارے میں وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ آپ نے میری مدد کی تھی۔۔۔ مدیحہ کی باتوں پر غصے میں آکر مجھے بھی وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔'

رائمہ کو اندر سے اس بات کا گلٹ تھا۔۔۔ جس کا وہ فوراً اظہار بھی کر گئی تھی۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی۔۔۔ نرم دل کی مالک۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ ارمغان گردیزی کے دل و دماغ میں اس لڑکی کے حوالے سے جو بھی باتیں ڈالی گئی تھیں۔۔۔اور جو کچھ اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اسے یہ لڑکی اب مزید بری لگ رہی تھی۔۔۔۔

جو اس کے زرا سے نرم پڑنے پر جوابا اتنا اچھا رسپانس دے رہی تھی۔۔۔اس کا وہ غرور اور گھمنڈ کہاں گیا تھا۔۔۔

ارمغان کو لگنے لگا تھا یہ ویسی ہی لڑکی ہے جیسا مدیحہ بول رہی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

"ہما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔میں اسی کی خاطر تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔۔"

ارمغان کی بات پر رائمہ نے فکر مندی بھری سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ تو ہما کو اچھا بھلا چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔پھر اچانک اسے کیا ہو گیا تھا۔۔۔

"ہاسپٹل میں ایڈمٹ۔۔۔؟؟کیا ہوا اسے۔۔؟؟وہ تو بالکل ٹھیک تھی۔۔۔۔"

رائمہ کو اس پیاری سی لڑکی کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کے انداز پر ارمغان کا دل چاہا تھا اس لڑکی کی یہ اداکاری یہی ختم کردے۔۔۔ جو خود اسے مرنے کے لیے چھوڑ کر آگئی تھی۔۔ اور اب اس کے سامنے کھڑی اچھا بننے کا ناٹک کر رہی تھی۔۔۔

"ہارٹ پیشنٹ ہے وہ۔۔۔ اسے مائنر اٹیک آیا تھا۔۔۔"

یہ بتاتے ارمغان کی آنکھیں بالکل لال ہوئی تھیں۔۔۔ جبکہ یہ بات سنتے رائمہ کے دل پر ہاتھ آن پڑا تھا۔۔ اسے تو اس بات کی خبر ہی نہیں تھی کہ وہ بچاری لڑکی اتنے بڑے عارضے میں مبتلا تھی۔۔۔

"اسے اس وقت زرا سا سٹریس بھی نہیں دے سکتے۔۔ وہ تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان کی بات پر رائمہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی گوشے نم ہوئے تھے۔۔

وہ اپنی ایک عزیز از جان ہستی کو ایسے ہی کھو چکی تھی۔۔۔

جس کی تکلیف اس لمحے شدت سے اس کے دل میں جاگ اٹھی تھی۔۔۔اس نے چہرا اوپر نہیں اٹھایا تھا۔۔۔وہ اپنے آنسو نہیں دیکھانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"سیٹ بیلٹ باندھ لو۔۔۔"

اندر چاہے جتنی بھی نفرت اور غصہ بھرا ہو۔۔۔بظاہر ارمغان اس سے بہت اچھے سے پیش آرہا تھا۔۔۔لیکن اس کی بات کے جواب

Ph#03477605346

میں بھی رائمہ کے چہرا اوپر نہیں اٹھایا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی ضبط کا امتحان کے لے رہی تھی۔۔۔وہ اتنا اچھا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"رائمہ۔۔۔"

اس نے اب کی بار قدرے اونچی آواز میں پکارا تھا۔۔۔

"جج جی۔۔۔"

اس کے خفگی بھرے انداز میں اپنانام پکارے جانے پر اپنی تکلیف دہ سوچوں سے نکلتے رائمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی پہلی بات نہیں سن پائی تھی وہ۔۔

Ph#03477605346

ارمغان جو اسے پکارنے کے لیے اس کی جانب ہلکا سا جھکا ہوا تھا۔۔۔

رائمہ کے ایک دم سے چہرا موڑنے پر وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے تھے۔۔ڈارک گرے آنکھوں کا طلسم ان جھیل سی گہری آنکھوں جو جکڑ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ارمغان کی نگاہیں تو اس کے چہرے پر موتیوں کی طرح بکھیرتے آنسو اور دائیں گال پر جم سی گئی تھیں۔۔۔ہونٹ کا بھی دائیاں حصہ سوجا ہوا تھا۔۔۔انگلیوں کے نشانات واضح تھے۔۔۔

وہ حسین چہرا بالکل مرجھایا ہوا تھا۔۔۔

ارمغان کو اس کے رونے کی وجہ بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

اسے تھپڑ کس نے مارا تھا۔۔۔وہ بس سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

پوچھ نہیں پایا تھا۔۔۔جبکہ دل عجیب سے احساسات میں گھر گیا تھا۔۔۔اس نے یہ چہرا جب بھی دیکھا تھا آنسوؤں سے سجا ہی ملا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان چہرا موڑ تا خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا تھا۔۔۔

رائمہ بھی جلدی جلدی شال سے اپنے آنسو رگڑتی رخ موڑتے سیٹ بیلٹ باندھ گئی تھی۔۔۔۔

دونوں نے ہی دوبارہ ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا تھا۔۔

ہاسپٹل پہنچ کر گاڑی سے نکلتے ہی رائمہ کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑے قربان صاحب کے اسی دوست پر پڑی تھی۔۔۔جسے وہ اب اکثر گھر میں دیکھنے لگی تھی۔۔۔جو قربان صاحب کی غیر موجودگی میں بھی آجاتا تھا۔۔۔

اس شخص کو بھی شاید رائمہ پر گمان گزرا تھا۔۔۔

مگر رائمہ اپنا چہرا اڈھانپتی ایک دم سے ارمغان کی اوٹ میں ہوتی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی تھی۔۔تا کہ وہ اس شخص کی نظروں میں نہ آپائے۔۔۔اسی چکر میں اس کا کندھا ایک دوبار ارمغان سے ٹکرا گیا

تھا۔۔ ارمغان نے اس کی اس حرکت پر انتہائی ناگواری بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت اس کی جانب متوجہ نہیں تھی۔۔۔۔ وہ اپنے سر آنے والی نئی مصیبت سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" قربان تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہاری سوتیلی بیٹی بہت شریف اور پارسا ہے۔۔۔ مگر میں نے تو ابھی اسے ایک غیر مرد کے ساتھ ہاسپٹل جاتے دیکھا ہے۔۔۔ ہم سے پہلے اس بلبل کو کوئی اور لے اڑا۔۔ اس شخص کا چہرا نہیں دیکھ پایا میں۔۔۔ مگر کوئی نوجوان ہی

Ph#03477605346

معلوم ہوتا ہے۔۔۔اور ٹھاٹھ باٹھ بھی ہمارے جیسے ہی ہیں۔۔۔ماں کی طرح بیٹی نے بھی کافی اونچا ہاتھ مارا ہے۔۔۔"

وقار فون کان سے لگائے ہاسپٹل کے اندر بھیڑ میں گم ہوتی رائمہ پر نگاہیں گاڑھے خباثت سے بولا تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات کے نتیجے میں دوسری جانب قربان صاحب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔انہیں یقین نہیں آیا تھا۔۔

"بیٹی ماں جیسی نہیں ہے۔۔۔۔اگر اپنی ماں پر گئی ہوتی تو اب تک ہماری باہوں میں ہوتی۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔اس لڑکی کو کوئی عاشقی معشوقی چلانے کا موقع نہیں دوں گا میں۔۔۔'

Ph#03477605346

قربان صاحب زہر خند لہجے میں بولتے کال کاٹ گئے تھے۔۔۔

رائمہ ارمغان کے ساتھ اندر آگئی تھی۔۔۔ جہاں باقی سب گھر والے تو ہما کی دوست ہونے کی وجہ سے اسے بہت محبت سے ملے تھے۔۔۔ مگر باقی سب کا بھی رویہ اتنا اچھا دیکھ رائمہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

مگر وہ سر جھٹکتی اندر آگئی تھی۔۔۔

وہ یہاں صرف ہما کے لیے آئی تھی۔۔۔۔ ہما کی پھیکی پڑی رنگت اسے دیکھ کر کھل اٹھی تھی۔۔

ارمغان کو اپنی چھوٹی سے کاوش کے نتیجے میں اپنی لاڈلی کا اتنا خوش ہونا سکون میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔ ورنہ دل تو چاہ رہا تھا۔۔ ہما کے ہاتھ تھامے بیٹھی اس لڑکی کو اٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔ جو اس کی بہن کو مرنے کے لیے ایسے بے یارو مددگار چھوڑ آئی تھی۔۔۔

"بھائی بہت اچھے ہیں۔۔ بس غلط بات برداشت نہیں ہوتی ان سے۔۔۔ تم ان سب کی طرف سے اپنا دل صاف کر لو۔۔۔ وہ پرامس کرتی ہوں اب کوئی بھی تم سے بدتمیزی نہیں کرے گا۔۔"

ہما کچھ فاصلے پر کھڑے فون پر بات کرتے ارمغان گردیزی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی پلکیں اس وجیہہ اور مغرور شخص کی جانب اٹھتی پلٹ آئی تھیں۔۔۔وہ زیادہ دیر کے نجانے کیوں اسے نہیں دیکھ پاتی تھی۔۔۔

"کیا اب ہم دونوں میں دوستی ہو سکتی ہے۔۔۔'

ہما کی بات پر رائمہ دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔ہمانے اس کی یہ مسکراہٹ پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بے پناہ حسین لگی تھی۔۔۔ہما کو یقین نہیں آیا تھا کہ کوئی انسان مسکراتا ہوا اتنا پیارا بھی لگ سکتا تھا۔۔۔اس بات کا اقرار ان کی جانب پلٹتے ارمغان گردیزی نے بھی کیا تھا۔۔۔

Pn#03477605346

اس اداسی میں لپٹے چہرے پر چھائی یہ دل موہ لینے والی مسکراہٹ بے پناہ خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

وہ دھیرے سے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"مجھے دوست بناتے ہوئے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ پلیز کبھی مجھے ہرٹ مت کرنا۔۔۔"

PH#03477605346

رائمہ بہت دھیرے سے بولی تھی۔۔۔ اب اس کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے لہجے میں چھپے خوف پر ہما کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ایسا دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔۔"

وہ یقین سے بولی تھی۔۔۔

"اب اگر آپ کی اجازت ہو تو آپ کی فرینڈ کو ان کے گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔'

ارمغان ان کی کھسر پھسر پر دھیان دیئے بغیر قریب آتے بولا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے ہما کو زیادہ بولنے سے منع کیا تھا۔۔۔اس لیے ارمغان اب یہی چاہتا تھا کہ وہ واپس جائے۔۔۔

"تم اپنا خیال رکھنا میں چلتی ہوں اب۔۔۔میں نے ڈرائیور کو کال کر دی ہے وہ مجھے لینے آرہا ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے ارمغان کی بات کا جواب ہما کی جانب دیکھتے دیا تھا۔۔۔

"ہما میں تمہاری دوست سے صلح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔ مگر لگتا ہے انہوں نے ابھی بھی اپنا دل پوری طرح سے میرے لیے صاف نہیں کیا۔۔۔"

ارمغان کی بات پر رائمہ کی پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔وہ اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ہما کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ارمغان کا رائمہ کے لیے اتنا اچھا رویہ دیکھ ہما بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ جسے دیکھتے ارمغان سرشار ہوا تھا۔۔۔وہ اسی کی خاطر تو

Ph#03477605346

ایک ناپسندیدہ انسان کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔ تاکہ بہت اچھے سے اسے ہما کے دل سے بھی پوری طرح نکال سکے۔۔۔

"نن نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ کو زحمت ہو گی۔۔۔ میں ڈرائیور کے ساتھ آسانی سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

Ph#03477605340

رائمہ اب بھی انکاری تھی۔۔

"پلیز رائمہ بھائی ڈراپ کر دیتے ہیں تمہیں۔۔۔ میں چاہتی ہوں تم بھی ہمارے گروپ میں شامل ہو۔۔۔ آئی سیور تمہیں سب کے ساتھ رہ کر بہت اچھا لگے گا۔۔۔ تم اپنی ساری پرابلمز بھول جاؤ گی۔۔۔"

ہما کے منت بھرے انداز پر رائمہ خاموش رہی تھی۔اس کے آخری جملے پر زخمی مسکراہٹ رائمہ کے لبوں پر آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کے غم اس کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہونے تھے۔۔۔

وہ بنا کوئی بات کہے مان گئی تھی۔۔۔

ہما سے ملتے وہ ارمغان کے ساتھ باہر نکلی تھی۔۔۔

جب ایک بار پھر باہر کھڑے وقار حسن کو دیکھ وہ گھبراہٹ کے مارے خود کو ارمغان کے چوڑے وجود کے پیچھے چھپانے کی خاطر مڑی تھی۔۔۔مگر ہڑبڑاہٹ میں اس کا پیر پھسل گیا تھا۔۔۔

Pk#03477605346

جس کی نتیجے میں وہ بہت بری طرح سے منہ کے بل زمین پر گرتی

جب ارمغان کے فوری طور پر اس کے آگے اپنا بازو پھیلاتے اسے

گرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

رائمہ اس شخص کے سامنے آنے سے اتنی خوفزدہ تھی کہ فوراً سے

اپنے گرد بندھا ارمغان کا بازو مضبوطی سے تھامتے اس کے قریب ہو

آئی تھی۔۔۔

یہ اتنا اچانک ہوا تھا کہ ارمغان کیا رائمہ بھی کچھ سمجھ نہیں پائی

تھی۔۔۔اس خبیث شخص کی گندی نگاہوں سے بچنے کی خاطر اس

نے ارمغان کا سہارا لیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔

جب ارمغان نے بھی اس کے خود سے قریب آنے پر اپنا مضبوط بازو اس کے بری طرح کانپتے نازک وجود کے گرد مضبوطی سے باندھے اسے اپنے قریب کر لیا گیا۔۔۔

وہ بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔ارمغان سمجھ نہیں پایا تھا کہ یہ واقعی اس کا خوف تھا کسی شے کو لے کر یا وہ جان بوجھ کر اس کے اتنے قریب ہوئی تھی۔۔

"مم مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے اس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔وہ وقار حسن سے خود کو چھپانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

مگر کچھ فاصلے پر کھڑی مدیحہ اور باقی سب ان دونوں کے ایک دوسرے کے اتنے قریب آنے پر ششدر سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔رائمہ نے اس کے سینے سے سر اٹھاتے مڑ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مگر اب وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔

رائمہ جلدی سے ارمغان سے دور ہوئی تھی۔۔اس کے وجود سے اٹھتی سحر انگیز مہک جو ہر بار اس شخص کے قریب آنے پر اسے

Ph#03477605346

محسوس ہوتی تھی۔۔۔اس وقت اسے اپنا آپ اسی خوشبو میں لپٹا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی رنگت خفت اور شرمندگی کے مارے ایک دم لال ہوئی تھی۔۔۔یہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچتا ہو گا۔۔۔

جبکہ رائمہ کے اندر سناٹا سا چھا گیا تھا۔۔۔وہ تحفظ کی تلاش میں اس شخص کے قریب آئی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔اپنے بابا کے بعد آج تک اس نے کسی انسان کے پاس بھی ہوتے تحفظ محسوس نہیں کیا تھا۔پھر ابھی چند لمحے پہلے بے اختیاری کے عالم میں کیا کر گئی تھی وہ۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

اس کا دھواں دھواں ہوتا چہرا دیکھ ارمغان نے اسے نرمی سے کہتے اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔

"رائمہ ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔۔۔جو بھی مس انڈر سٹینڈنگ ہوئی اسے بھلا کر ہم سب تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔۔۔"

پلوشہ نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔رائمہ کو وہ سب ایک دم سے بدلے بدلے لگے تھے۔۔۔کچھ ہی وقت میں اتنا

Ph#03477605346

بدلاؤوہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر ہما کی حالت دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

وہ سب اس کی حالت کے پیش نظر پچھلی باتوں کو فراموش کرنا چاہتے تھے۔۔۔

"معاف کیجیے گا۔۔ پر میں نے کبھی کسی سے دوستی نہیں کی۔۔ آپ سب اچھے ہیں۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہما کی وجہ سے اچھے تعلقات رکھنا چاہوں گی۔۔۔ میری جانب سے کوئی بھی بات آپ کو بری لگی ہو تو اس کے لیے معذرت۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ بنا کسی قسم کی دل آزاری کیے نرم لہجے میں بولتی وہاں کھڑے افراد کو پھر سے غصہ دلا گئی تھی۔۔۔ پہلی بار انہوں نے خود کسی کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھ شامل کرنا چاہا تھا۔۔ مگر یہ لڑکی اس قابل تھی ہی نہیں۔۔۔

رائمہ سر جھکائے خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"ابھی بھی تم چاہتے ہو ہم اس لڑکی سے اچھے سے پیش آئیں۔۔۔ نخرا دیکھا ہے اس کا۔۔۔"

رجب تپ کر بولا تھا۔۔۔ ارمغان کو بھی اس کی یہ اکڑ دیکھ بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔ مدیحہ جو پہلے رائمہ جو ارمغان کے اتنے قریب

Ph#03477605346

دیکھ غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔۔اس وقت اس لڑکی کا گروپ میں شامل ہونے سے انکار کرنا اسے بے پناہ خوشی دے گیا تھا۔۔۔اسے یقین تھا اب ارمغان غصے میں اس لڑکی کو کھری کھری سنا کر اس کی اوقات بتادے گا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ارمغان اس لڑکی کو ذلیل کرنے کا اس سے بھی بڑا پلان بنا چکا تھا۔۔۔

"میرے خیال میں یہ لڑکی کافی ایماندار ہے۔۔۔اپنے رشتوں کو پورے خلوص سے نبھانے کی عادی ہے۔۔اگر وہ چاہتی تو آرام سے یہ دوستی قبول کر سکتی تھی۔۔۔مگر اس نے ایسا نہیں کیا شاید اس وجہ

Ph#03477605346

سے کہ وہ کہیں نہ کہیں جانتی ہے کہ ایک سب اس دوستی پر رضامند نہیں ہیں۔۔۔ صرف ہما کی خاطر ایسا کر رہے ہیں۔۔۔"

سیف رائمہ سے متاثر ہوا تھا۔۔۔ جبکہ ارمغان بنا کچھ بولے رائمہ کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔

Ph:03477605346

سیف کے خیالات اس کے دماغ میں پہلے سے چل رہے تھے۔۔۔ مگر وہ ایک وکیل تھا جس کے لیے اتنی جلدی اپنی رائے تبدیل کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اور جب اس لڑکی کی دی گئی چوٹ بھی سیدھی دل پر لگی ہو۔۔۔

"اب کیا ہم ہما کی وجہ سے اس دو ٹکے کی لڑکی سے بے عزت ہوں گے۔۔۔"

ارمغان کے سامنے خاموش کھڑی مدیحہ اس کے جاتے ہی نخوت بھرے انداز میں بولی تھی۔۔ کچھ دیر پہلے اس لڑکی کو ارمغان کے اتنے قریب دیکھنے پر ابھی تک اس کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔۔

"اس دوستی کے لیے بڑھے ہاتھ کو ٹھکرانے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔"

اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ارمغان نے پوچھا تھا۔۔۔

Ph#03477c0534b

رائمہ کو اس شخص کی نرمی بھرے انداز سے اب تھوڑا حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"دوستی کرنا بہت آسان ہوتا ہے مگر اسے وفاداری سے نبھانا انتہائی مشکل۔۔۔میں آپ کی طرح اتنی مضبوط اور بہادر نہیں ہوں۔۔۔"

رائمہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔اسے پہلے دن سے اس شخص کا اپنے دوستوں کے لیے چٹان بن کر کھڑے رہنا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔اس نے ابھی اس بات کا اقرار اپنے سامنے بھی نہیں کیا تھا کہ اسے ارمغان گردیزی کی بہت ساری باتوں نے متاثر کیا تھا۔۔۔

وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے اس کے بابا تھے۔۔اپنوں کی خاطر کسی سے بھی لڑ جانے والے۔۔۔کچھ بھی کر گزرنے والے۔۔۔

ہاں مگر وہ اس کے سامنے جتنا سخت گیر اور بے حس بنا تھا۔۔۔اس نے رائمہ کا دل اس کی جانب سے برا کر دیا تھا۔۔۔

لیکن جس طرح اس شخص نے اس سے معذرت کرنے کے بعد اس سے نرم انداز اپنایا تھا رائمہ کا خوف کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔۔۔

ورنہ تو اس کی دھمکیوں کا خیال سے اسے اپنی سانس رکتی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"مگر میں پھر بھی تم سے دوستی کرنے کا خواہاں ہوں۔۔۔ایک بار اس بارے میں سوچنا ضرور۔۔میرے ساتھ رہتے تم بہادر بھی بن جاؤ گی اور اپنوں کی خاطر لڑنا بھی سیکھ جاؤ گی۔۔۔"

اسے اس کے گھر کے سامنے ڈراپ کرتے ارمغان نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے نرم لہجے میں یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔جو سنتے رائمہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا وہ شاید کوئی خواب ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔کیا واقعی وہ اتنا اچھا تھا۔۔

رائمہ جس سب سے دور رہنا چاہتی تھی وہ اسے میں دھنستی جا رہی تھی۔۔۔

بنا اسے کوئی جواب دیئے وہ اندر آگئی تھی۔۔۔ گیٹ میں داخل ہوتے اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔ وہ تب تک وہاں کھڑا رہا تھا۔۔۔ جب تک وہ پوری طرح گھر کے اندر نہیں گئی تھی۔۔۔ کیا اس شخص کو اس کی فکر تھی۔۔۔

رائمہ اس کی ڈارک گرے آنکھوں کے بدلتے رنگوں کو دیکھتی خوش گمانیوں میں گھرنے لگی تھی۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ اندر آئی اس کی زندگی کی تلخ حقیقت اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

Ph#03477605346

قربان صاحب اور مسرت بیگم واپس آ چکے تھے۔۔۔

"کہاں سے آ رہی ہو اتنی رات کو۔۔۔؟؟"

وہ خاموشی سے اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب مسرت بیگم کی بات پر اس کے قدم اپنی جگہ جکڑے گئے تھے۔۔۔

"دوست سے ملنے گئی تھی۔۔۔اس کی طبیعت خراب تھی۔۔۔"

وہ جواب نہیں دینا چاہتی تھی مگر مجبور تھی۔۔۔

"جھوٹ مت بولو تم کسی لڑکے کے ساتھ گئی تھی اور اب اسی کے ساتھ لوٹی ہو۔۔۔اتنی بڑی یونیورسٹی میں تمہارا داخلہ اس لیے ہرگز

Ph#03417605346

نہیں کروایا تھا کہ تم وہاں امیر لڑکوں سے دوستیاں کرو۔۔۔ تمہاری ماں زں مدہ ہے ابھی تمہارے مستقبل کا سوچنے کے لیے۔۔۔"

مسرت بیگم کی باتوں پر وہ پتھر بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

مختصر سا جواب دیتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اپنی بیٹی کو ابھی سے لگام ڈالو۔۔۔ یہ ہاتھ سے نکلنی نہیں چاہیئے۔۔۔"

رائمہ کے جاتے ہی قربان صاحب سخت لہجے میں مسرت بیگم کو حکم دے گئے تھے۔۔۔ جس پر وہ خاموشی سے سر ہلا گئی تھیں۔۔

Ph#03477605346

"بیٹے کھانا نہیں کھاؤ گی آپ۔۔۔۔"

وہ اپنے بیڈ پر گم صم سی بیٹھی آج کے دل کے حوالے سے سوچ رہی تھی۔۔۔ کیا کچھ ہو گیا تھا آج۔۔۔

ارمغان گردیزی کے اتنے روپ سامنے آئے تھے اس کے۔۔۔

اس کی دوستوں کا پہلے ذلیل کرنا اور پھر دوستی کے لیے ہاتھ بڑھانا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کو دیکھ کر تحفظ کا وہ انجانہ احساس۔۔۔۔ جیسے وہ ہما کو پروٹیکٹ کرتا تھا۔۔۔ اس لمحے بے اختیاری میں وہ اسے بھی ایسے ہی محفوظ کر گیا تھا۔۔

وہ اپنے گھر میں اپنی عزت بچانے کی خاطر ڈری سہمی لڑکی اتنے وقت بعد کسی مرد سے تحفظ ملنے پر عجیب سے احساسات میں گھر رہی تھی۔۔اس رات اس کالا ئبریری سے بچانا۔۔۔اور باحفاظت گھر تک پہنچا کر جانا۔۔

رائمہ کو اب کہیں نہ کہیں ارمغان کے حوالے سے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا۔۔وہ اس کی جان اور عزت بچا کر اس پر بہت بڑا احسان کر چکا تھا مگر وہ اس کی دوست کی وجہ سے اتنے سارے لوگوں کے سامنے جذبات میں آکر اسے بھی بہت غلط بول گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے اب ہما کی باتیں ٹھیک لگنے لگی تھیں۔۔۔وہ اچھا تھا بس غلط فہمیوں کی وجہ سے اس کے ساتھ برا بی ہیو کر گیا تھا۔۔وہ بھی صرف اپنے دوستوں کی خاطر۔۔۔

رائمہ نے اپنا موبائل اٹھایا تھا۔۔۔جہاں اس کا نمبر کال لاگ میں موجود تھا۔۔۔جس کا انباکس کھولتے وہ کچھ دیر اس پر لگی اس کی ڈی پی کو گھورنے کے بعد موبائل آف کر کے سائیڈ پر رکھ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو رائمہ۔۔۔۔وہ صرف اپنی بہن کی خوشی کی خاطر ایسا کر رہا ہے۔۔۔ورنہ ان لوگوں کے نزدیک تمہاری کوئی وقعت نہیں ہے۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ ایک دم سے ہوش کی دنیا میں لوٹتی اپنے دل کی سختی سے سرزنش کر گئی تھی۔۔۔

وہ اپنے خیالوں میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اندر آتی راشدہ بی کو بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔جو اسے دوبار مخاطب کر چکی تھیں۔۔۔

"رائمہ بیٹی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔"

کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتیں وہ اس کے مقابل آن بیٹھی تھیں۔۔۔ان کی آواز پر رائمہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"معاف کیجیے گا خالہ میں نے سنی نہیں آپ کی بات۔۔۔کیا کہہ رہی تھیں آپ۔۔۔۔"

رائمہ خفت زدہ چہرے کے ساتھ موبائل نیچے رکھتے انکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔بے دھیانی میں اس نے موبائل کی سکرین آف نہیں کی تھی۔۔۔جس پر نظر پڑتے راشدہ بی ہولے سے مسکرائی تھیں۔۔۔

"میں نے پوچھا یہ وہی ہیں جن کے ساتھ آج آپ گئی تھیں۔۔۔"

لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے انہوں نے محبت پاش نگاہوں سے اس پیاری سی لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بہت کم عمری میں ہی

بہت بڑے بڑے دکھ سہہ چکی تھی۔۔ جس کے چہرے پر ہر وقت

اداسی اور انجانی خوف چھایا رہتا تھا۔۔۔

"کک کون۔۔۔؟؟"

رائمہ کی نظر ابھی بھی موبائل پر نہیں پڑی تھی۔۔

"بہت خوبصورت ہیں آپ کے ساتھ خوب جچیں گے۔۔۔"

وہ اب بھی شرارت کی موڈ میں تھیں۔۔۔ آج پہلی بار انہوں نے

رائمہ کی آنکھوں میں خوف اور وحشت کے علاؤہ کوئی اور رنگ دیکھا

تھا۔۔۔ جو انہیں بہت بھلا لگا تھا۔۔

fb#03477605346

وہ جانتی تھیں کہ رائمہ ایک سمجھدار لڑکی تھی۔۔اگر وہ کسی شخص کے ساتھ انوالو ہورہی تھی تو وہ یقیناً کوئی بہترین انسان تھا۔۔۔

"ارے نہیں خالہ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔یہ تو میری دوست کے بھائی ہیں۔۔۔اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی تو اسی خاطر وہ مجھے لینے اور پھر چھوڑنے آئے تھے۔۔۔"

رائمہ ان کے شوخ انداز پر لال ہوتی جلدی سے وضاحت دیتے بولی تھی۔جبکہ اسکا گڑبڑا کر موبائل سکرین کو آف کرنا راشدہ بی کی مسکراہٹ مزید گہری کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"اچھا صرف دوست کے بھائی ہیں۔۔۔اسی لیے ان کی تصویر کو زوم کر کے دیکھا جارہا ہے۔۔۔"

راشدہ بی کو اس کے چہرے پر ابھرتے خفت بھرے رنگ دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا۔۔۔خوف اور اذیت کے علاؤہ بھی کوئی تاثر اس موہنی صورت پر ابھرا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اس بات کو طول دے رہی تھیں۔۔۔اور وہ معصوم لڑکی ان کی شرارت سمجھنے بغیر خفت سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں وہ غلطی سے کھل گئی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ اب اندر سے بھی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی کہ اس نے

ارمغان گردیزی کی تصویر کھولی کیوں تھی۔۔۔

"مذاق کر رہی ہوں بیٹا۔۔۔ لیکن ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔۔۔

مجھے صاحب جی کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔ معاف کیجیے گا

مگر آپ کی ماں کو نہ تو آپ کی فکر ہے اور نہ ہی وہ آپ کو قربان

صاحب سے بچا پائیں گی۔۔ آپ کو اپنے مستقبل کے بارے میں خود

ہی سوچنا ہو گا۔۔۔ جب انہیں گیٹ کے باہر آپ کے ساتھ کھڑے

دیکھا تو مجھے نجانے کیوں آپ کے لیے یہ بہترین جوڑ لگے ہیں۔۔۔

اگر ایسی کوئی بات ہے تو اسے جتنی جلدی ہو سکے آگے بڑھائیں۔۔۔

Ph#03477605346

اور اس جہنم سے نکل جائیں۔۔۔جہاں آپ کی عزت اور جان کا خطرہ ہر پل آپ کے سر پر منڈلا رہا ہے۔۔۔"

راشدہ بی اس کی گھبراہٹ دیکھ اسے سنجیدگی سے حقیقت کا رخ دکھاتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔جبکہ رائمہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ گم صم بیٹھی رہی تھی۔۔۔

وہ انہیں کیسے بتاتی کہ ارمغان گردیزی کے حوالے سے وہ ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔وہ اس کی پہنچ سے بہت دور تھا۔۔۔ آسمان پر چمکتا چاند جس کو پانے کی خواہش تو کر سکتی مگر حاصل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

لیکن ابھی تو اس کے دل میں ایسی کوئی خواہش بھی موجود نہیں تھی۔۔۔

رائمہ روم لاک کرتے بنا کھانا کھائے بیڈ پر آن لیٹی تھی۔۔۔اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کے دل کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔۔۔وہ پہلی ہی سکون میں نہیں تھی۔۔۔اوپر سے راشدہ بی کی کہیں باتیں اسے مزید الجھا گئی تھیں۔۔

"نہیں۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔نہ اسے میں پسند ہوں اور نہ مجھے وہ۔۔۔یہ بات بن ہی نہیں سکتی۔۔۔"

Ph#03477605346

اپنے دماغ کی سرزنش کرتے وہ سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وقت اپنے ڈگر پر چل رہا تھا۔۔۔رائمہ معمول کی مطابق یونی آتی تھی۔۔۔ہما سے اس کی فون پر بات ہو جاتی تھی۔۔۔وہ ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھی اس لیے اسے یونی آنے کی اجازت نہیں مل سکی تھی۔۔۔ان دونوں ارمغان سے اس کی دوبار ملاقات ہوئی تھی۔۔

جو اس اسی نرمی اور عزت سے پیش آیا تھا۔۔۔اس شخص کا یہ انداز رائمہ نے مدیحہ کے لیے بھی نہیں دیکھا تھا جیسے وہ اسکے ساتھ پیش

Ph#034770534

آتا تھا۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں اسے اپنا عکس دکھائی دیتا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ ابھی تک یقین نہیں کر پائی تھی کہ یہ اس کا وہم ہے یا واقعی ایسا کچھ تھا جو اسے محسوس ہوتا تھا۔۔

باقی سب بھی اس سے ساتھ بہت اچھے سے پیش آتے تھے۔۔ مدیحہ کا رویہ باقیوں جیسا نہیں تھا مگر وہ اب پہلے کی طرح اسے ہر وقت بے عزت کرنے کو تیار نہیں رہتی تھی۔۔۔نارمل انداز میں بات کر لیتی تھی۔۔

رائمہ اب یونی میں کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی تصویریں پھیلنے کے بعد سے سب سٹوڈنٹس جس طرح اسے تضحیک اور ناگواریت بھری نگاہوں سے دیکھتے غلط لڑکی سمجھنے لگے تھے۔۔ وہ اب ارمغان کا اس کی جانب جھکاؤ دیکھ ختم ہو چکا تھا۔۔۔

یہی باتیں اسے ارمغان گردیزی کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔۔ لیکن بہت مشکل سے وہ اپنی سوچوں پر بندھ باندھ جاتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

سب اسے اچھے سے بلاتے تھے۔۔۔

لیکن رائمہ کا رویہ باقی سب کے ساتھ اب بھی پہلے جیسا ہی تھا۔۔۔

سوائے ارمغان گردیزی کے۔۔۔۔

وہ چاہنے کے باوجود اس کے سامنے روڈ نہیں ہو پاتی تھی۔۔۔

"کیا جادو کیا ہے تم نے ارمغان گردیزی پر۔۔۔۔ تم میں بہت زیادہ انٹرسٹ لے رہے ہیں۔۔ سچی سچی بتانا اس رات تم دونوں کے بیچ کچھ ہوا تو نہیں۔۔۔ ارمغان گردیزی بہت مغرور انسان ہے۔۔ اپنے خاندان اور رتبے کا بہت ناز ہے اسے۔۔۔ ایسے تو کسی پر نظریں کرم نہیں کرتا۔۔۔ شادی بھی اپنی کزن سے کرنے کا خواہشمند تھا۔۔"

عینی جو ایک بار اس سے اپنی دوستی ختم کر چکی تھی۔۔۔ ارمغان گردیزی اور اس کے دوستوں کا رائمہ کی جانب جھکاؤ دیکھ وہ پھر سے اس کے ساتھ بیٹھنے لگی تھی۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اس سے ہلکی پھلکی بات کر لیتی تھی۔۔۔

لیکن ابھی ادا کیے گئے اس کے جملے پر رائمہ نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ کیسی دوست تھی اس کی۔۔۔

"ارے مجھے ایسے مت دیکھو۔۔میں نہیں کہہ رہی ایسا۔۔۔پوری یونی یہی بول رہی ہے۔۔۔"

عینی نے فوراً اپنی وضاحت دی تھی۔۔۔جبکہ اس کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں حسد کی جھلک نمایاں تھی۔۔

رائمہ بنا کچھ بولے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

Pr#03477605346

وہ اپنے دھیان میں آنکھوں میں اترتی نمی کو پیچھے دھکیلتی آگے بڑھ رہی تھی جب سامنے سے آتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔زور دار تصادم کے نتیجے میں وہ زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کا سر بہت بری طرح دیوار سے ٹکرایا تھا۔۔۔سر میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔

"ارے بہنا تم یہاں۔۔۔۔"

وہ ابھی ٹھیک سے سنبھل بھی نہیں پائی تھی جب اس جملے پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔سامنے کھڑے رافع کو دیکھ اس کے چہرے سے سارا خون نچوڑ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"تت تم۔۔۔۔"

وہ بمشکل ہکلائی تھی۔۔۔ اسے سر میں بہت زیادہ سر دہو رہا تھا۔۔۔ اس نمی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے وہ سب بھول چکی تھی۔۔۔

"ہاں میں۔۔۔ تم میرے باپ کے پیسوں پر یہاں عیاشیاں کرتی پھر رہی ہو اور میں یہاں آ بھی نہیں سکتا۔۔۔"

اس کے قریب ہوتے رافع زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔ رائمہ تیزی سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ مگر دیوار ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ دور نہیں جا پائی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ بری طرح سہم چکی تھی۔۔۔ کس کس سے بچتی ہر شخص جو اس کی روح چھلنی کرنے کو تیار کھڑا تھا۔۔۔

"اپنی اس بے غیرت ماں کو بتا دینا جو اس نے میری ماں کے ساتھ کیا ہے اس کا بدلہ اس کی بیٹی سے لوں گا میں وہ بھی سود سمیت۔۔۔ اتنی حسین ہو۔۔ سارے فایدے اپنے باپ کو اکیلے حاصل کیوں کرنے دوں۔۔۔"

رافع کی آنکھوں میں باپ جیسی خباثت ناچ رہی تھی۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر رائمہ کے چہرے کو چھونا چاہا تھا۔۔۔ مگر رائمہ اس کا ہاتھ دور جھٹک گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605340

کچھ فاصلے پر آن کھڑا ہوا ارمغان گردیزی آگ اگلتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ گیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا شاید وہ اس لڑکی سے یہ محبت کا کھیل کھیل کر غلط کر رہا ہے۔۔

وہ ویسی نہیں تھی جیسا وہ اسے سمجھ کر سزا دے رہا تھا۔۔

مگر اس وقت اسے کسی اور شخص کے اتنے قریب کھڑے دیکھ ارمغان گردیزی کے اندر شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔

وہ مزید وہاں کھڑا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

"میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔ جا کر میری ماں سے حساب مانگو اپنی بربادی ہے۔۔۔میں تو خود برباد ہوئی ہوں۔۔۔۔"

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"تم کو دی سزا ہی تمہاری ماں کی بربادی ہے۔۔۔"

رافع اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جب رائمہ اذیت سے چور سسکیوں میں ڈوبتی وہیں نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

وہ کیسے بتاتی دنیاوالوں کو کہ اس کی ماں کی ممتا تو اس کے لیے اس کے باپ کے مرنے کے ساتھ ہی مر چکی تھی۔۔انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔ان کے نزدیک حلال اور حرام کا تصور کی ختم ہو چکا تھا۔۔۔

Pk#03477605346

"مجھے ارمغان سے بات کرنی ہے۔۔۔"

رائمہ بہت مشکل سے خود کو نارمل کرتی ارمغان کے آفس پہنچی تھی۔۔۔اس نے ارمغان کو میسج بھی کیا تھا کہ وہ اسے ملنا چاہتی ہے۔۔۔ مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

اس لیے وہ خود اس کے آفس آن پہنچی تھی۔۔۔

جہاں باہر ہی اسے سیف اور رجب کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

رائمہ کی بات پر دونوں نے ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ تو ابھی کسی ضروری کام سے تھوڑی دیر پہلے نکلا ہے۔۔۔"

PH#03477605346

رجب نے اس کی سوجی آنکھیں اور زرد پڑتی رنگت دیکھ کر بمشکل جھوٹ بولا تھا۔۔۔رائمہ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کسی مشکل میں ہیں۔۔۔

ارمغان گردیزی نے اتنے دنوں سے اس کے ساتھ جو مہربان انداز اپنایا ہوا تھا۔۔۔اسی کی آس میں وہ یہاں آئی تھی۔۔۔ مگر اب اس کی غیر موجودگی کا سنتے انہیں اس کی جھیل سے گہری آنکھوں میں خوف اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

ارمغان کا آفس ہائی کورٹ کے پچھلی جانب گزرا کم رش والے ایریا

Ph#03477605346

میں تھا۔۔۔رائمہ پہلی بار بہت مشکل سے آفس ڈھونڈتے یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔پر اس سے مل نہیں پائی تھی۔۔۔

"ارمغان وہ بہت پریشان تھی۔۔۔تمہیں ایک بار اس سے مل لینا چاہیے تھا۔۔۔"

رجب جو پہلے اس کے خلاف ہوتا تھا۔۔۔آج نجانے کیوں اس لڑکی کی ارمغان کو نہ پاکر پھیکی پڑتی رنگت دیکھ افسوس ہوا تھا۔۔۔

"اس کی پریشانی دور کرنے کا ٹھیکا نہیں اٹھار کھا میں نے۔۔۔اور ویسے بھی یہ صرف ٹائم پاس ہے۔۔۔اس کی عقل اور اکڑ دونوں ٹھکانے لگانے کے لیے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی سیگریٹ لبوں سے لگائے کرسی پر بیٹھا جھول رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر کسی قسم کا ملال نہیں تھا۔۔۔۔

"اکڑ۔۔۔یار وہ لڑکی ہے ہی ایسی۔۔۔وہ سب سے ایسے ہی بات کرتی ہے۔۔۔بہت شریف لڑکی لگتی ہے۔۔صاف گو سی۔۔اور تیرے ساتھ تو اب اس کا رویہ بہت اچھا ہو چکا ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف کو یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔شریف۔۔۔اگر اتنی ہی شریف ہوتی تو میرے زرا سے التفات پر میرے آگے یوں ڈھیر نہ ہو جاتی۔۔۔۔اور تم لوگ بھول رہے ہو یہ وہی لڑکی تھی جس نے ہما کے ساتھ اپنی بدنیتی

دکھائی تھی۔۔۔ایسی لڑکی صاف دل کی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ناٹک کرتی ہے مظلوم بننے کا۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی کے انداز میں اس وقت غصہ اور نفرت بھری ہوئی تھی۔۔۔۔وہ جو منظر دیکھ کر آرہا تھا اس کے اندر آگ بھڑکی ہوئی تھی۔۔۔

اسے بھی ایک وقت کے لیے یہی لگا تھا کہ شاید وہ لڑکی بری نہیں تھی۔۔اس کے آنسوؤں کے فریب میں وہ بھی آنے لگا تھا۔۔ جیسے اس وقت یہ دونوں آئے کھڑے تھے۔۔۔ مگر اسے کسی اور شخص کی بانہوں میں دیکھ اس کا احساس دم توڑ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ لڑکی جیسے اس دن خوفزدہ ہو کر اس کی بانہوں میں آئی تھی۔۔۔

کسی کی بانہوں میں بھی جانا اس کے لیے عام بات تھی۔۔۔وہ لڑکی وہ نہیں تھی جو نظر آتی تھی۔۔۔

ارمغان سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا اندر سے بھی جل رہا تھا۔۔۔اس کھیل کو شروع اس نے کیا تھا۔۔۔اور اب وہ اسی پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔کیا پتا تم اب بھی اس کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہو۔۔۔"

رجب کی بات پر ارمغان نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔

"ہر بار میں ہی غلط فہمی کا شکار ہوتا ہوں وہ بھی صرف اس لڑکی کے معاملے میں۔۔۔ حیرت کی بات ہے۔۔۔ خیر میرے پاس ابھی اتنا فضول ٹائم بالکل بھی نہیں ہے کہ لڑکی کو ڈسکس کروں۔۔۔ بہت جلد اس کھیل کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔ وہ لڑکی اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس سے محبت کا ناٹک کیا جائے۔۔۔ عجیب جادوگرنی ہے پہلے ہما کو اپنی قبضے میں لیا، پھر اب تم لوگ اس کے حامی ہو رہے ہو اور میں۔۔۔ مجھے تو یہی سمجھ نہیں آرہا ہے میں نے یہ کھیل شروع کس لیے کیا تھا اور اب جا کس جانب رہا ہوں۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اکتائے ہوئے انداز میں بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ سیف اور رجب جو پہلے اس کی سنگدلی پر اسے خفگی بھرے انداز میں گھور رہے تھے۔۔۔اس کی جھنجھلاہٹ اور بڑبڑاہٹ سنتے ان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

انہوں نے ارمغان کا یہ انداز پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ بستر پر بے سدھ پڑی تھی۔۔۔دو دن سے اسے بہت سخت بخار تھا۔۔۔وہ یونی بھی نہیں جا پائی تھی۔۔۔راشدہ بی سے ہی جو بن پا رہا

Ph#03477905346

تھا وہ اس کا خیال رکھ رہی تھیں۔۔۔ مگر اسے افاقہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

مسرت بیگم نے ایک بار بھی اس کے کمرے میں جھانک کر اس کی خبر گیری نہیں کی تھی۔۔۔

راشدہ بی نے بہت بار رائمہ سے کہا تھا کہ وہ ڈاکٹر کو کال کر کے بلا دیتی ہیں۔۔۔ مگر رائمہ نے انکار کر دیا تھا۔۔۔

اس گھر میں صرف قربان صاحب کا فیملی ڈاکٹر وقار حسن ہی آتا تھا۔۔۔ جس سے اپنا چیک اپ کروانے سے بہتر رائمہ بخار سے مرنا

Ph#03477605346

پسند کرتی تھی۔۔۔اس نے گزشتہ دنوں اتنی زہنی ٹینشن لی تھی کہ جس کا نتیجہ اب اس کی یہ شدید بیماری کی صورت نکلا تھا۔۔۔

"رائمہ۔۔۔بیٹا آپ کا بخار تو بڑھتا ہی جا رہا ہے۔۔۔صاحب اور بی بی جی بھی گھر پر نہیں ہیں۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں۔۔۔۔"

راشدہ بی صبح سے اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھیں۔۔۔مگر اس کے بخار کا زور ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

رائمہ جلتی آنکھیں موندتے نڈھال سی مسکرا دی تھی۔۔۔۔اپنے بابا کے جانے کے بعد وہ ایسے ہی لاوارث ہو گئی تھی۔۔۔

اسے وہ وقت یاد آیا تھا جب اس کے زرا سے سر درد پر اس کے بابا گھر سر پر اٹھا لیتے تھے۔۔۔ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنے ہاتھوں سے اس کا سر دباتے تھے۔۔۔ تب تک اس کے پاس سے نہیں ہٹتے تھے جب تک وہ پوری طرح سے ٹھیک نہ ہو جائے۔۔۔ وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔ ان کی ساری فکریں اسی کے لیے تھیں۔۔۔ اپنے بابا کو یاد کرتے اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔ پچھلے دو دنوں سے یہ بھی بالکل خاموش پڑا تھا۔۔۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ کس نے کال کر دی۔۔۔

Ph#03477005346

راشدہ بی نے فون جیسے ہی اس کی جانب بڑھایا سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اسے ایک موہم سی امید تھی کہ یہ شخص اسے کال ضرور کرے گا۔۔۔اس وقت اس کا نمبر دیکھ رائمہ کو اپنی تکلیف کچھ حد تک کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔آنسو صاف کرتے اس کے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی کے معاملے میں اس کا دل اس کی ہر پابندی اور عہد بھول چکا تھا۔۔

Ph#03477605345

"کہاں ہو تم۔۔۔ مدیحہ نے بتایا دو دن سے یونی نہیں آئی۔۔۔ سب خیریت ہے۔۔؟"

ارمغان کی سرد و سپاٹ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

مگر رائمہ اس وقت اس کے لہجے کی سنگینی پر غور نہیں کر پائی تھی۔۔

وہ تو اسی احساس میں کھوئی ہوئی تھی کہ اس شخص کو اس کی تھوڑی بہت پرواہ تو تھی ہی۔۔۔

Ph#03477605346

"ہاں سب خیریت ہے۔۔۔ وہ پیپرز ہیں نا تو میں بس انہیں کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔"

رائمہ نے نقاہت بھری آواز میں بہت مشکل سے جواب دیا تھا۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے آر یو شیور۔۔۔۔؟؟"

دوسری جانب شاید وہ بھانپ چکا تھا۔۔۔اس کی فکر پر رائمہ کو اپنی دل کی حالت غیر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کر پاتی راشدہ بی نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔۔۔وہ سکرین پر جگمگاتی تصویر دیکھ چکی تھیں۔۔۔

"بیٹے میں راشدہ بی بات کر رہی ہوں۔۔۔اس گھر کی کیئر ٹیکر۔۔۔۔

رائمہ کی پچھلے دو دن سے طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔بخار نے بچی کو

PK#03477605346

بالکل بستر سے لگا کر رکھ دیا ہے۔۔۔رائمہ نہ ڈاکٹر کی پاس جانے کو راضی ہو رہی ہے۔۔۔اور نہ ڈاکٹر کو گھر بلانے دے رہی ہے۔۔۔"

راشدہ بی کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے کیسے اپنی بات سمجھائیں۔۔۔

ان کی بات سنتے ارمغان کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔۔

"رائمہ سے بات کروائیں میری۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر راشدہ بی نے موبائل رائمہ کو تھمایا تھا۔۔۔

"کیا بچپنا ہے یہ۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

اس کا لہجہ مزید سخت ہوا تھا۔۔۔رائمہ کی آواز سے اس کی اذیت کا احساس اچھے سے ہو رہا تھا۔۔۔وہ ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔راشدہ بی کچھ بھی بولتی ہیں۔۔۔"

اس نے خفگی بھری نگاہوں سے راشدہ بی کو گھورا تھا۔۔۔وہ ٹھیک سے آنکھیں بھی نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جب رائمہ کو کچھ بھی بولے بغیر وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

"کیا کہا انہوں نے۔۔۔؟؟"

راشدہ بی کال کٹنے پر حیران ہوئی تھیں۔۔۔

"راشدہ خالہ وہ بہت مصروف لوگ ہیں ان کے پاس ایسی باتیں سننے کا ٹائم نہیں ہوتا۔۔۔اسی لیے منع کر رہی تھی آپ کو۔۔۔"

وہ افسردگی سے مسکراتی موبائل سائیڈ پر رکھ گئی تھی۔۔۔

"انہیں آپ کی فکر نہیں ہوئی۔۔۔"

راشدہ بی اس کی آنکھوں میں بڑھتی اذیت دیکھ اس کے قریب ہوتے بولی تھیں۔۔۔

"میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔"

Fk#03477605346

رائمہ کی انکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔وہ زیادہ بات نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے نیم سیال مادہ بہنے کو تیار تھا۔۔

راشدہ بی اس کے ماتھے پر پٹیاں رکھنے لگی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

راشدہ بی نے وہی بیٹھے بیٹھے پوچھا تھا۔۔۔

"چھوٹی بی بی کی کوئی دوست ان سے ملنے آئی ہیں۔۔۔"

ملازمہ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔فریدہ قربان صاحب کی پکی جاسوس تھی۔۔۔وہ رائمہ کے حوالے سے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات

Ph#03477605346

قربان صاحب کو بتاتی تھی۔۔۔ارمغان کے بارے میں بھی اسی نے بتا کر رائمہ کی مشکلیں بڑھائی تھیں۔۔۔

اس دن کے بعد سے رائمہ پر خاص نظر رکھی جارہی تھی۔۔۔

"اندر لے آؤ۔۔۔"

Ph#03477605346

راشدہ بی کے کہنے پر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تھا اور ایک پیاری سی لڑکی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں میڈیکل باکس تھا۔۔۔رائمہ اس لڑکی کو آج پہلی بار دیکھ رہی تھی وہ اس کی دوست تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"ارمغان نے بھیجا ہے مجھے۔۔۔میں ان کی کزن ڈاکٹر فاطمہ ہوں۔۔۔ آپ کے لیے بہت فکر مند تھے۔۔۔فوری طور پر یہاں آنے کو کہا مجھے۔۔۔اس لیے اپنا سارا کام کاج چھوڑ سیدھی یہاں آگئی۔۔۔ارمغان گردیزی کی بات ٹالنا زرا مشکل کام ہے۔۔۔"

وہ بہت ہی دھیمے انداز میں مسکراتی اس کا چیک اپ کرنے لگی تھی۔۔۔جبکہ رائمہ کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا کہ وہ لڑکی یہ سب ارمغان گردیزی کے حوالے سے بول رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب فاطمہ کے چہرے پر اس لڑکی کو دیکھ ستائش بکھری ہوئی تھی۔۔۔جیسے اسے وہ بہت زیادہ پسند آئی ہو۔۔۔۔

Ph#03477505346

"انجکشن سے ڈر لگتا ہے آپ کو۔۔۔؟؟"

اس نے یہ سوال بھی بہت ملائمت سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں رائمہ کے بخار کی حدت سے دہکتے حسین چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اس کا سر تکیے پر پڑا تھا۔۔۔جبکہ سیاہ بالوں کی آبشار بھی دونوں اطراف بکھری ہوئی تھی۔۔۔

رائمہ نے بے طرح حیران ہوتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"مجھے خاص ہدایت کر کے یہاں بھیجا گیا ہے کہ انجکشن کے بغیر کام چلا لینا تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔اور اگر لگانا بھی پڑے تو تمہیں درد

نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔اس بندے سے ایسی ہدایت کی توقع میں ساری زندگی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔"

فاطمہ مسکرا رہی تھی۔۔۔جبکہ رائمہ کو یہ سب ایک خواب لگا تھا۔۔۔وہ شخص اس کی اتنی فکر کر سکتا تھا۔۔۔رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اسے ایک لمحے کے لیے لگا تھا اسے اس کے بابا جیسا مہربان شخص دوبارہ مل گیا ہوا۔۔۔

"آپ رو کیوں رہی ہو۔۔۔میں انجکشن بہت آرام سے لگاؤں گی درد نہیں ہو گا۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ ہاتھ بڑھا کے اپنے پاکٹ سے موبائل نکالتی کسی کو کال ملا گئی تھی۔۔۔

وہ اپنے ہاسپٹل میں تھی جب اسے ارمغان کی کال آئی تھی۔۔۔

"جلدی سے اٹھو میں نے ڈرائیور بھیجا ہے۔۔۔ کسی کا ارجنٹ چیک اپ کرنے جانا ہے۔۔۔"

ارمغان اپنے آفس میں بیٹھا سیگریٹ پر سگریٹ پھونکتا وحشت ناک لہجے میں اسے آرڈر جاری کر گیا تھا۔۔

"کسے چیک کرنا ہے ہما ٹھیک ہے۔۔ گھر میں باقی سب ٹھیک ہیں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان کے لہجے کی سنجیدگی اور فکر دیکھ اسے یہی لگا تھا۔۔۔وہ ہاسپٹل سے نکلتی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔جب ارمغان کے ہما کی دوست کی خراب طبیعت کا بتانے پر وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔ہما کی دوست کے لیے ارمغان گردیزی کی یہ بے چینی اسے کچھ خاص ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اور اوپر سے انجکشن کے حوالے سے کی جانے والی ہدایت کی اگر انجکشن لگانا ہو تو اس سے بات کروائے۔۔۔تاکہ اس کا دھیان درد کی جانب نہ جاسکے۔۔۔

Ph#03477605345

فاطمہ کے لیے یہ سب ارمغان کی منہ سے سننا بہت ہی انوکھا اور خوش کن احساس تھا۔۔۔ورنہ تو نوشین بیگم کو ہمیشہ اسی بات کی فکر لگی رہتی تھی کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کے بیٹے سے احساسات اور جذبات ناپید ہو رہے تھے۔۔۔اپنے خاندان کے لوگوں کی علاوہ وہ دوسروں کو انسان ہونے کا مارجن بھی نہیں دیتا تھا۔۔۔

"یہ بات کریں۔۔۔"

فاطمہ نے رائمہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر موبائل اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔رائمہ کو یہی لگا تھا کہ جسٹ فون کال ہے۔۔۔

Ph#03477605346

مگر سکرین پر نظر آتے ارمغان گردیزی کو دیکھ اس کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت کس حالت میں تھی۔۔۔ گھبراہٹ کے عالم میں وہ کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس کی ڈارک گرے سحر زدہ نگاہوں سے نگاہیں ٹکراتیں اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گئی تھیں۔۔۔

اس نے جلدی سے نگاہیں جھکا لی تھیں۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ارمغان گردیزی اس پر نظر پڑتے ہی پلکیں تک نہیں جھپک پایا تھا۔۔۔ کوئی انسان بیماری کی حالت میں بھی اتنا حسین

لگ سکتا تھا۔۔گلابی چہرا، بکھرے بال اور غنودگی کے عالم میں بوجھل نگاہیں۔۔۔

اتنے دور بیٹھے ارمغان گردیزی کی آنکھوں میں خماری اتر آئی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں ان سوکھتے لبوں پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔"

اس نے بمشکل یہ سوال پوچھا تھا۔۔

"بخار ہے۔۔۔۔۔"

سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر انہیں نم کرتے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

یہ منظر ہوش بھلا دینے والا تھا۔۔۔ارمغان گردیزی اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھنسا گیا تھا۔۔۔

رائمہ کو پتا بھی نہیں چلا تھا کہ فاطمہ نے کب اسے انجکشن لگا دیا تھا۔۔۔

رائمہ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

ارمغان چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

"کیا ہو تم۔۔۔۔کتنے روپ ہیں تمہارے۔۔۔۔"

ارمغان موبائل ٹیبل پر پٹخ گیا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

PH#03477605346

مگر وہ یہ بھی سوچ چکا تھا کہ وہ بہت جلد اس ڈرامے کا دی اینڈ کرنے والا تھا۔۔۔

اپنے دماغ میں آتی سوچوں کو جھٹکتا وہ آفس سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کو ایک بہت اہم کیس ملا تھا۔۔۔اس سب میں الجھتے وہ اپنا کام بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

یہ سب شروع اس نے اس لڑکی کو سزا دینے کے لیے کیا تھا۔۔۔پر اب اسے لگ رہا تھا کہ رائمہ کے لیے تجویز کی گئی اس کے لیے زندگی بھر کا ناسور بننے والی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Ph#03477605346

"واؤ بڑی ماما یہ کتنی پیاری جیولری ہے۔۔۔۔؟"

گھر کی سب خواتین ایک جگہ جمع ہو کر اپنے زیوارات کو دیکھ رہی تھیں۔۔ جن میں سے کچھ انہیں پالیش کروانے تھے۔۔۔ اور کچھ لاکر سے نکلوائے گئے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

نوشین بیگم کو ہمیشہ سے جیولری کا بہت شوق رہا تھا۔۔۔ انہوں نے اپنی ہونے والی اکلوتی بہو کے لیے بہت ساری جیولری بنوا رکھی تھی۔۔۔ جن سب کے ڈیزائنز ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔۔

لیکن ان میں سب سے زیادہ خوبصورت وہ طلائی ہار تھا۔۔۔ جسے کھولتے ہی سب کی ستائشی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ مدیحہ

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

کے لبوں پر شرمگی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ یہ سب اسی کا ہی تو تھا۔۔۔

"بھابھی آپ کی ہونے والی بہو تو بہت خوش قسمت ہونے والی ہے۔۔۔ اسے تو کچھ خریدنا ہی نہیں پڑے گا۔۔۔ ایک تو اتنے سارے زیورات اور اوپر سے اتنی محبت کرنے والی ساس۔۔۔"

صدف گردیزی محبت پاش نگاہوں سے اپنی بڑی بھابھی کی جانب دیکھتے بولی تھیں۔۔۔ جنہوں نے ان کے پورے خاندان کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

اقبال گردیزی اور نوشین گردیزی کی گھر سب افراد بہت عزت کرتے تھے۔۔۔بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے گھر کے سب فیصلوں کا اختیار انہیں ہی دیا گیا تھا۔۔۔

ان کا ایک ہی بیٹا تھا اور ان کے دل کی ٹھنڈک ارمغان گردیزی تھا۔۔ تمام ینگ پارٹی پر اسی کی سربراہی چلتی تھی۔۔۔

فرحان گردیزی اور طاہرہ بیگم کی دو اولادیں تھیں۔۔۔ سیف اور مدیحہ۔۔۔

تیسرا نمبر حسین گردیزی کا تھا ان کے دو بیٹے تھے حاشر اور تیمور۔۔۔

اقبال صاحب کی ایک ہی بہن تھی صدف گردیزی۔۔۔جن کے دو بیٹیاں تھیں۔۔۔فاطمہ اور پلوشہ۔۔۔پلوشہ پر وقت گردیزی مینشن میں ہی پائی جاتی تھی۔۔۔سب بچوں میں بھی بہت زیادہ اتفاق تھا۔۔۔

"بھابھی کیا ارادہ ہے ارمغان کی شادی کا۔۔۔ویسے آپ دونوں کو اب اپنے بیٹوں کے برے میں سوچنا چاہیے۔۔۔ماشاءاللہ سے اپنی لائف میں سیٹ ہو چکے ہیں دونوں۔۔۔"

شاہین بوا نے اپنی صلاح دی تھی۔۔۔جبکہ نوشین بیگم اس کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھیں۔۔۔جب تک ارمغان مدیحہ کے

Ph#03477605346

حوالے سے انہیں کوئی مثبت جواب نہیں دے دیتا تھا وہ اس حوالے سے کوئی بھی بات کرنے کے حق میں نہیں تھیں۔۔۔ انہیں اپنے بیٹے کی مزاج کا بہت اچھے سے پتا تھا۔۔۔ وہ اپنی مرضی کے بغیر بیڈ شیٹس تک تبدیل نہیں کرنے دیتا تھا۔۔۔ اسے ہر شے اپنی مرضی کی بالکل پرفیکٹ چاہیے ہوتی تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ ہر بار اس سوال پر خاموش ہی رہتی تھی۔۔۔

انہیں ڈر لگتا تھا کہ بچوں کے رشتے کی بات پر گھر میں کسی قسم کا اختلاف پیدا نہ ہو۔۔۔

Ph#03477605346

"بوا اصل مسئلہ ہی یہ ہے کہ ارمغان کو کوئی لڑکی پسند نہیں آتی اور سیف کو جس لڑکی کی تصویر بھی دکھائی جائے وہ اسے پسند آجاتی ہے۔۔۔"

طاہرہ بیگم نے اس کی بات کو مذاق میں لیتے جواب دیا تھا۔۔۔ ورنہ بوا نے ابھی ان کے سامنے اپنے خاندان کی لڑکیاں گنوا دینی تھی۔۔

"السلام و علیکم!"

سیف اور رجب ایک ساتھ اندر داخل ہوتے با آواز بلند سلام کر گئے تھے۔۔۔

Ph#03476053456

جس پر نوشین بیگم کی نگاہوں نے ان کے ساتھ ارمغان کو تلاشا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام پر میرا پیارا بھتیجا کہاں ہے۔۔۔ کل سے آئی ہوئی ہوں۔۔۔ مگر کہیں جو نظر آیا ہو۔۔۔"

شاہین بوا اقبال صاحب کی سیکنڈ کزن تھیں۔۔۔ اور ان سے عمر میں اچھی خاصی بڑی تھیں۔۔۔ وہ گاؤں میں رہتی تھیں۔۔۔ ہر چھ مہینے بعد وہ گردیزی مینشن رہنے ضرور آتی تھیں۔۔۔ سب چھوٹے بڑے انہیں بوا کہتے تھے۔۔۔

سب کو ہی ان سے بہت میں تھی۔۔۔ خاص کر ارمغان کو۔۔۔

شاہین بوا ابھی اس پر جان دیتی تھیں۔۔۔

"ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بوا۔۔۔ آپ کو بھتیجا تو آج کل ہمارے لیے بھی چودھویں کا چاند بنا ہوا ہے۔۔۔۔"

سیف نے تپ کر جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر مدیحہ سمیت باقی سب نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ سب ہی ایک دو دن سے ارمغان کے مزاج میں تبدیلی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ وہ انہیں بہت جھنجھلایا اور بے چین سا لگا تھا۔۔۔ جس کا ریزن باقی سب کو تو معلوم نہیں تھا۔۔۔

مگر سیف اور رجب کافی حد تک سمجھنے لگے تھے۔۔

PH#03477605346

"خیر ہو۔۔۔کوئی لڑائی تو نہیں ہوئی تم لوگوں کے بیچ۔۔۔"

حسین گردیزی بھی اسی وقت آفس سے لوٹتے ان کی بات سن چکے تھے۔۔۔

"آپ کے لاڈلے کے آگے ہم میں سے کسی کی چلتی ہے جو ہم اس سے لڑائی کر سکیں۔۔۔۔"

رجب نے ان کی بات پر مسکراتے جواب دیا تھا۔۔۔

"گڈ ایوننگ ایوری ون۔۔۔۔"

فاطمہ بھی گھر کے سب افراد کے گردیزی مینشن میں ہونے کا سنتی وہاں آگئی تھی۔۔۔

PK#03477605346

"ارمغان کہاں ہے۔۔۔"

فاطمہ نے سیف سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہونا چاہیے۔۔۔ آج کل تم لوگوں کے رابطے چل رہے۔۔۔۔"

سیف نے جل کر جواب دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت فاطمہ سے ملنے اس کے ہاسپٹل ہی گیا ہوا تھا۔۔ جب وہ ارمغان کی کال آنے پر اسے وہیں چھوڑتی عجلت میں نکل گئی تھی۔۔۔۔ اور اب اس کے مسلسل دو دن سے پوچھنے پر بھی اصل بات نہیں بتا رہی تھی۔۔

Pdf#03477605346

"جیسے تم وکیل اپنی کلائنٹ کے راز سب کے ساتھ شیئر نہیں کرتے ویسے ہی ہم ڈاکٹر بھی اپنے پیشنٹ کا مرض کا اعلان نہیں کرتے پھرتے۔۔۔"

فاطمہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ ارمغان گردیزی کسی کا مریض بن ہی نہ جائے۔۔۔۔"

سیف سے بہتر ارمغان کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔جب اسی لمحے وہ اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ میرا بچہ آگیا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

شاہین بوا اسے دیکھتے ہی کھل اٹھی تھیں۔۔۔باقی سب کی نظریں بھی اس کی جانب ٹک گئی تھیں۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ سب سے پہلے ان کے قریب ہی آیا تھا۔۔۔

بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس وہ اس لمحے بالکل فریش لگ رہا تھا۔۔۔۔

"ہمم کیسے ہیں وکیل صاحب۔۔۔ہمیں تو لگا آپ کسی کے عشق میں مبتلا ہو کر باقی دنیا بھول بیٹھے ہیں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ جیسے ہی ان کے پاس آن بیٹھا۔۔۔رجب اپنی زبان کی حرکت کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر مدیحہ نے زہریلے نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اسے کسی بھی حوالے سے اس لڑکی کا ذکر پسند نہیں تھا۔۔۔اسے بس اسی دن کا انتظار تھا۔۔جب ارمغان اس ڈرامے کا دی اینڈ کرتا۔۔ اور اس لڑکی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سب کی زندگیوں سے باہر پھینک دیتا۔۔۔

"ایسی فضولیات میں ارمغان گردیزی کبھی نہیں پڑ سکتا۔۔۔اور اس جیسی لڑکی کے لیے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کے لہجے میں غرور کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔اور رائمہ کے لیے تضحیک۔۔۔۔

جس پر مدیحہ کے چہرے پر ایک رونق آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ کچھ سوچتے موبائل اٹھائے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔ابھی اس کا ایک آخری داؤ باقی تھا۔۔۔

اسے کسی قیمت پر گوارہ نہیں تھا کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی رائمہ کاظمی پر ترس کھا کر واپس سے اسے اپنے سر پر سوار کر دے۔۔۔ارمغان گردیزی صرف اس کا تھا۔۔۔

PH#03477605346

اس سے ایسی لڑکیوں کو دور رکھنے کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔

"عینی تم کہہ رہی تھی تم نے اس دن رائمہ کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔ کیا تم کچھ جانتی ہو اس کے بارے میں۔۔۔ کانٹیکٹ ہو سکتا ہے اس سے۔۔۔؟"

Ph#03477605346

جب سے عینی رائمہ کی دوست بنی تھی۔۔۔ مدیحہ نے اسے اپنا خبری بنالیا تھا۔۔۔ وہ رائمہ کے حوالے سے ہر چھوٹی سے چھوٹی خبر اسے دیتی تھی۔۔۔ عینی کے بہت بار پوچھنے پر بھی رائمہ نے اسے اپنی فیملی کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں وہ رافع تھا۔۔۔اسے پہلے بھی ایک دوبار یونی میں دیکھ چکی ہوں میں۔۔۔۔"

عینی اسے تفصیل بتانے لگی تھی۔۔۔جو سنتے مدیحہ کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔

"کیا۔۔۔کہیں وہ رافع قربان تو نہیں تھا۔۔۔۔؟"

مدیحہ کو لگا تھا قسمت اس پر پوری طرح سے اس کے حق میں تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

PH#03477605346

رائمہ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی۔۔اس دن کے بعد سے ارمغان کی جانب سے اسے کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔رائمہ کی حسرت، حسرت ہی رہ گئی تھی۔۔۔ہما سے اس کی روز بات ہوتی تھی۔۔

اسے شاید ارمغان نے ہی اس کی خراب طبیعت کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔اسی لیے وہ روز صبح شام فون کر رہی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ اس سے بات کر کے لیٹی تھی۔۔۔ایک مہینے بعد فائنل پیپرز تھے اور اس سے ٹھیک سے پڑھا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔بخار نے بالکل نچوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

ارمغان گردیزی کیوں اچانک سے اسے اگنور کرنے لگ گیا تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

مگر اس شخص نے اس کے دل میں گھر کر لیا تھا۔۔۔وہ شروع دن سے اپنے گرد خول بنائے ہوئے تھی کہ وہ کسی بھی انسان کو اپنے تک رسائی حاصل نہ کرنے دے۔۔۔وہ اپنے بابا کو کھو چکی تھی۔۔۔اس لیے اب نہیں چاہتی تھی کہ اسے دوبارہ کسی سے ویسی ہی انسیت اور محبت ہو اور وہ اس انسان کے بغیر رہ نہ پائے۔۔۔

مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔۔۔وہ ان ڈارک گرے آنکھوں کے سحر میں خود کو کھونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔وہ

Ph#03477605346

پہلے دن سے ان میں ایسی کھوئی تھی کہ چاہ کر بھی چھٹکارا حاصل نہیں کرپائی تھی۔۔۔رہی سہی کسر اس شخص کے اچھے رویے نے پوری کر دی تھی۔۔

اب پھر اچانک سے اس کا بات نہ کرنا رائمہ کے دل کو بے چین کیے ہوئے تھا۔۔۔وہ یونی جانا چاہتی تھی کہ اس کی ایک جھلک ہی دیکھ لے۔۔۔مگر اس کی طبیعت ابھی پوری طرح سے سنبھلی ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ کل ہر حال میں یونی جانے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے ابھی سوئے تھوڑا سا وقت ہی گزرا تھا۔۔۔جب دروازے پر ہوتی آہٹ پر اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔اس کی نیند اب ایسی ہی ہو چکی تھی۔۔۔زرا سی آہٹ پر ٹوٹ جاتی تھی۔۔۔

وہ سونے سے پہلے نائٹ بلب آن کر کے سوئی تھی۔۔ مگر اب آنکھ کھلنے پر اسے ہر جانب گھپ اندھیرا چھایا نظر آیا تھا۔۔

رائمہ کو دل خوف کے مارے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔ کوئی کیز کے ساتھ اس کے دروازے کا لاک باہر سے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

رائمہ کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنے کمرے کے لاک کی ڈوپلیکیٹ چابی چھپا رکھی تھی۔۔۔پھر اس شخص کو کیسے ملی تھی۔۔۔ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔روشنی کی زرا سی رمک نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے موبائل نکالتے جلدی سے راشدہ بی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔لاک کھلنے کے بعد اب وہ شخص اس کے کمرے کی اندر سے چڑھائی چٹخنی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔باہر سے دروازے پر ضربیں لگائی جا رہی تھیں۔۔۔

رائمہ خوف سے لرز رہی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود پسینے سے نہا گیا تھا۔۔۔

آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا یہ سوچ کر ہی اس کی روح کانپ گئی تھی۔۔۔

"راشدہ خالہ پلیز کال پک کریں۔۔۔"

وہ نجانے کتنی بار کال کر چکی تھی مگر اس کی کال ہی پک نہیں کی جا رہی تھی۔۔۔اس نے باہر گیٹ پر موجود واچ مین جو راشدہ خالہ کا بیٹا تھا اسے کل ملائی تھی۔۔۔۔ مگر دو تین بیلز جانے کے بعد اس نے بھی کال پک نہیں کی تھی۔۔۔

Pr#03477605346

رائمہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔۔۔

جب سب سے آخر میں اس نے اپنی ماں کو کال ملائی تھی۔۔۔جو فوراً سے پک کرلی تھی۔۔۔

"ماما۔۔۔ماما پلیز جلدی سے میرے روم میں آجائیں۔۔۔وہ شخص۔۔۔وہ شخص میرے روم کے باہر ہے۔۔۔وہ کبھی بھی اندر۔۔۔۔"

رائمہ کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہو پائی تھی جب دوسری جانب سے قربان صاحب کا خباثت زدہ قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"ارے میری بلبل ڈر رہی ہے۔۔۔اپنے باپ سے کون ڈرتا ہے۔۔۔باپ ہی تو ہوں تمہارا۔۔۔چاہے سوتیلا ہی سہی۔۔۔۔تم سے بات کرنے کا دن کے وقت موقع ہی نہیں ملتا ہر وقت اپنے ارد گرد پہرے دار بیٹھائے رکھتی ہو۔۔۔تو سوچا ان سب کو نیند کی گولیاں کھلا کر سکون سے سلا دوں تاکہ تمہارے پاس آتے ہوئے مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔۔۔۔"

وہ شخص کمینگی سے بولتا اس کی بے بسی دیکھ پھر سے قہقہہ لگاتا اب کی بار دروازے پر زور دار ضرب لگا گیا تھا۔۔۔

رائمہ کے لبوں سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اپنی شال اٹھاتی واش میں بند ہو گئ تھی۔۔۔واش روم کا دروازہ اچھے سے لاک کرتے وہ دل ہی دل میں دعاؤں کا ورد کرتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔جس لڑکی کی اپنے گھر میں عزت محفوظ نہیں تھی۔۔ہر پل اسے اسی بات کو دھڑکا لگا رہتا تھا۔۔۔

وہ دنیا والوں کے سامنے کس دل سے ہنستی کھیلتی۔۔۔کیسے اپنا درد مسکراہٹ کے پیچھے چھپاتی۔۔

وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔۔

جب اسے خیال آیا تھا کہ اس کے پاس بھی تو ابھی ایک ایسا شخص تھا جو اس کی مدد کر سکتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے بہت بار ان ڈارک گرے آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔وہ شخص کیوں اس سے بات کرنے اور اس کے سامنے آنے سے احتیاط برت رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس لمحے اس کے پاس زیادہ سوچنے کا وقت بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے ارمغان گردیزی کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

جس نے ابھی تک اسے اپنا اقرار نہیں بخشا تھا۔۔۔مگر اسے پورا یقین تھا وہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔۔۔۔

رائمہ کو اب کمرے سے آہٹ کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔وہ اندر آچکا تھا۔۔۔

رائمہ نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے موبائل کو بہت مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا۔۔۔پہلی بار پر کال ریسیو نہیں کی گئی تھی۔۔۔اس کے دوبارہ نمبر ملایا تھا۔۔۔چہرا پوری طرح سے آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

دوسری بیل جا رہی تھی۔۔۔جب کال ریسو کر لی تھی۔۔۔اور اس کی نیند کے خمار میں ڈوبی آواز سپیکر پر گونجی رائمہ کی سانسیں بکھیر گئی تھی۔۔

اسے اس بات کا بھی خوف محسوس ہوا تھا کہ وہ کیا سوچے گا رات کے اس پہر وہ اسے کال کیوں کر رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ہوا بھی یہی تھا۔۔۔

ارمغان نے ٹائم دیکھا تھا۔۔۔ایک بج رہا تھا۔۔۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا۔۔۔اسے کے دماغ میں تب بھی یہی لڑکی تھی۔۔۔اور اب اسی کی کال آجانا وہ بھی اس وقت۔۔۔

ارمغان کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔۔۔

وہ جب بھی اس لڑکی کے بارے میں اپنے آپ کو کچھ اچھا سوچنے پر مجبور کرتا تھا وہ پھر کوئی ایسی حرکت کر جاتی تھی۔۔۔

"یہ کونسا وقت ہے کال کرنے کا۔۔۔تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

وہ خود کو اس کے سامنے خفگی کا اظہار کرنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر دوسری جانب سے اس کی سسکیاں سنتا وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

"مم میری مدد کریں میں مشکل میں ہوں۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

چاہتے ہوئے بھی وہ خود کو ان سسکیوں اور التجاؤں کے جواب میں پتھر نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

Pl#03477605346

"وہ ہمارے گھر چور آ گئے ہیں۔۔۔وہ میرے کمرے میں ہیں۔۔۔ میں واش روم میں چھپی ہوئی ہوں۔۔۔وہ کبھی بھی دروازہ توڑ کر اندر آسکتے ہیں۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

رائمہ روتے ہوئے اسے سارا سچ نہیں بتا پائی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی اس شخص کے سامنے اس کا بھرم قائم رہے۔۔۔

"واٹ۔۔۔؟؟؟تمہارے گھر والے سب قدر ہیں۔۔۔تم دروازہ اچھے سے لاک رکھو میں آرہا ہوں۔۔۔۔"

ارمغان فوراً گاڑی کی چابیاں اٹھاتا اسی حلیے میں اپنی جگہ سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

ساتھ ہی وہ اپنے دوست ایس پی سجاد کو میسج کرنے لگا تھا۔۔۔

جس کا فوراًر پلائے آتے ہی اس نے رائمہ کے گھر کا ایڈریس اسے فارورڈ کر دیا تھا۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔پلیز آپ مت آنا۔۔۔۔"

اس کے آنے کا سن کر رائمہ کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

اس کی اس بات پر ارمغان مشکوک ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔

Ph#03477605346

"پلیز فون بند مت کیجیے گا۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔میں بالکل تنہا ہوں۔۔۔۔"

واش روم کے دروازے پر ضربیں لگنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔وہ شخص آج کسی قیمت پر اسے چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

یہ آوازیں ارمغان تک بھی پہنچ رہی تھیں۔۔۔جو سنتے اس کی کنپٹی کی رگ باہر کو ابھر آئی تھی۔۔۔۔وہ تیزی سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

"میں نے پولیس کو انفارم کر دیا ہے وہ ابھی پہنچتی ہو گی۔۔۔میں بھی آرہا ہوں پریشان مت ہو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے اسے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ اس شخص کا تحفظ پا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ وہ اس سے کوسوں دور ہونے کے باوجود اسے اپنے ہونے کا احساس دلا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رات کے دوسرے پہر وہ اس کی ایک کال پر اپنی نیند خراب کرتا اس کے پاس آ رہا تھا۔۔۔

رائمہ کا دل اس لمحے پوری طرح اس شخص کا ہوا تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا ابھی واش روم کا دروازہ ٹوٹ جائے گا۔۔جب اسی لمحے باہر پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔جس کے ساتھ ہی دروازے پر لگتی ضربیں بند ہو گئی تھیں۔۔۔

کچھ لوگوں کے دیوار پھلانگ کر اندر آنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔

"رائمہ۔۔۔۔۔"

ارمغان نے اسے پکارا تھا۔۔۔

رائمہ بہتی آنکھوں کے ساتھ آنکھیں سختی سے میچتی اس کی پکار سن رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ۔۔۔۔"

اس نے پھر سے پکارا تھا۔۔۔اس کی پکار میں رائمہ کو تڑپ محسوس ہوئی تھی۔۔

"ہمہ۔۔۔"

اس نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ یا میں تمہارے پاس آؤں۔۔۔"

وہ شاید باہر پہنچ چکا تھا۔۔۔

"مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ اقرار کرنا چاہتی تھی مگر نہیں کر پائی تھی۔۔۔جب اس کی بات سنتے ہی دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

اس کی گاڑی پولیس والوں کی گاڑی کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔اس گھر کے مالک قربان صاحب گھر کی دروازے پر کھڑے پولیس والوں پر چلا رہے تھے۔۔۔

"کیسے محافظ ہیں آپ لوگ ایس پی صاحب۔۔۔کس کی اجازت سے آپ آدھی رات کو میرے گھر کی دیوار پھلانگ کر اندر آئے۔۔۔وہ بھی اتنی بھاری نفری کے ساتھ۔۔۔میں ایک بہت معزز انسان

Ph#03477605346

ہوں۔۔۔ آپ کی اس نازیبا اور غیر زمہ دار حرکت پر آپ کی وردیاں اتروا سکتا ہوں۔۔"

وہ شخص بری طرح بھڑک رہا تھا۔۔۔اس کا دھیان ارمغان کی جانب نہیں گیا تھا۔۔۔جو خاموشی سے بیٹھا وہ سب سن رہا تھا۔۔۔۔ ایس پی سجاد نے باقاعدہ اس سے معافی مانگتے معاملے کو سنبھالا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ نارمل ہوتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"تجھے اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔ بیٹھے بیٹھائے نے عزت کروا کر رکھ دیا۔۔۔ عجیب سنکی بندہ ہے۔۔۔غصے سے ایسے بھڑک رہا تھا۔ جیسے پتا نہیں کتنا بڑا گناہ ہو گیا ہم سے۔۔"

Ph#03477605346

سجاد پولیس والوں کو واپس بھیجتا ارمغان کے ساتھ اس کی گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔جو ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔۔۔

اس کی گاڑی کی لائٹس آف تھیں۔۔۔وہ گیٹ سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔۔۔

"کیا سچ میں وہاں کسی قسم کی واردات کے کوئی آثار نہیں ہیں۔۔۔"

ارمغان نے سیگریٹ سلگھاتے اس گھر کی بلڈنگ پر اپنی نگاہیں گاڑھے پوچھا تھا۔۔۔جہاں ایک کمرے کی لائٹ آن تھی۔۔ایک کھڑکی زرا سی کھلی ہونے کی وجہ سے وہاں سے آتی روشنی کے باعث وہ اندازہ لگا پایا تھا۔۔

Ph#03477605346

"ہاں پورے گھر کی تلاشی لی گئی ہے۔۔۔کوئی بھی غیر معمولی شے سامنے نہیں آئی۔۔۔"

ایس پی سجاد پورے یقین سے بولا تھا۔۔۔جس پر ارمغان کے تاثرات میں مزید کرختگی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا اجلتا سگریٹ مٹھی میں مسل دیا تھا۔۔اس نے یہ حرکت کیوں کی تھی ارمغان سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

کوئی اصل زندگی میں اتنی اچھی اداکاری کیسے کر سکتا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اسے بے وقوف بنایا تھا اور وہ بن بھی گیا تھا۔۔۔اب وہ یقیناً اپنے کمرے میں بیٹھی ہنس رہی ہو گی کہ اس نے ارمغان گردیزی کو

Ph#03477605346

اپنی انگلیوں پر نچا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔ارمغان کے اندر غصے اور طیش کے عالم میں جھکڑ چلنے لگے تھے۔۔

"تمہیں کس نے یہ خبر دی۔۔۔"

اس کی غضبناکی سے سرخ پڑتی آنکھیں دیکھ سجاد نے پوچھا تھا۔۔۔وہ یہاں ابھی بھی کیوں نہیں جارہا تھا۔۔اس کی پتھریلی نگاہیں گھر پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ایس پی سجاد کو اس معاملے کی بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

ارمغان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔سجاد اس کے مزاج سے واقف تھا۔۔۔اس لیے دوبارہ کچھ بھی پوچھے بغیر سیٹ کی

پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔وہ ارمغان کو اتنے غصے میں اکیلے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔

باقی کا پوراوقت ارمغان کی آنکھوں میں کاٹ گیا تھا۔۔۔

صبح فجر کے وقت وہ وہاں سے ہٹا تھا۔۔۔۔جبکہ دوسری جانب رائمہ کی پوری رات جاگتے گزری تھی۔۔۔وہ خوف کا شکار رہی تھی۔۔۔۔ لیکن قربان صاحب نے دوبارہ اس کے کمرے کا رخ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اس بات سے بالکل انجان رہی تھی کہ اس نے ارمغان گردیزی پر پوری طرح اعتبار کر کے اسے سارا سچ نہیں بتایا تھا۔۔۔اسے ڈر لگتا تھا کہ کہیں وہ اسے اس کی ماں کے حوالے سے موازنہ کرتے اسے

Ph#03477605346

بھی ان کے جیسا نہ سمجھیں۔۔۔وہ اپنی ماں کی طرح غاصب اور دھوکے باز نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنی ماں کے حوالے سے نہیں پہچانی جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص اس کی کہی بات کے جھوٹ ہونے کے باوجود اپنے دل کے کہے پر پوری رات اس کی حفاظت میں اس کے گھر کے باہر بیٹھا رہا تھا۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ شدید غصے کے باوجود وہاں سے کیوں نہیں جا پایا تھا۔۔۔ایک انجانی قوت تھی جو اسے روکے رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ نماز پڑھ کر اٹھی تھی جب اسے موبائل پر ارمغان کا میسج موصول ہوا تھا۔۔۔

دوپٹے کو نماز کے سٹائل میں لپیٹے وہ بیڈ پر بیٹھی میسج اوپن کر گئی تھی۔۔۔ مگر جو کچھ سامنے لکھا تھا وہ پڑھتے رائمہ نے بے اختیار اپنا دل تھام لیا تھا۔۔۔

ایک بار۔۔۔ دو بار۔۔۔ اس نے اس میسج کو کئی بار پڑھا تھا۔۔

اپنی آنکھوں کو جھپک جھپک کر پڑھتی وہ یقین کرنے سے انکاری تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس تاریک بھیانک رات کی صبح اتنی روشن اور چمکدار ہو گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی نے اسے شادی کے لیے پرپوز کیا تھا۔۔۔وہ آج رات اپنی کسی پارٹی میں اسے انوائیٹ کر رہا تھا۔۔۔جہاں وہ اس سے اپنے پرپوزل کا جواب چاہتا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتا کب کیسے تم نے میرے دل میں اپنی محبت کا احساس جگا دیا۔۔۔مجھے بس اتنا پتا ہے کہ میں اب تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا تمہیں میرا ساتھ قبول ہے۔۔۔مجھے جواب ہاں میں چاہیے۔۔۔آج تمہارے شایانے

Ph#03477605346

شان میں نے ایک پارٹی ارینج کی ہے۔۔۔مجھے امید ہے تم ضرور آؤ گی اپنے اقرار کے ساتھ۔۔۔مجھے تمہارا اقرار سب کے سامنے سننا ہے۔۔ تاکہ دنیا والوں تک ہماری محبت کی خوشبو پھیل سکے۔۔"

رائمہ کا دل ابھی تک یقین نہیں کر پایا تھا کہ یہ حقیقت ہے۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔وہ رات کی وجہ سے جس اذیت کا شکار تھی وہ سب ایک پل میں چھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"رائمہ بی بی آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔"

راشدہ بی بھاگتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔

انہیں اب ہوش آیا تھا۔۔۔اور رائمہ کی لاتعداد کالز دیکھ وہ اپنے ہولتے دل پر ہاتھ رکھتیں اس کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔

اسے اپنے کمرے میں کھڑے ہو کر مسکراتے دیکھ ان کی جان میں کچھ جان آئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

"جی راشدہ خالہ میں ٹھیک ہوں۔۔بلکہ بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔ آپ ٹھیک کہتی تھیں خالہ آپ بالکل ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔میری اور ارمغان گردیزی کی جوڑی بہت خوب جچے گی۔۔۔انہوں نے مجھے شادی کے لیے پرپوز کیا ہے۔۔۔آپ کو بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔۔۔"

رائمہ کا خوشی سے جگمگاتا چہرا دیکھ راشدہ بی نے بے اختیار دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر ان کا دل اس وقت انجانے خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔

انہیں لگ رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔

"رات کو کیا ہوا یہاں۔۔۔؟؟"

وہ اس کی خوشی چھیننا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ مگر انہیں اپنی اتنی گہری نیند سونا اور رائمہ کی آدھی رات کو کی جانے والی کالز خدشات میں دھکیل رہی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

ان کے سوال پر رائمہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔اور آنکھوں میں

ایک شناسائی اور تحفظ بھرا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اسی لمحے دروازے کے قریب سفید آنچل آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جسے وہ دونوں نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔

اس نے راشدہ بی کو رات کا سارا واقع کہہ سنایا تھا۔۔۔کہ کیسے

ارمغان گردیزی نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔اور اس کا سوتیلا باپ

کیسے اس کی عزت کو آن پہنچا تھا۔۔۔

یہ سب سنتے راشدہ بی کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"میری بچی میرا رب آگے بھی ایسے ہی تمہاری عزت کی حفاظت کرے۔۔۔اس کلموہی فریدہ نے ہمارے کھانے میں نیند کی گولیاں ملائی ہیں۔۔۔وہ کل رات کچھ کر تو رہی تھی مگر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی بری سازش رچی جا رہی ہے۔۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم نے وہ کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔"

راشدہ بی کا دل بے چین ہو اٹھا تھا۔۔۔کوئی اتنا گھٹیا اور بدکردار کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

اپنے ہی گھر میں پلتی بچی کی عزت پر نقب زنی کرے۔۔۔۔

Ph#03477605346

انہیں مسرت بیگم کی اپنی جوان بیٹی کے حوالے سے برتی جانے والی اس غفلت پر بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

"میری ایک بات مانیں گی۔۔۔ ارمغان صاحب کو اپنی ساری حقیقت بتادیں۔۔۔ وہ آپ پر اعتبار کر کے یہاں تک آگئے۔۔۔ یہ محبت کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے۔۔۔ اسے میں زرا سی بے اعتباری نہ آنے دیں۔۔۔۔"

راشدہ بی کی بات پر رائمہ کی رنگت خوف سے زرد پڑی تھی۔۔۔

"مجھے ڈر لگتا ہے خالہ۔۔۔ وہ مجھے میری ماں کی اصلیت کے ساتھ قبول نہیں کریں گے۔۔ میں انہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ خوفزدہ تھی۔۔۔

"یہ ایسی بات نہیں ہے جسے چھپایا جاسکے۔۔۔غلط طریقے سے یہ بات ان کے سامنے آئے اس سے بہتر ہے کہ آپ خود انہیں سب بتا دیں۔۔۔۔"

راشدہ بی کی سمجھانے پر رائمہ ایسا کرنے کے لیے تیار ہو گئ تھی۔۔۔

آج وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔

لیکن دل کو ایک انجانہ سا دھڑ کا لگا ہوا تھا۔۔۔

پورا دن اس نے کس بے چینی اور بے کلی میں گزارا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

سات بجے کے قریب ارمغان کا بھیجا گیا ڈرائیور اسے پک کرنے آ گیا تھا۔۔۔

قربان صاحب صبح ہی صبح کہیں نکل چکے تھے۔۔۔ ملازمہ کے مطابق مسرت بیگم کی طبیعت خراب تھی اس وجہ سے وہ پورا دن اپنے کمرے میں آرام کرتی رہی تھیں۔۔۔

رائمہ نے ایک بار سوچا تھا ان کے پاس جانے کو۔۔۔ مگر پھر ان کی جلی کٹی سن کر اپنے موڈ خراب نہ کرنے کے خیال سے وہ ان کے پاس نہیں گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے پنک کلر کا بہت ہی خوبصورت ڈریس زیب تن کیا تھا۔۔۔یہ

اس کے بابا نے اسے اس کی یونی میں ایڈمیشن لینے پر گفٹ کیا تھا۔۔۔

جسے اس نے بہت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔۔ آج اپنی خوشی کی

حساب سے اس نے وہی پہنا تھا۔۔۔

جو زیادہ قیمتی نہیں تھا۔۔۔ مگر رائمہ کے لیے اس کے بابا کا دیا آخری

تحفہ دنیا کے ہر خزانے سے زیادہ تھا۔۔۔

Ph#03477605346

گاڑی وینیو کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔

کھلے آسمان تلے برقی قمقموں اور پھولوں کے ساتھ بہت ہی

خوبصورت ارینجمنٹ کیا گیا تھا۔۔۔

اندر ارمغان کے سارے فرینڈز آ چکے تھے۔۔۔وہ تمام لوگ جن کے سامنے رائمہ کاظمی نے اس سے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔ آج وہ انہیں سب کے سامنے اس کے لبوں سے اپنے لیے محبت کا قرار سننا چاہتا تھا۔۔۔

اندر موجود تمام افراد میں سے ان کے قریبی لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ انہیں یہاں کو لیے بلایا گیا تھا۔۔۔اور اس پارٹی کا خاص مہمان کون تھا۔۔ جس کے لیے یہ پارٹی منعقد کی گئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی گاڑی جیسے ہی وہاں رکی ارمغان فوراً باہر آتا اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔

وہ واقعی انسانی مخلوق تھی۔۔۔یا آسمان سے اتری کوئی پری پیکر۔۔۔

Ph#03477605346

ہمیشہ سادہ سے ماسیوں جیسے حلیے میں رہنے والی اس لمحے پنک کلر کے انتہائی خوبصورت سے کامدار لباس میں ملبوس بالوں کو ماتھے پر سٹائل سے سیٹ کیے۔۔۔لبوں پر نیچرل لپسٹک لگائے وہ کانچ کی نازک سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔

ارمغان کی بے خود نگاہوں پر وہ پزل ہوئی تھی۔۔۔

مگر آج وہ خوفزدہ نہیں تھی۔۔۔اسے کسی کا خوف نہیں تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی کو دیکھ تحفظ بھرا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جو شخص اتنے دور بیٹھا اس کی حفاظت کر گیا تھا۔۔۔اس کے قریب ہوتے کوئی اس کی جانب میلی نگاہ بھی نہیں ڈال سکتا تھا۔۔۔اسے اس بات کا پورا یقین تھا۔۔۔

ارمغان نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔جسے جھجھکتے ہوئے وہ تھام گئی تھی۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کے کئی بار اس کی جانب دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر ان ڈارک گرے آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔دل کی کیفیت غیر ہونے لگتی تھی۔۔۔

اس کے مضبوط ہاتھ کے حصار میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھتے رائمہ کی آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔جسے پلکیں جھپکتے وہ اندر دھکیل گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی نیوی بلو پینٹ اور وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس اپنی وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477805346

اندر آکر وہ سب سے ملتی ایک جانب بیٹھے رافع کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔؟؟ بالکل پہچانی ہی نہیں جا رہی۔۔۔۔ چھوٹی سے گڑیا۔۔۔"

ہما محبت سے اس کا گال چومتے بولی تھی۔۔۔

"تم اپنے ارادوں پر اب بھی قائم ہو۔۔۔"

سیف نے نوٹ کیا تھا کہ ارمغان کی نظر ایک بار بھی رائمہ سے نہیں ہٹی تھی۔۔۔وہ بنا کسی کا لحاظ کیے یک ٹک اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جو دیکھ مدیحہ کے اندر ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی کہ یہ بہت کم وقت کے لیے تھا۔۔ بہت جلد یہ لڑکی اس کے اور ارمغان کے بیچ سے ہمیشہ کے لیے نکلنے والی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔پوری طرح۔۔۔"

ارمغان گردیزی کا لہجہ پر احساس سے عاری تھا۔۔ مگر اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

"ارمغان پلیز۔۔۔ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ وہ لڑکی تم سے سچی محبت کرنے لگ گئی ہے۔۔۔ تمہارے کسی عمل سے اس کا دل نہ ٹوٹ جائے۔۔۔ کیا وہ یہ سب سہہ پائے گی۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف کو ارمغان کی جانب دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ شاید خود بھی اس لمحے ایسا نہیں چاہتا۔۔۔

"اسے تکلیف دینے اور اس کی اکڑ ختم کرنے کے لیے ہی تو یہ کھیل کھیلا تھا میں نے۔۔اب کس بات کا احساس کروں۔۔۔اس نے احساس کیا تھا بھرے مجمعے میں مجھ پر کیچڑ اچھالتے۔۔۔ہما کو تکلیف میں تڑپتا چھوڑ کر جاتے ہوئے۔۔۔کل رات کو طرح اس نے مجھے بے وقوف بنایا۔۔۔تم چاہتے ہو میں سب بھول جاؤں۔۔۔اور اسے اپنے سینے سے لگا لوں۔۔۔"

ارمغان زہر خند لہجے میں بولتا سیف کو خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی نگاہیں اب بھی رائمہ سے نہیں ہٹی تھیں۔۔۔ نجانے کیوں آج اسے دیکھنے سے دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔۔۔۔

"رائمہ آؤ تمہیں اپنے فیانسی سے ملواتی ہوں۔۔"

ہما رائمہ کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامے وہ اسے ایک جانب بیٹھے رافع کی جانب لے گئی تھی۔۔۔

"اس سے ملو میری پھوپو کا بیٹا اور میرا فیانسی رافع۔۔۔۔۔"

ہما نے اسے لا کر ایک دم سے رافع کے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔۔۔

PH#03477605346

جبکہ رائمہ کو اپنا وجود پتھر کا ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔جس کی آنکھوں کا رنگ اسے خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"رائمہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

ہما اسے بت بنا دیکھ اس کا کندھا تھپتھپا گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بولے گی۔۔۔اس کے پاس بولنے کو کچھ ہے جو یہ بولے گی۔۔۔"

رائمہ کے بجائے رافع نے جواب دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جس پر ہما کے ساتھ ساتھ وہاں کھڑے باقی لوگوں نے بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سیف اور ارمغان بھی قریب آئے تھے۔۔۔

جو دیکھتے مدیحہ کا چہرا خوشی سے جگمگانے لگا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

ہما نے سوالیہ نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

باقی سب بھی الجھی نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔رافع اور رائمہ ایک دوسرے کو پہلے سے کیسے جانتے تھے۔۔۔

ارمغان نے رائمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو کی زرد پڑتی رنگت کوئی نئ کہانی بتا رہی تھی۔۔۔

"یہ اسی بدکردار عورت کی بدکردار بیٹی ہے جس نے ہمارا گھر برباد کیا۔۔یہ لالچی عورتیں پیسوں کے لالچ میں امیر مردوں کو پھنساتی ہیں۔۔۔شوہر کے ہوتے ہوئے بھی اس کی ماں نے میرے باپ سے عشق لڑایا۔۔۔میری ماں کو طلاق دلوا کر ہمارا ہنستا بستا گھر اں ہ اجاڑ دیا۔۔۔اور اس لڑکی نے جو چہرے پر ہر وقت معصومیت سجائے پھرتی ہے۔۔۔اس نے مجھ پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔ان کو پتا چل چکا تھا کہ میرے باپ کی سوری دولت میں آدھا

Ph#03477505346

حصہ میری ماں کا ہے۔۔۔اسے ہتھیانے کی خاطر اس کی ماں نے اسے میرے پیچھے لگا دیا۔۔۔"

رافع آنکھوں میں نفرت بھرے بول رہا تھا۔۔۔جبکہ رائمہ خود پر لگائے جانے والے اس کے اتنے بڑے الزام پر اپنی جگہ شاک ہوئی تھی۔۔۔

"نن نہیں یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔"

سب لوگ اپنی جگہ ششدر کھڑے رافع کے الفاظ سن رہے تھے۔۔۔وہ سب اسے بچپن سے جانتے تھے رافع سلجھا ہوا بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اتنی بڑی بات ایسے نہیں بول سکتا تھا۔۔۔

سب کی نفرت اور حقارت آمیز نگاہیں رائمہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔ مم میں۔۔۔"

رائمہ سب کو چھوڑتی ارمغان کے قریب گئی تھی۔۔

"کیا واقعی تمہاری ماں ہی وہ عورت ہے جس نے حمیرا پھوپھو کو طلاق دلوا کر راتوں رات گھر سے نکلوا کر قربان انکل سے نکاح کیا۔۔۔۔"

ہما اس کی کلائی اپنی سخت گرفت میں جکڑتے اس کا رخ اپنی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔"

ارمغان کی آنکھوں میں نفرت کے رنگ دیکھ وہ ہما کی بات کا جواب دیئے بغیر واپس ارمغان کی جانب مڑی تھی۔۔۔

"میں نے صرف آپ سے محبت کی ہے۔۔"

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اسے ایک بار پھر سب کچھ اپنے ہاتھوں سے پھسلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"میری بات کا جواب دو رائمہ۔۔۔۔"

ہما اس کے لبوں سے سنا چاہتی تھی۔۔۔۔اس کے اندر پچھتاوا اترنے لگا تھا کہ سب کے منع کرنے کے باوجود اس نے اس لڑکی کو اپنے درمیان گھسایا تھا۔۔۔وہ واقعی ویسی نہیں تھی جیسی دکھتی تھی۔۔۔

"ہاں میری ماں نے ہی کیا ہے وہ سب۔۔۔ مگر میں اس کی قصوروار نہیں ہوں۔۔۔"

رائمہ اپنے اندر بھرتی تکلیف اور خوف سے گھبرا کر دبی آواز میں چلا اٹھی تھی۔۔۔

"تم ویسی نہیں ہو جیسی رافع بول رہا ہے۔۔۔ تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو ہے۔۔۔ رائٹ؟؟؟"

ارمغان کی آنکھیں اور چہرا بالکل بے تاثر تھے۔۔۔ رائمہ کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔

اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"اچھا مذاق کر لیتی ہو۔۔۔ایک مہینہ نہیں ہوا تمہیں میری زندگی میں آئے اور محبت کر بیٹھی تم مجھ سے۔۔۔۔ایک منٹ میں تو وہی بدکردار اور گھٹیا انسان تھا نا جس پر ان سب لوگوں کے سامنے الزام لگایا تھا تم نے۔۔۔اب ایک دم تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی۔۔۔رافع بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔اپنی ماں سے سیکھا ہے یہ سب۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی اپنے ہونٹوں سے زہر اگلتا رائمہ کاظمی کو لہولہان کر گیا تھا۔۔۔

"آپ نے صبح کہا آپ محبت کرتے مجھ سے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کی رنگت ایک دم سے سفید پڑ چکی تھی۔۔۔اسے ارد گرد کھڑے کسی شخص کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اس پر کیا کیا الزامات لگائے جا رہے تھے۔۔۔اسے اس سے بھی فرق نہیں پڑ نا تھا۔۔۔ بس اگر ایک بار وہ شخص کہہ دیتا کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

"ہاں تمہیں یہاں بلا کر تمہیں تمہاری اوقات بتانی تھی اس لیے جھوٹ کہا تھا۔۔۔تمہاری اکڑ ختم کرنی تھی جو اس دن میرے سامنے دکھائی تھی تم نے۔"

وہ سنگدل اور بے رحم شخص اس کے نازک دل کو چکنا چور کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو سامنے کا منظر دھندلا گئے تھے۔۔۔۔

"تم نے میرے ساتھ محبت کا ناٹک کیا ارمغان گردیزی۔۔۔ تم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔ تمہیں زرا سا خوف نہیں آیا۔۔۔ میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ آگے ہوتی اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ہما اور مدیحہ آگے بڑھتیں اسے بالوں سے پکڑ کر ارمغان سے دور کھینچ گئی تھیں۔۔۔

ہمانے ایک زور دار تمانچہ رائمہ کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔جس کا وار نہ سہتے وہ پہلے سے ٹوٹی بکھری لڑکی نیچے جا گری تھی۔۔۔۔اس کا چہرا فرش سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔ارمغان نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

اس وقت کوئی بھی اسے سنبھالنے آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔سب کو ہی رافع کی باتوں کے بعد اس سے سخت کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔۔

"تمہیں دل سے اپنا دوست مانا۔۔۔۔اپنے قریبی رشتوں کو چھوڑ کر تمہاری بات پر یقین کیا۔۔۔کتنی گھٹیا نکلی تم۔۔۔"

Ph#03477605346

ہمانے اپنی پھوپھو کی اذیت دیکھی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کی گردن دبا دیتی۔۔۔۔جس کے ظاہر اور باطن میں اتنا تضاد تھا۔۔۔۔

بری طرح سے نیچے گرنے کے باعث رائمہ کے ماتھے اور ہونٹ پر زخم آیا تھا۔۔۔

وہ نیچے سے اٹھی تھی۔۔۔اس کے سر سے دوپٹہ اتر چکا تھا۔۔۔مگر اس سے اسے ہوش ہی کہاں تھا۔۔۔

اس کو اس شخص نے آسمان پر بیٹھا کر اب اتنی ہی بے دردی کے ساتھ زمین پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

PH#03477605346

"تم اچھے سے جانتے ہو تم مجھ پر جھوٹا بہتان لگا رہے ہو۔۔ میں کبھی تمہارے قریب نہیں گئی نہ کبھی کسی قسم کا تعلق بنانے کی کوشش کی۔۔۔ تم نے مجھے ہراساں کیا۔۔۔ میری ماں کی غلطی کی سزا مجھے دینے کی دھمکی دی۔۔۔ میں اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہوں گی اور نہ ہی یہاں کوئی مجھ پر یقین کرے گا۔۔۔ میں بس اتنا کہوں گی رافع قربان میں اپنا معاملہ اپنے رب پر چھوڑتی ہو۔۔۔ میرا رب میرے صبر کا حساب لے گا تم سے۔۔۔۔"

رائمہ کے ماتھے سے بہتی خون کی بوندیں اس کے چہرے پر بہہ نکلی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اب ارمغان کی جانب پلٹتی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

"میری زندگی پہلے بھی آسان نہیں تھی ارمغان گردیزی۔۔۔ پر تم نے تو مجھے جینے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔ میری اکڑ ختم کرنا چاہتے تھے تم۔۔۔ میری اوقات بتانا چاہتے تھے تم ان سب لوگوں کے سامنے۔۔۔ تو مبارک ہو تم کامیاب ہو چکے ہو۔۔۔ مجھ سے تم نے میری ذات کا غرور چھین لیا ہے۔۔۔ وہ میری اکڑ نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف خود کو ایسے ہی کسی دھوکے سے دور رکھنے کا خوف تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے میں کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔ تم

نے اسے میری اکڑ مانا اور میرے پاس بچی واحد شے میری عزت نفس بھی مجروح کر دی۔۔۔ تم اپنے اس مقصد میں بھی کامیاب رہے۔۔۔ میں اب دوبارہ ان لوگوں کے سامنے نگاہیں اٹھانے کے قابل نہیں رہی۔۔۔ میری ذات کا تماشا بنانے کے لیے بہت اچھا انتظام کیا تم نے۔۔۔

Ph#03477605346

تم نے میرا دل توڑا ہے۔۔۔ جس کا درد برداشت سے باہر ہے۔۔۔

تم نے کہا میں جھوٹ بول رہی ہوں مجھے تم سے محبت نہیں ہوئی۔۔ ایک مہینے میں کونسی محبت ہوتی ہے۔۔

اس سے میری آخری آس بھی دم توڑ گئی تمہیں واقعی مجھ سے محبت نہیں ہو سکی۔۔۔اگر محبت ہوتی تو تمہیں علم ہوتا کہ محبت کے لیے سالوں نہیں چاہیے ہوتے۔۔۔یہ ایک لمحے میں بھی ہو جاتی ہے۔۔ کیونکہ مجھے تم سے اسی لمحے محبت ہو گئی تھی جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اسی خوف کی وجہ سے سے تم سے دور رہتی تھی کہ کہیں میری ذات کا بچا کچا غرور نہ چھن جائے۔۔جسے تم میری اکڑ سمجھ بیٹھے۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے اپنی بات کہتے سسکی بھری تھی۔۔۔اپنے چہرے پر اکٹھے ہوتے آنسو اور خون کی بوندوں کو بے دردی سے صاف کیا تھا۔۔۔

"تمہیں کوئی بد دعا نہیں دوں گی۔۔۔اپنی زندگی میں خوش رہو۔۔۔

تمہیں یہ غم کبھی نہ ملے جو تم نے میری قسمت میں لکھ دیا۔ہے۔۔۔

بس اتنا کہوں گی دوبارہ میرے راستے میں مت آنا ارمغان

گردیزی۔۔۔ورنہ میری نفرت سہہ نہیں پاؤ گے۔۔۔دوبارہ کبھی

میرے سامنے مت آنا جینے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔"

رائمہ اپنی بات کہتے بھیگتی آنکھوں سے ان ڈارک گرے آنکھوں

میں آخری بار دیکھتے واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔

واپسی کے راستے پر چلتی وہ کئی بار لڑکھڑائی تھی۔۔

مگر پھر خود کو ہی سہارا دیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

Ph#03477605346

وہاں کھڑے سب لوگ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائے تھے۔۔۔ مدیحہ جو سب سے زیادہ خوش تھی۔۔۔

اس لمحے رائمہ کی جانب دیکھتے اسے ایکدم سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔

"ہما۔۔۔۔"

ہما کا پورا وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھتے رافع نے بھاگ کر قریب آتے اسے تھاما تھا۔۔۔باقی سب بھی اس کے قریب ہوئے تھے۔۔

جبکہ ارمغان اپنی جگہ پتھر بنا کھڑا رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رافع ہما کو اٹھائے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"ارمغان۔۔۔۔"

سیف خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں جو کچھ بھی ہوا تھا وہ ٹھیک تھا یا غلط۔۔۔

سیف کو ارمغان کی صورت دیکھ خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں وحشت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

آج سے پہلے ہما کی زرا سی تکلیف پر وہ سب سے پہلے بھاگ کر اس تک پہنچتا تھا۔۔ مگر آج اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رجب بھی اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ان دونوں کو ارمغان کی یہ کیفیت نارمل بالکل نہیں لگی تھی۔۔۔

ارمغان بنا انہیں کوئی جواب دیئے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے کیا ہوا تھا۔۔۔سینے کے بائیں جانب یہ کیسا درد اٹھ رہا تھا۔۔۔۔

اپنا بدلہ پورا کر لینے کے بعد خوشی کیوں نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ہر طرف تاریکی کیوں پھیل رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"قربان آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ اپنے سے بھی بڑی عمر کے شخص کے ساتھ میری بیٹی کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟"

مسرت بیگم شوہر کی بات سنتے ہی بھڑک اٹھی تھیں۔۔۔جبکہ ان کی بات پر قربان صاحب نے طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہاری بیٹی۔۔۔۔ہاہاہا۔۔شرم نہیں آتی یہ بولتے ہوئے۔۔ بیٹیوں کی مائیں تم جیسی ہوتی ہیں۔۔۔۔؟"

Ph#03477605346

قربان صاحب کی بات پر مسرت بیگم اپنی جگہ ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟؟"

مسرت بیگم کو آج پہلی بار اپنے شوہر کا انداز عجیب سا لگا تھا۔۔۔

"مطلب وطلب چھوڑو جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔ اپنی بیٹی کو تیار کرو۔۔۔ ڈاکٹر وقار حسن سے نکاح ہو گا اس کا۔۔۔ جس کے بعد میرا سارا قرض معاف کر دے گا وہ۔۔۔ میں بھی کھل کر جی سکوں گا۔۔۔ ویسے بھی اس کو یہاں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا مجھے۔۔۔ رات کو بھی پولیس بلوالیا تھی اس نے۔۔۔"

Ph#03477605346

آخری جملے قربان صاحب نے بہت آہستہ سے ادا کیے تھے۔۔۔ مگر مسرت بیگم رائمہ اور راشدہ بی کی باتیں سن چکی تھیں۔۔اس لیے انہیں سمجھنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

"تم کل رات رائمہ کے کمرے میں گئے تھے قربان۔۔۔۔۔؟؟"

اس خبیث انسان کو اتنی ڈھیٹائی سے اپنے جرم کا اقرار کرتے دیکھ مسرت بیگم کے اندر شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔

"ہاہاہاہاہا صرف کل رات نہیں۔۔۔ تمہاری بیٹی کی ہر رات میرے خوف سے سہمتے ہوئے گزری ہے۔۔۔ اور تم جو اسے اپنی ماں کہہ رہی ہو۔۔۔ بے خبر سوتی رہی۔۔۔ ویسے فریدہ نے بتایا مجھے کہ وہ

Ph#03477605346

بچاری تمہیں یقین دلانے کی کوشش کرتی رہی مگر تم نے اپنی بیٹی کے بجائے مجھ پر بھروسہ رکھا۔۔۔ تمہاری بیٹی کسی معاملے میں تم پر نہیں گئی۔۔۔اتنی اوباش ماں کی اتنی شریف اور پاکباز بیٹی۔۔۔ معاملہ کچھ ہضم نہیں ہوا۔۔ آج تک تمہیں جس بھی مہمان کے سامنے لے کر گیا تم اپنے وجود کی نمائش کرتی آئی۔۔ مگر تُمہاری بیٹی تو تم سے بالکل ہی الگ ہے۔۔۔

اسے نہ تو دولت کی ہوس ہے اور نہ ہی اپنے حسن کو سراہے جانے کی خواہش ہے اس کے اندر۔۔۔"

Ph#03477605346

قربان جیسے عیاش انسان کے منہ سے یہ بات سنتے مسرت بیگم کا چہرا دھواں دھواں ہو چکا تھا۔۔۔

وہ کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھیں۔۔۔ان کو لگا تھا جیسے ان کا پورا وجود بھر بھری ریت میں دھنسا چلا گیا ہو۔۔۔

جس شخص کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔اپنی آخرت خراب کر دی تھی اس سے کیا مل رہا تھا۔۔۔وہی شخص ان کا بھیانک چہرا ان کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔

وہ ان کے بے خبری میں ان کی بیٹی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔۔۔اور انہوں نے رائمہ کے اتنی بار یقین دلانے کے

Ph#03477605346

باوجود اس کی ایک نہیں سنی تھی۔۔اگر وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو جاتا تو وہ کیا کرتیں۔۔۔

یہ سوچ ان کا کے سینے میں نوکیلا خنجر پیوست کر گئی تھی۔۔۔

"میں رائمہ کا نکاح اس ہوس پرست بڈھے سے نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اپنے قرضے خود چکاؤ۔۔۔میری بیٹی نے آج تک تمہاری کمائی سے کچھ نہیں کھایا۔۔وہ اب تک اپنے باپ کے بیچے مکان کے پیسوں سے ہی اپنی ضروریات پوری کر رہی ہے۔۔۔تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

مسرت بیگم اپنی ممتا کے آگے شرمندگی سے چور تھیں۔۔۔ آج صبح رائمہ کے کمرے کے باہر اس کی باتیں سن کر ہی ان کو اپنے بہت سارے گناہوں اور رائمہ کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کا احساس ہو چکا تھا۔۔۔ مگر انہیں پھر بھی اس گھٹیا انسان سے امید تھی کہ کیا پتا وہ واقعی اتنا برا نہ ہو۔۔۔ رائمہ کو غلطی فہمی ہوئی ہو۔۔۔ مگر وہ اب کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

اس مقام پر تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

Ph#03477605346

"تجھے لگتا ہے میں اب تیرا اعتراض مانوں گا۔۔۔ جا اور منا اپنی بیٹی کو۔۔۔ ورنہ تمہاری بیٹی کو ایسی جگہ بیچوں گا کہ اس کی ساری پارسائی مٹی میں مل جائے گی۔۔۔"

قربان صاحب کے انداز میں کسی قسم کی مہلت نہیں تھی۔۔۔

مسرت بیگم کا جبڑا اپنی مٹھی میں دبوچے وہ انہیں پیچھے کی جانب دھکیل گئے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

"میں کال کرنے لگا ہوں وقار کو۔۔۔ وہ قاضی اور گواہوں کو لے کر جلد ہی پہنچ جائے گا۔۔۔ میرا ارادہ یہ نکاح کل کرنے کو تھا۔۔۔ مگر اب یہ نکاح آج ہی ہو گا۔۔۔ تمہاری یہ جو اچانک ممتا جاگ گئی ہے

اس سے مار کر واپس پہلی والی بن جاؤ۔۔۔ دونوں میاں بیوی مل کر عیاشی کریں گے۔۔۔ پوری زندگی سکھی ہو جائے گی۔۔۔"

"میں کال کرنے لگا ہوں وقار کو۔۔ وہ قاضی اور گواہوں کو لے کر جلد ہی پہنچ جائے گا۔۔۔ میرا ارادہ یہ نکاح کل کرنے کو تھا۔۔۔ مگر اب یہ نکاح آج ہی ہو گا۔۔۔ تمہاری یہ جو اچانک ممتا جاگ گئی ہے اس سے مار کر واپس پہلی والی بن جاؤ۔۔۔ دونوں میاں بیوی مل کر عیاشی کریں گے۔۔۔ پوری زندگی سکھی ہو جائے گی۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ مسرت بیگم کے بالوں سے پکڑ کر انہیں اس کام کے لیے راضی کرتے کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔

جبکہ مسرت بیگم کتنے ہی لمحے وہاں بیٹھی یہی سوچتی رہی تھیں کہ وہ کس منہ سے اپنی بیٹی کے سامنے جائیں گی۔۔۔انہیں اس لمحے شدت سے اپنے اندر کی بدصورتی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ ماں کہلانے کے لائق نہیں تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Ph#03477605346

رائمہ جب سے آئی تھی وہ خود کو کمرے میں لاک کیے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔وہ درد ناک لمحے یاد کرتے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنا سب کچھ سہنے کے بعد وہ زندہ کیسے تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ دنیا والوں کو اس پر رحم نہیں آیا تھا۔۔

اس پر ابھی مزید اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے تھے۔۔۔

ارمغان گردیزی نے اس کی آنکھوں میں ایک تحفظ اور عزت بھری زندگی کے خواب سجا کے انہیں بہت ہی بے دردی کے ساتھ نوچ لیا تھا۔۔۔وہ اسے کیسے بتاتی اسے اور کسی شے کی بھوک نہیں تھی۔۔۔اسے صرف عزت بھری چار دیواری چاہیے تھی۔۔۔ایک

Ph#03477505346

ایسا انسان چاہئے تھا جو اس کا ویسا ہی خیال رکھ سکے۔۔۔وہی تحفظ دے سکے جیسا اس کے بابا کے ہوتے ہوئے تھا۔۔۔

اسے یہ سب کچھ اس ایک انسان میں ملا تھا۔۔۔مگر یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی۔۔۔

رافع نے تو اسے کہا تھا کہ وہ اسے سزا دے گا۔۔۔اس نے اپنا کہا پورا کیا تھا۔۔۔

مگر ارمغان گردیزی تو دنیا کا سب سے بڑا اسفاک نکلا تھا۔۔۔اس نے تو ایسی موت مارا تھا کہ وہ سسک بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس شخص سے اتنی نفرت محسوس کر رہی تھی کہ اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ ڈارک گرے آنکھیں پھر سے اس کے سامنے آن ٹھہرتی تھیں۔۔۔

جیسے اپنی فتح پر بہت خوش ہوں۔۔۔ اسے توڑ کر اس کا تماشا بنا کر اپنی

جیت کا جشن منا رہی ہوں۔۔۔

وہ ایسے ہی نڈھال سی بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ اس نے اپنے چہرے سے ابھی تک خون کے نشانات بھی صاف نہیں کیے تھے۔۔۔ جو خود ہی تھم چکے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

راشدہ بی تو اپنے بیٹے کے ساتھ ایک ہفتے کی چھٹی لے کر گاؤں چلی گئی تھیں۔۔۔ان کے گاؤں میں اچانک سے کوئی ایمر جنسی ہو گئی تھی۔۔۔ان کے علاوہ اس کے کمرے میں اور کوئی نہیں آتا تھا۔۔۔

رائمہ کا دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔اس کے کمرے کا لاک بھی ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

ڈوپلیکیٹ کی سے آرام سے کوئی بھی اندر آسکتا تھا۔۔۔۔رائمہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"کون ہے۔۔۔۔؟؟"

دوبارہ دستک ہونے پر اس نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ میں ہوں ما۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو جلدی۔۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو یہ لفظ کہنے کے قابل بھی نہیں سمجھی تھیں۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

رائمہ کا خوف ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔اسے اپنی ماں کے ہوتے ہوئے بھی کسی قسم کا تحفظ محسوس نہیں ہوتا تھا۔۔۔

جو بات اس کی پکار میں محسوس کرتے ان کا دل چاہا تھا وہ اپنے ہاتھوں خود کو موت دے دیں۔۔۔

ان کے دوبارہ کہنے پر رائمہ نے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں میری بچی۔۔۔؟؟؟ تم۔۔ تم پر کسی نے ہاتھ اٹھایا ہے کیا۔۔۔"

اس کا چہرا دیکھتے مسرت بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔

"پہلی بار کسی نے نہیں اٹھایا۔۔۔ عادی ہوں دنیا والوں کے تمانچے سہنے کی۔۔۔ آپ بتائیں کیوں آئی ہیں۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

ان کے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتے وہ عام سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ کسی قسم کا طنز یا خفگی نہیں تھی اس کے انداز میں۔۔۔۔ جو بات مسرت بیگم کے لیے مزید تکلیف کا باعث بنی تھی۔۔۔۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے رائمہ تمہیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔ قربان تمہارا نکاح وقار سے کروانا چاہتا ہے۔۔ میں نے اسے روکنے کی کوشش کی پر وہ نہیں سن رہا۔۔۔ باہر کسی بھی وقت وہ لوگ آسکتے ہیں۔۔۔ تمہارے بچنے کا ایک ہی حل ہے کہ یہاں سے بھاگ جاؤ۔۔۔"

Ph#03477605346

مسرت بیگم بول رہی تھیں۔۔۔ جب رائمہ اذیت سے چور مسکرا دی تھی۔۔

"کہاں جاؤں گی بھاگ کر۔۔۔باہر تاک لگائے بیٹھے بھیڑیے مجھے پھولوں کے ہار تو نہیں پہنائیں گے۔۔۔اس سے بہتر ہے میں یہ نکاح کرلوں۔۔۔"

رائمہ ہار چکی تھی بھاگ کر۔۔۔اپنے لیے لڑ لڑ کر۔۔۔

اس باہمت لڑکی کی آج اس ایک شخص نے ہمت توڑ دی تھی۔۔۔وہ خود سے بھی خفا ہو چکی تھی۔۔۔وہ ہار مان رہی تھی۔۔۔

وہ اتنی بے حس ہو چکی تھی کہ اسے پرواہ ہی نہیں رہی تھی کہ اس کے باپ سے بھی بڑی عمر کے شخص سے اس کا نکاح طے کر دیا گیا تھا۔۔۔

"رائمہ میری جان مجھے معاف کر دو۔۔۔ تمہاری ماں بہت بری ہے۔۔۔ میں تو ماں کہلانے لائق بھی نہیں ہوں۔۔ پلیز خدا کے لیے یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔ وقار بھیڑیوں سے بھی بدتر ہے۔۔۔"

مسرت بیگم اسے سمجھاتے ہوئے آخر میں اس کے پیروں پر آن گری تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"کہاں جاؤں گی میں۔۔۔؟؟؟"

یہ بات کرتے رائمہ کی آواز آنسوؤں میں بھیگ گئی تھی۔۔۔

"اس میں میری دوست شہلا کا ایڈریس ہے۔۔۔ تم اس کے گھر چلی جاؤ۔۔۔ جب حالات بہتر ہوئے تو میں رابطہ کروں گی تم سے۔۔۔۔"

مسرت بیگم نے اسے جاتے دیکھ اسے گلے لگا کر اس کا ماتھا چومنا چاہا تھا۔۔۔ نجانے دوبارہ اس کی صورت دیکھنے کی مہلت مل پاتی یا نہیں۔۔ مگر رائمہ نے وہاں سے نکلتے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی ماں اس کے ہر بربادی کی زمہ دار تھی۔۔۔اس کے بابا کو اس سے چھیننے کا باعث تھی۔۔۔اور اب اس شخص کو بھی اس سے چھین لیا تھا جس کو اس کے دل نے شدت سے چاہا تھا۔۔۔

گھر سے نکل کر اندھیروں میں گم ہوتے وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

کتوں کے بھونکنے کی آوازیں اور سنسان پڑے راستے اس کا دل ہولا رہے تھے۔۔۔

بہت آگے آکر اسے رکشہ ملا تھا۔۔۔اس نے بس اسٹیشن جانے کا کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

پورا راستہ رکشہ والا اسے عجیب نگاہوں سے دیکھتا آیا تھا۔۔۔اس نے خود کو سیاہ شال میں پوری طرح سے چھپا رکھا تھا۔۔۔بس اسٹیشن پر پہنچتے اسے پتا چلا تھا کہ اس کی مطلوبہ بس دس منٹ پہلے نکل چکی ہے۔۔۔اب اگلی بس کے لیے اسے ایک گھنٹہ انتظار کرنا ہو گا۔۔۔

رات کی تاریکی میں وہاں اکا دکا لوگ موجود تھے۔۔۔جو آہستہ آہستہ وہاں سے ہٹ رہے تھے۔۔۔

رائمہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اب۔۔۔وہ ایک بھینچ پر بیٹھی تھی۔۔۔جب کچھ فاصلے پر چند اوباش اور نشئی قسم کے لڑکی آن

Ph#03477605346

بیٹھے تھے۔۔۔جو آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگے تھے۔۔۔رائمہ گھبراکر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

اس کی ساری چیزیں نیچے جا گری تھیں۔۔۔

"کہاں جارہی ہو ادھر آؤ ہمارے پاس۔۔۔"

اسے اٹھ کر دور جاتا دیکھ وہ لوگ بھی اس کے پیچھے آنے لگے تھے۔۔۔جو دیکھتے رائمہ بھاگ پڑی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں جارہی ہے۔۔۔جب اندھیرے میں اندازہ نہ کرپاتے میں روڈ پر آجانے کی وجہ سے وہ پیچھے سے آتی گاڑی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جس سے ہوتے ٹکراؤ کے نتیجے میں روڈ پر جا گری تھی۔۔۔اس نے اپنے حواس قائم رکھنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ناکام رہی تھی۔۔۔

آنکھیں موندتے اس نے کسی کو اپنے قریب آتے دیکھا تھا۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس کے سارے منظر اندھیروں میں ڈوب گئے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

جب کہا تھا محبت گناہ تو نہیں

پھر گناہ کے برابر سزا کیوں ملے

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

جان لے کر کہو گے کہ جیتے رہو

پیار جب جب زمیں پہ اتارا گیا

زندگی تجھ کو صدقے میں وارا گیا

پیار زندہ رہا مقتلوں میں مگر

پیار جس نے کیا ہے وہ مارا گیا

حد یہی ہے تو حد سے گزر جائیں گے

عشق چاہے گا چپ چاپ مر جائیں گے

یہ محبت میں نکلی ہوئی فال ہے

Ph#03477605346

عشق تولال ہے عشق تولال ہے

دل کی رگ رگ سے ٹپکا ہوا ہے لہو

جابجاجُو بجو جابجاجُو بجو

چال دیکھو تو مستی بھری چال ہے

حال دیکھو تو حال بس بے حال ہے

عشق تولال ہے عشق تولال ہے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے مگر پھر بھی ایسا لگ رہا ہے دل پر کوئی بوجھ سا آن پڑا ہے۔۔۔ جیسے ہم نے بہت برا کر دیا ہو"

Ph#03477605346

وہ لوگ ایک ساتھ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جب سیف بولا تھا۔۔۔

ارمغان اسی لمحے دروازے پر آن رکا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ایسا ہی فیل ہوتا ہے۔۔۔ ارمغان بھی تو پوری طرح سے بدل گیا ہے۔۔۔ پہلے والا تو رہا ہی نہیں ہے۔۔۔ ہر وقت اس کی آنکھوں میں عجیب سی بے چینی اور اضطراب چھایا رہتا ہے۔۔۔ مجھے ایسے لگتا ہے جیسے وہ محبت کا دکھاوا سچ میں اسے اس مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔۔۔ وہ تو کسی کی رتی برابر پرواہ نہ لینے والا۔۔۔ بے فکری

Ph#03477605346

سے زندگی گزارتا تھا۔۔اب اچانک سے اس کا اتنا سنجیدہ اور کھویا کھویا انداز بہت تکلیف دے رہا ہے۔۔۔"

رجب بھی فکر مند لہجے میں بول رہا تھا جبکہ ان کی باتوں پر مدیحہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا یہ لڑکی چلی جائے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔مگر ارمغان کا انداز اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں بھائی وکالت چھوڑ کر مجھ پر ریسرچ کرنا شروع ہو چکے ہو تم لوگ۔۔۔ارمغان گردیزی کو کسی کے آنے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔دھوکے باز اور جھوٹے لوگوں کو تو میں ویسے بھی یاد

Ph#03477605346

نہیں رکھتا۔۔۔ اپنے ایک بہت اہم کیس میں مصروف تھا۔۔۔ اسی خاطر تم لوگوں کو ٹائم نہیں دے پایا۔۔۔"

ارمغان کی بات پر سب کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اپنے ٹون میں واپس لوٹ چکا تھا۔۔۔

مدیحہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔ ارمغان گردیزی ایک مضبوط شخصیت کا مالک تھا۔۔ اسے ہلا پانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہا ارمغان بھائی آپ نے۔۔۔ رائمہ جیسی لڑکیاں بس دوسرے کی زندگیوں میں طوفان برپا کرنے اور انہیں برباد کرنے

کے لیے ہی ہوتی ہیں۔۔ جیسے رافع کی ماما کے ساتھ ہوا۔۔۔ اللہ کرے انہیں کبھی سکون نہ ملے۔۔۔۔"

پلوشہ لہجے میں رائمہ کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

"ایسے لوگوں کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔ وہ تو اب آرام سے آ رہی ہو گی یونی۔۔۔ کسی نئے شکار کو پھنسانے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رجب ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"کیا یہ فضول گوئی بند ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟؟"

ارمغان گردیزی نے سرخ آنکھوں سے ان سب کو گھورتے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ سب خاموش ہوئے تھے۔۔۔

"رائمہ اس دن کے بعد سے یونی نہیں آئی۔۔۔مجھے لگا وہ شرمندگی کے مارے نہیں آئی پیپرز دینے تو آئے گی۔۔پڑھائی میں تو وہ ہر وقت ایسے گم رہتی تھی۔۔۔ایک دفع انجانے میں اس کے لبوں سے نکلا تھا کہ وہ ارمغان بھائی کا بنایا ریکارڈ توڑنا چاہتی ہے۔۔۔اسے اپنی ڈگری کمپلیٹ کرنے کا جیسے کریز تھا۔۔۔لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نے ایک پیپر بھی نہیں دیا۔۔۔"

ہما بھی وہاں سب کے بیچ آن بیٹھتی عجیب سی الجھن کا شکار تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی بھی اس بات پر ہما کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"جو حرکتیں اس نے کی ہیں اس کے بعد وہ اس قابل ہے سہی جو کسی کو اپنی شکل دکھا سکے۔۔۔"

مدیحہ کو ہما کا پھر سے اس کا ذکر چھیڑنا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"ہاں وہی تو۔۔۔ اگر وہ واقعی اتنی بری لڑکی تھی تو اس کے لیے لوگوں کے سامنے آنا انہیں فیس کرنا مشکل نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ پھر وہ کیوں نہیں آئی۔۔۔ اپنا اتنا نقصان کیوں کر دیا۔۔۔ کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔ اس رات وہ بہت بری حالت میں نکلی تھی نا یہاں سے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

ارمغان گردیزی جو بہت مشکل سے اپنے دل کو سمجھا بجھا کر اس لڑکی کی سوچوں سے پیچھا چھڑا کر وہاں آن بیٹھا تھا۔۔۔ہما کی باتوں نے اسے بے چین کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

پیشانی مسلتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے اس نے جو کہا تھا اس وقت اس کا یہ اضطراب بھرا انداز اسی کے الفاظ کو جھٹلا گیا تھا۔۔۔اس کے ہر ہر انداز سے بے چینی واضح ہوتی تھی۔۔۔۔اس کی انکھیں اس کی اندرونی کیفیت اچھے سے بیان کر رہی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

سیف نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اپنے دل کی تسلی کے لیے میں ایک بار اس کے لبوں سے اس کے جرم کا اقرار سننا چاہتا ہوں۔۔۔اس رات وہ اپنا جرم ماننے سے انکاری تھی۔۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ جو بول کر گئی ہے وہ الفاظ بہت بھاری ثابت ہو رہے ہیں ہم سب کے لیے۔۔۔"

ارمغان کی بات پر ہما اور سیف بھی اس کے ساتھ جانے کے لیے اٹھے تھے۔۔۔

مدیحہ انہیں روکنا چاہتی تھی مگر ارمغان کے تیور دیکھ روک نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ تینوں رائمہ کے گھر کے باہر پہنچے تھے۔۔۔ مگر آگے سے جو انکشاف ہوا تھا اس نے ارمغان گردیزی کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"سر قربان صاحب تو اپنا یہ گھر بیچ کر ایک مہینہ پہلے ہی جا چکے ہیں۔۔۔ اب یہاں کے مالک کوئی اور ہیں۔۔۔"

واچ مین نے ان کے پوچھنے پر جواب دیا تھا۔۔۔ ارمغان کے ماتھے پر شکنے نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

"قربان صاحب اور ان کی فیملی کے بارے میں کچھ علم ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی پچھلے ایک مہینے میں روز اس گھر کی باہر کا چکر لگا رہا تھا۔۔۔ صرف اس امید کے ساتھ کہ وہ اس لڑکی کی ایک جھلک دیکھ لے کہیں سے۔۔۔ وہ یونی کے باہر بھی دونوں ٹائم اپنی گاڑی میں بیٹھا دروازے پر نگاہیں ٹکائے رکھتا تھا۔ مگر وہ نظر نہیں آئی تھی۔۔

اس نے کسی سے رائمہ کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

وہ خود اپنی کیفیت پر حیران اور پریشان تھا کہ وہ ایک لڑکی سے اتنا افیکٹ کیوں ہو رہا تھا۔۔ کیوں اس کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر مرا جا رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605340

اور اب یہ انکشاف کہ وہ ایک مہینے سے کسی کو بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔ارمغان گردیزی کے دل کو پوری طرح سے بے سکون کر گیا تھا۔۔۔کہاں تھی وہ کیوں نہیں دکھی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔ان کے بارے میں زیادہ تو کچھ نہیں جانتا۔۔بس ان کی ملازمہ سے اتنا ہی پتا چلا تھا کہ ایک مہینہ پہلے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کر کے اسے رخصت کر چکے ہیں۔۔۔اور یہ گھر بیچ کر ملک سے باہر شفٹ ہو گئے ہیں۔۔۔اس سے زیادہ تو میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔"

Ph#03477605346

واچ مین کی بات پر ارمغان گردیزی کا ہاتھ دل پر آن پڑا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ سیف پریشان ہوتا اسکے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"وہ اتنے آرام سے شادی کر کے کسی اور کی ہو گئی۔۔۔ وہ اسی رات بہت بول کر گئی تھی نا کہ اسے مجھ سے محبت ہے۔۔۔ اور اسی رات کسی سے نکاح بھی کر لیا۔۔۔"

ارمغان گردیزی کے چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے۔۔۔ اسے یہ سوچ ہی پاگل کیے جارہی تھی کہ وہ لڑکی اب کسی اور کی ہو چکی

Ph#03477605346

تھی۔۔۔ گاڑی کے قریب آتے اس نے ایک زوردار ٹھوکر گاڑی کو رسید کی تھی۔۔۔

"ارمغان ریلیکس۔۔۔۔ ہم اسے اپنی دنیا سے بہت بے دردی کے ساتھ نکال چکے ہیں۔۔۔اب وہ جو بھی کرے یہ اس کا رائٹ ہے۔۔۔ تم اسے اس کی تمام غلطیوں کی سزا دے چکے ہو۔۔۔"

سیف اس کی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں پورا کر چکا ہوں اپنا بدلہ۔۔۔ پھر بھی سکون کیوں نہیں مل رہا مجھے۔۔۔ اس کے کسی اور کے ساتھ رخصت ہونے کے خیال سے میں کیوں پاگل ہو رہا ہوں۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان کی بات پر ہما اور سیف دونوں نے اس کی کیفیت پر بے بسی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ارمغان کا فون بجا تھا۔۔۔

ایس پی سجاد کی کال دیکھ اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات ڈسکس کرنی ہے۔۔۔ تمہارے گھر ہی آرہا ہوں۔۔۔"

سجاد کا سنجیدہ لہجہ ارمغان کو ٹھٹھکا گیا تھا۔۔

وہ سیف اور ہما کو لیے فوری طور پر گھر پہنچا تھا۔۔۔

Ph#03477605546

جہاں سجاد آچکا تھا۔۔۔رجب اور باقی سب اسی کے پاس بیٹھے تھے۔۔

"اس رات جب تم نے مجھے اس گھر پولیس بھیجنے کو کہا تھا۔۔میں نے تمہیں یہی بتایا تھا کہ وہاں کچھ بھی غیر معمولی نہیں ہے۔۔۔میرے اہلکار ساری تلاشی لے چکے ہیں۔۔۔"

سجاد نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔ارمغان اب وہاں ہونے والے کسی نئے انکشاف کو سننے سے پہلے ہی مٹھیاں سختی سے میچ گیا تھا۔۔۔

اس کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا شدت سے احساس دلا رہی تھی۔۔

"میرے وہ تمام پولیس اہلکار جو اس وقت اندر گئے تھے۔۔ قربان صاحب نے اپنا جرم چھپانے کی خاطر انہیں بھاری رقم دینے کا وعدہ کرتے اپنے مطابق بیان دلوایا تھا۔۔۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس دن اس گھر میں بہت ساری چیزیں غیر معمولی ہوئی تھیں۔۔۔ ان کی سوتیلی بیٹی رائمہ کاظمی کے کمرے کے سارے لاک ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔ جیسے کافی دیر کی کوششوں کے بعد توڑے گئے ہوں۔۔۔

وہ لڑکی باتھ روم میں قید تھی۔۔۔

اتنا ہنگامہ ہو گیا پولیس آگئی مگر گھر کے ملازمین، واچ مین اور اس لڑکی کی ماں گہری نیند سوئے رہے۔۔ یہ بھلا کیسے ممکن ہے۔۔۔ اس

Ph#03477605346

بات کا جواب نہ ملتا اگر ہمارا ایک اہلکار اپنے پولیس والا ہونے کی روایت نہ نبھاتے ان کے کچن میں رکھا رات کا کھانا نہ کھالیتا۔۔۔وہ جیسے ہی وہ کھانا کھا کر نکلا تھانے واپس پہنچنے تک وہ گہری غنودگی میں جا چکا تھا۔۔۔

بہت ہیوی ڈوز ملائی گئی تھی کھانے میں۔۔۔اور شاید اس لڑکی کی خوش قسمتی ہی تھی کہ اس نے اس رات کھانا نہیں کھایا۔۔۔

کھانے کی ٹرے اس لڑکی کے کمرے میں ایسے ہی پڑی تھی۔۔۔اس پورے واقع میں ٹارگٹ وہ لڑکی ہی لگتی تھی۔۔۔یا تو واقعی باہر سے آکر کسی نے اس پر حملہ کرنے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی

Ph#03477605346

ہے۔۔۔یا پھر گھر کے اندر سے ہی اس ایک انسان کی یہ حرکت ہے جو اس وقت پولیس کو دیکھ کر گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔۔"

سجاد اپنی بات ختم کر چکا تھا۔۔۔جبکہ ارمغان کو لگا تھا اس کا دل پوری طرح سے بے جان ہو چکا ہے۔۔۔باقی سب بھی اپنی جگہ ساکت بیٹھے تھے۔۔۔اندر ہی اندر اب سب کو لگنے لگا تھا کہ شاید وہ کچھ غلط کر بیٹھے ہیں۔۔

یہ دل کا بوجھ اور ضمیر کی ملامت بلاوجہ نہیں تھی۔۔۔

ارمغان کو ایک ایک کر کے وہ ساری باتیں یاد آنے لگی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ یونی سے واپس نہیں گئی تھی۔۔۔لائبریری میں قید ہوئے اس لڑکی کو اتنے گھنٹے گزر گئے تھے۔۔ مگر اس کے گھر سے کسی نے اس کی خیر خبر نہیں لی تھی۔۔ یہاں تک کہ ہاسپٹل کے بستر پر بیٹھی وہ اسے بے بسی سے یہی کہے جا رہی تھی کہ اسے لینے آنے والا کوئی نہیں تھا۔۔وہ خود چلی جائے گی۔۔۔

اس کے شدید بخار میں تپ کر نڈھال بستر پر پڑے رہنے پر بھی اس کے گھر والوں نے اسکے کمرے میں جھانکا تک نہیں تھا۔۔اور باقی کا سارا قصہ تو سجاد نے ہی سنا دیا تھا۔۔۔

"تم سے اس رات بار بار پوچھا تھا میں نے۔۔۔اگر یہ سب کچھ تھا تو مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔اتنے وثوق سے کیوں بول رہے تھے تم کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔یہ حرکت جان بوجھ کر کی گئی ہے۔۔۔"

ارمغان اپنی جگہ سے اٹھتا غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔

جو گھر کے باقی افراد نے بھی سنی تھی۔۔

"میں سچ میں ان باتوں سے آج واقف ہوا ہوں۔۔۔جب وہ اہلکار پیسوں کی بات پر آپس میں لڑتے یہ سچائی کھول بیٹھے۔۔۔میں نے ان سب کو معطل کر کے جیل میں ڈال دیا ہے۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں ارمغان۔۔۔۔"

PH#03477605346

سجاد پیشمان تھا۔۔۔اس سے بھی بہت بڑی کوتاہی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا کروں اب تمہاری اس شرمندگی کا۔۔۔؟؟بولو۔۔کیا کروں؟؟ جب اس لڑکی کو ذلیل اور رسوا کر کے اپنی زندگی سے نکال چکا ہوں۔۔۔"

ارمغان نے اپنے ہاتھ کا مکا بناتے پوری قوت سے دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔باقی سب دہل کر اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

نوشین بیگم اور باقی خواتین بھی وہاں آتیں شا کی نگاہوں سے یہ سب دیکھ اور سن رہی تھیں۔۔۔ارمغان گردیزی کا یہ روپ تو سجاد اور

Ph#03477605346

باقی سب کو بھی ہولا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ان کے دل کی یہی دعا تھی کہ جو وہ سوچ رہے ہیں ویسا نہ ہوا ہو۔۔۔

ارمغان گردیزی کے انداز میں یہ صرف ایک پیشمانی ہو۔۔۔اسے رائمہ کاظمی سے محبت نہ ہوئی ہو۔۔۔

ارمغان کی زخمی ہتھیلی دیکھ نوشین بیگم کا ہاتھ دل پر آن پڑا تھا۔۔یہ سب کیا ہو تا رہا تھا اور وہ بے خبر کیسے رہی تھیں۔۔۔

"ارمغان۔۔۔۔۔"

وہ اس کے قریب گئی تھیں۔۔۔۔

Ph#03476053

"مام میں نے اس کا دل توڑ دیا۔۔۔ جس نے اپنی مشکل گھڑی میں مجھ پر اعتبار کر کے مجھے پکارا میں نے اسے ہی زمانے کے آگے تماشا بنا کر رکھ دیا۔۔۔ کیا وہ اب کسی پر اعتبار کر پائے گی۔۔۔ میں اس کی اکڑ ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ میرا غرور ختم کر گئی۔۔۔۔

Ph#03477605346

بڑے فخر سے کہتا تھا میں ارمغان گردیزی کو کوئی تسخیر نہیں کر سکتا۔۔۔ اور آپ جانتی ہیں اس کے جانے کے بعد پچھلا ایک مہینہ کیسے گزارہ ہے میں نے۔۔۔ میرا دل مجھے ملامت کر رہا تھا کہ میں نے غلط کیا۔۔۔ وہ جیسی بھی تھی مگر مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ میں اس کے جذبات سے کھلواڑ کروں۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی اس وقت اپنے آپے میں نہیں تھا۔۔

مدیحہ اس کی غضبناکی دیکھ سہم گئی تھی۔۔۔ابھی تو اصل حقیقت کھلی ہی نہیں تھی اس کے سامنے۔۔۔جو اگر اس کے سامنے آجاتی تو کیا حشر ہوتا اس کا۔۔۔

مدیحہ نے خوف سے جھرجھری لی تھی۔۔۔

Pr#03477605346

پلوشہ اور اسماء نے بھی گھبرا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کھیل کے اصل زمہ دار تو وہیں تھیں۔۔۔ارمغانِ گردیزی کو اس انتہائی قدم تک انہوں نے ہی تو پہنچایا تھا۔۔۔

ارمغان وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے۔۔۔کوئی ہمیں بھی بتائے گا۔۔۔"

حسین گردیزی نے سخت نگاہوں سے ان سب کو گھورا تھا۔۔۔جس

پر سیف سر جھکائے انہیں سب بتاتا چلا گیا تھا۔۔۔

"افسوس ہو رہا ہے ہمیں اپنی تربیت پر۔۔۔یہ سب سکھایا ہے ہم نے

آپ لوگوں کو۔۔۔تم سب لوگ مل کر اس ایک لڑکی کو سزا دیتے

رہے۔۔۔بے عزت کرتے رہے۔۔۔"

Ph#03477605346

طاہرہ بیگم نے غصے سے ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ماما وہ اتنی دودھ کی دھلی نہیں تھی۔۔۔اس نے ہما کے ساتھ۔۔۔"

مدیحہ زیادہ دیر خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"چپ کرو تم۔۔۔ تم میں سے کوئی اس وقت وہاں تھا جو اتنے یقین سے کہہ سکتے ہو کہ اس بچی نے جان بوجھ کر ہما کے ساتھ ایسا کیا۔۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے اس بچاری پر الزام لگا دیا۔۔۔"

طاہرہ بیگم ماں تھیں اپنی بیٹی کی فطرت سے بہت اچھی طرح واقف تھیں۔۔

جبکہ نوشین بیگم کا دل تو ابھی تک اپنے بیٹے کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت دیکھ کر ہول رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا یہ سب۔۔۔۔؟؟"

Ph:03477605326

سیف مسلسل ارمغان کا نمبر ملا رہا تھا۔۔۔ مگر اس کا نمبر ہی کل رات سے آف جا رہا تھا۔۔۔ وہ گھر بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

گھر میں سب ہی بہت پریشان تھے۔۔

"چل اس کے آفس چلتے ہیں۔۔۔ آج اس کے ایک بہت اہم کیس کی سنوائی ہے۔۔۔ وہ ضرور آیا ہو گا۔۔۔"

رجب کے کہنے پر وہ دونوں گھر سے نکل آئے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پلیز فون بند مت کیجیے گا۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ میں بالکل تنہا ہوں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

یہ سسکتی سہمی آواز اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کوئی بد دعا نہیں دوں گی۔۔۔اپنی زندگی میں خوش رہو۔۔۔

تمہیں یہ غم کبھی نہ ملے جو تم نے میری قسمت میں لکھ دیا۔ہے۔۔۔

بس اتنا کہوں گی دوبارہ میرے راستے میں مت آنا ارمغان

گردیزی۔۔۔ورنہ میری نفرت سہہ نہیں پاؤ گے۔۔۔"

وہ پوری رات اس نے آنکھوں میں کاٹ دی تھی۔۔۔مگر سکون

نہیں مل پا رہا تھا۔۔۔

اسے رائمہ کاظمی کے کہے تمام الفاظ بالکل ٹھیک لگ رہے تھے۔۔۔

وہ گھٹیا بھی تھا اور بدکردار بھی۔۔۔

جو اس معصوم لڑکی کے دل کے ساتھ کھیل گیا تھا۔۔۔

"رافع سے رابطہ ہوا۔۔۔۔"

موبائل آن کرتے اس نے ہما کو کال ملائی تھی۔۔رافع کسی کام کے سلسلے میں دبئی گیا ہوا تھا۔۔۔اس سے کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

"اس سے تو نہیں پر پھو پھو سے بات ہوئی وہ کہہ رہی تھیں کہ آج واپس آجائے گا وہ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں بھائی۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بھائی۔۔۔اگر واقعی رائمہ واقعی معصوم ہوئی تو۔۔"

ہما روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

PH#03477605346

"وہ معصوم ہی ہے ہما اور ہم سفاک۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی کہاں ڈھونڈوں اسے۔۔۔"

ارمغان گردیزی کی آنکھوں کے سامنے بار بار اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا آرہا تھا۔۔۔

وہ تو آخری لمحوں میں بھی یہی کہہ رہی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔ پھر اس کا نکاح کس سے کیا گیا تھا۔۔ کیا اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔۔۔۔

یہ سوچتے ہی ارمغان گردیزی اپنے پورے وجود میں آگ بھڑکتی محسوس کرتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ دو دن کے بعد گھر لوٹا تھا۔۔۔جب اسے رافع کے آنے کی خبر ملی تھی۔۔۔

وہ سیدھا ڈرائینگ روم میں آیا تھا۔۔۔جہاں رافع سب کی بیچ بیٹھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان بنا کسی کا بھی لحاظ کیے رافع کی جانب بڑھتا اسے گریبان سے دبوچ گیا تھا۔۔۔

"اس دن رائمہ کے بارے میں جو بھی بکواس کی تھی وہ سب جھوٹ تھا نا۔۔۔"

ارمغان نے اس کا گریبان اتنی سختی سے جکڑ رکھا تھا کہ وہ اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔۔

"ارمغان یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

اقبال صاحب اسے روکنے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔جب نوشین بیگم نے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

باقی سب بھی خاموشی سے بیٹھے رافع کے منہ سے سچ سننا چاہتے تھے۔۔۔

"ارمغان میں۔۔۔۔"

رافع گھبراہٹ کا شکار ہوتا سچ بولنے سے خوفزدہ تھا۔۔۔

Ph#03476053246

جبکہ ایک جانب بیٹھی مدیحہ کی رنگت فق پڑ چکی تھی۔۔۔

رافع کے نہ بولنے پر ارمغان ایک زوردار مکہ اس کے جبڑے پر رسید کیا تھا۔۔۔ جس کے بعد اس کے منہ سے خون کی فوارے چھوٹ پڑے تھے۔۔۔۔

"ساری بات سچ سچ بتاؤ۔۔۔۔ ورنہ بہت برا حال کروں گا تمہارا۔۔۔ خود کو پہچان بھی نہیں پاؤ گے۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کے انداز میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی۔۔۔

"میں نے اس رات رائمہ کی ماں کے حوالے سے جو بھی بولا وہ سچ تھا۔ مگر رائمہ کے لیے کہا میرا ایک ایک لفظ جھوٹا تھا۔۔۔ وہ بہت

ہی پارسا اور شریف لڑکی ہے۔۔۔میں نے اس پر جھوٹا بہتان لگایا تھا۔۔۔اسے سزا دینے کی خاطر۔۔۔اس دن اس کے پاس یونیورسٹی جا کر اسے ہراساں کرتے میں نے اسے دھمکی دی تھی کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔سزا دوں گا۔۔۔پر مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس دن پارٹی میں کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

مجھے مدیحہ نے بلایا تھا۔۔۔اسی نے یہ سب کرنے کو کہا تھا۔۔۔"

Ph#03477605346

رافع نے سب سچ کہہ دیا تھا۔۔۔جس کے بعد وہاں بیٹھے تمام لوگوں کے سر جھک گئے تھے۔۔۔ارمغان نے رافع کو اٹھا کر دور پھینکا تھا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ اس گھر کے آس پاس بھی نظر نہ آؤ تم مجھے۔۔۔"

ارمغان نے پلٹ کے نفرت بھری نگاہوں سے مدیحہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ملازمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"سر باہر راشدہ نامی کوئی عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر جہاں باقی سب حیران ہوئے تھے۔۔۔ وہاں ارمغان نے فوراً اسے اندر بلانے کو کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے یاد آیا تھا کہ یہ نام رائمہ کی ملازمہ کا تھا۔ ارمغان کی ڈارک گرے آنکھوں میں امید سی جاگی تھی۔۔۔

مگر راشدہ بی کے اندر آ کر کیے جانے والے سوال پر وہ جوت پھر سے بجھ گئی تھی۔۔۔

"آپ ارمغان گردیزی ہیں نا۔۔۔رائمہ بی بی سے ملاقات ہو سکتی کیا۔۔۔"

راشدہ بی کی متلاشی نگاہیں رائمہ کو وہاں بیٹھے لوگوں میں تلاش کر رہی تھیں۔۔

وہ بہت مشکل سے یہاں تک پہنچی تھیں۔

Ph#03477605346

"کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟رائمہ یہاں نہیں ہے۔۔"

ارمغان نے الجھی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایک حادثے کی وجہ سے مجھے گاؤں جانا پڑا پورے مہینے بعد لوٹی ہوں۔۔۔گھر گئی تو وہاں تو کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہے۔۔۔مجھے پتا چلا رائمہ بی بی جی کی شادی ہو گئی تھی اسی دن جب میں چھٹی پر گئی تھی۔۔۔وہ آپ سے محبت کرتی تھیں۔۔۔آپ سے ہی شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔تو اسی خاطر ان سے ملنے میں یہاں آ گئی۔۔۔لیکن یہاں تو وہ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

راشدہ بی کو ارمغان گردیزی کے چہرے سے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

"ان کی شادی آپ سے نہیں ہوئی۔۔۔تو اس کا مطلب قربان صاحب اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو گئے۔۔۔"

راشدہ بی لڑکھڑا گئی تھیں۔۔جب ارمغان نے خون ہوتے دل کے ساتھ انہیں تھام کر صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔

"میں رائمہ کے بارے میں سب جاننا چاہتا ہوں۔۔۔"

ارمغان گردیزی کی حالت اس وقت قابلِ رحم تھی۔۔۔اس کی آنکھیں اتنی لال ہو چکی تھیں۔۔جیسے ابھی خون بہہ نکلے گا۔۔۔

Ph#03477605346

"میرا ان کے ساتھ بہت کم وقت گزرا ہے۔۔۔ میں شروع سے قربان صاحب کے گھر کام کرتی تھی۔۔۔ وہ ایک عیاش انسان تھا۔۔۔ مگر ملازمین کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کیا اسی خاطر اتنا وقت وہاں ٹھہری رہی میں۔۔۔۔ رائمہ بی بی اپنی ماں کی دوسری شادی کے بعد اپنے بابا کا گھر چھوڑ کر نہیں آنا چاہتی تھیں۔۔ مگر باپ کے بعد دادی کے بھی انتقال کر جانے کے بعد قربان صاحب کے کہنے پر وہ انہیں یہاں لے آئی تھیں۔۔۔

رائمہ بی بی ہر وقت کمرے میں بیٹھی روتی رہتی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

ان کی ماں کو ان کی زرا بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔میں نے کبھی بھی انہیں رائمہ بی بی کو پیار کرتے نہیں دیکھا۔۔۔ لیکن بڑی بیگم کی غیر موجودگی میں قربان صاحب کو اکثر میں نے رائمہ بی بی کے کمرے کے باہر چکر کاٹتے دیکھا تھا۔۔۔ان کی بری نظر تھی اس بچی پر۔۔۔ اسی خاطر وہ خود کو ہر وقت ڈھک کر رکھتی تھیں۔۔۔ یہ بات بھانپتے میں نے ان کے پاس رہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ انہوں نے کئی بار اپنی ماں سے شکایت کی تھی پر وہ اپنے شوہر پر لگے الزام پر غصے سے بھڑکتیں رائمہ کو ایک دو تھپڑ لگا کر خاموش کروا دیتی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

جس کے بعد پھر رائمہ نے انہیں بتانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ ہر وقت ڈری سہمی رہتی تھی۔۔۔۔زیادہ تر اپنا وقت یونیورسٹی میں گزارنے لگی تھیں۔۔۔گھر آتے ہی کمرے میں قید ہو جاتی تھیں۔ان کے کہنے پر میں ایک دو بار ان کے کمرے میں ان کے پاس سوئی تھی۔۔مگر پھر قربان صاحب کے کہنے پر کہ ملازمین اپنے کوارٹر میں ہی رہیں۔۔۔

قربان صاحب رات کو رائمہ بی بی کے کمرے کا دروازہ بجا کر انہیں ہراساں کرتے تھے۔۔۔اس بچی نے ایک بھیڑیے کے گھر میں ہوتے ہوئے کیسے اپنی عزت بچا کر رکھی ہوئی تھی یہ میں ہی جانتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

لیکن پھر میں نے نوٹ کیا تھا کہ وہ ڈری سہمی اپنی زندگی کی سختیوں سے گھبرائی لڑکی اچانک سے خوش رہنے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے کی جگہ تحفظ کا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جیسے اسے کوئی ایسا انسان مل گیا ہو جس کی جانب سے تحفظ ملنے کا پورا یقین ہو اسے۔۔۔

وہ آپ کے آنے سے بہت خوش تھیں۔۔۔پہلی بار میں نے انہیں اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔اس رات جس طرح آپ نے انہیں محفوظ کیا تھا۔۔۔اس دن تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

میں نے اپنے ہاتھوں سے انہیں تیار کر کے بھیجا تھا۔۔۔ آپ جانتے ہیں ان کے آخری الفاظ کیا تھے۔۔۔

"راشدہ خالہ اب مجھے ڈر ڈر کر زندگی نہیں گزارنی پڑے گی۔۔ مجھے بھی اب ایک ایسا انسان مل گیا ہے جو بالکل میرے بابا کی طرح میری حفاظت کرے گا۔۔۔ میرا خیال رکھے گا اور میں بھی کسی کے لیے اہم ہوں گی۔۔۔"

لیکن یہاں آکر آپ کو دیکھ کر لگ رہا ہے۔۔۔ آپ نے بھی اس نازک کلی کو مسل دیا ہے۔۔۔ کتنی اذیت کا شکار ہو گی وہ اب کہاں ہو گی بچاری۔۔۔

Ph#03477605346

آپ سے بس اتنا کہوں گی اگر آپ اسے تحفظ نہیں دے سکتے تھے تو انہیں ایسی جھوٹی امید بھی نہ دلاتے۔۔۔۔ معاف کیجیے گا لیکن قربان صاحب کے بعد ان کے دوسرے مجرم آپ ہیں۔۔۔"

راشدہ بی سمیت وہاں بیٹھی ہر عورت رائمہ کا درد اپنے دل میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔ مدیحہ بھی اپنی آنکھوں کو نم ہونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

اپنے ہی گھر میں جب آپ کی عزت محفوظ نہ ہو تو زندگی کتنی دردناک ہو جاتی ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔۔۔ اور رائمہ نے وہ سب برداشت کیا تھا۔۔

Ph#03477605340

ارمغان گردیزی کو اپنا دل درد کی شدت سے پھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔لیکن اس درد کی اس لڑکی کی اذیت کے آگے کوئی وقعت نہیں تھی۔۔

ارمغان گردیزی کو خود سے نفرت اور کراہیت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اللہ کرے وہ درندہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہوا ہو۔۔۔ وہ رائمہ بی بی کی شادی ایک بھاری رقم کے عوض اپنے ادھیڑ عمر دوست ڈاکٹر وقار حسن سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔اگر اس رات وہ نکاح ہوا ہے تو مطلب اسی شخص سے کیا گیا ہے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

راشدہ بی ارمغان کے سر پر ایک نیا بم گرا گئی تھیں۔۔۔وہ جلدی سے ان سے اس ڈاکٹر کے ہاسپٹل کا ایڈریس لیتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔سیف اور رجب بھی اس کے پیچھے پہنچے تھے۔۔۔

"رائمہ کہاں ہے۔۔۔؟؟"

ارمغان سیدھا اس کے آفس میں داخل ہوتا اسے گردن سے پکڑ گیا تھا۔۔۔

"کون لوگ ہو تم؟؟سیکورٹی۔۔۔"

ڈاکٹر وقار ارمغان گردیزی کی آنکھوں میں اترتا خون دیکھ خوفزدہ لہجے میں چلایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ ارمغان کو پہچان چکا تھا۔۔۔یہ وہی شخص تھا جسے اس نے اسی ہاسپٹل میں رائمہ کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔

سیف نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔۔۔ارمغان کے پڑتے بھاری ہاتھ کی ضربوں پر ڈاکٹر وقار نے انہیں ساری بات بتا دی تھی۔۔۔کہ نکاح ہونے سے پہلے ہی رائمہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔اور اگلے دو دن بعد انہیں قربان صاحب کا بھی کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔وہ ان کے کروڑوں روپے ہڑپ کر کے کہاں بھاگ گیا تھا وہ نہیں جانتے تھے۔۔۔

Ph#03476053

ارمغان گردیزی کو تو یہی بات اندر سے مارے جارہی تھی کہ کیسے کیسے لوگوں سے وہ لڑکی اپنی عزت بچاتی آئی تھی۔۔

اس نے ڈاکٹر وقار کی کوئی حالت نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر جہاں ایک درد میں تھوڑی کمی آئی تھی کہ وہ کسی کی نہیں ہوئی تھی۔۔ وہیں یہ بات اس کا دل چیر رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہوگی اور کس حال میں ہوگی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی ٹیرس پر کھڑا خود کو اذیت کی انتہاؤں پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سب ہی اس کے آگے اپنا بوجھ ہلکا کر کے جا چکے تھے۔۔۔

پلوشہ اور اسماء نے بھی اسے بتا دیا تھا کہ کیسے مدیحہ اسے ذلیل کرتی تھی اور پھر اس کے سامنے آکر سارا الزام رائمہ پر ڈال دیتی تھی۔۔۔

ہما کے حوالے سے بھی رائمہ پر لگا الزام جھوٹ نکلا تھا۔۔پلوشہ اور اسماء کے پوچھنے پر ان سٹوڈنٹس نے بھی اپنی غلط بیانی کا اقرار کر دیا تھا کہ انہوں نے مدیحہ کے کہنے پر یہ سب کیا تھا۔۔۔

جس کے بعد سے وہ سب ایک دوسرے سے بھی نگاہیں نہیں ملا پا رہے تھے۔۔۔ارمغان گردیزی کو اپنا آپ دنیا کا سب سے بدترین انسان معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"ارمغان مجھے آپ سے۔۔۔۔"

وہ ریلنگ پر جھکا کھڑا تھا۔۔۔جب مدیحہ وہاں آتے اسے پکار گئی تھی۔۔۔۔اتنے دنوں سے وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت برداشت کر رہی تھی۔۔۔جو اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔۔

وہ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے صرف اپنی محبت پانے کے لیے یہ سب کیا تھا۔۔۔

اسے رائمہ کی معصومیت اور خوبصورتی سے حسد ہونے لگا تھا۔۔۔جس کے زیرِ اثر وہ سب کچھ کرتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کے ساتھ اس نے جو کیا تھا اس پر اسے اب بھی بالکل بھی افسوس نہیں تھا۔۔۔

مگر جس انسان کی نظروں میں وہ اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی تھی وہاں اپنے لیے حد درجہ نفرت دیکھ وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

PH#03477605346

ارمغان گردیزی بنا پلٹے اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

جو سنتے مدیحہ سہم کر چند قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"پلیز ایک بار میری بات۔۔۔"

مدیحہ آنکھوں میں آنسو بھرے اسے پھر سے پکارنے کی ہمت کر گئی تھی۔۔۔

جب وہ پلٹا تھا اور مدیحہ کا ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں دبوچ گیا تھا۔۔۔۔

"اسی ہاتھ سے تھپڑ مارا تھا تم نے اسے۔۔۔اس کا وہ سوجا گال۔۔۔ آنکھوں میں ٹھہری اذیت۔۔ کچھ بھی نہیں دیکھ پایا میں۔۔۔کیوں بھری میرے اندر اس کے لیے اتنی نفرت کیوں۔۔۔"

ارمغان گردیزی کا بس نہیں چل رہا تھا مدیحہ کا یہ ہاتھ ہی کاٹ دیتا۔۔۔ جس سے اس گداز روئی جیسے گال کو اذیت ملی تھی۔۔۔

"میں آپ سے محبت۔۔۔"

مدیحہ کا جملہ ادھورا رہ گیا تھا۔۔۔

"میں بھی محبت کرنے لگا ہوں رائمہ کاظمی سے۔۔۔ شدید محبت۔۔۔۔ لا کر دے سکتی اسے واپس۔۔۔ بولو۔۔۔"

اسے پوری قوت سے وہ خود سے دور دھکیل گیا تھا۔۔۔

مدیحہ نے دیوار کا سہارا لیتے بہت مشکل سے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ نوشین بیگم نے جلدی سے وہاں آتے اسے سہارا دیا تھا۔۔۔

اسے وہاں سے بھیجتے وہ ارمغان کے قریب آئی تھیں۔۔

"ارمغان بیٹا آپ خود کو اتنی اذیت کیوں دے رہے ہو۔۔۔۔"

Ph#03477605346

نوشین بیگم اپنے بیٹے کی حالت دیکھ اذیت کا شکار تھیں۔۔۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہیں سے اس لڑکی کو ڈھونڈ کر ارمغان کو سونپ دیتیں۔۔۔

"میں کیوں نہیں سمجھ پایا اسے۔۔۔ محبت کرنے لگا تھا اس سے۔۔۔ پھر بھی رسوا کر دیا اسے۔۔۔۔اسے اپنی محبت کے خواب دکھا کر اسے جینے کی قابل بھی نہیں چھوڑا۔۔۔کتنا گھٹیا انسان ہوں میں۔۔۔۔اور اس نے کیا کیا۔۔۔ جاتے ہوئے بھی مجھے دعا دے کر گئی ہے۔۔۔اپنے ہاتھوں اس سچی اور پر خلوص محبت کو ٹھکرایا ہے میں نے۔۔ دنیا کا سب سے بڑا بد قسمت انسان ہوں میں۔۔۔"

Ph#03477605366

ارمغان گردیزی کا درد کم ہونے کے بجائے ہے گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتا جارہا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دو سال بعد۔۔۔۔۔

"مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا کہ سیف کا نکاح ارمغان سے پہلے ہورہا ہے۔۔۔۔ اقبال اتنی پہنچ ہے تمہاری۔۔۔ اب تک کیوں نہیں ڈھونڈ پارہے ہو تم لوگ اس بچی کو۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف اور فاطمہ کا نکاح طے کر دیا گیا تھا۔۔۔اسی سلسلے میں شاہین بوا وہاں آئی ہوئی تھیں۔۔۔ارمغان نے سب کو صاف لفظوں میں کہہ

دیا تھا کہ وہ شادی کرے گا تو صرف رائمہ کاظمی سے۔۔۔اس کے علاوہ اس کی زندگی میں کسی اور لڑکی کی جگہ نہیں تھی۔۔۔جس کے آگے وہ سب اب بے بس ہو چکے تھے۔۔۔رائمہ کا کہیں سے کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔۔۔ارمغان گردیزی بالکل بدل گیا تھا۔۔۔ اس نے گھر آنا اپنے دوستوں کے ساتھ محفل سجانا۔۔۔حتیٰ کہ بات کرنا بھی ترک کر دیا تھا۔۔۔دن رات کام کرتے وہ اپنے کیریئر کو بہت آگے لے گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

گھر کے سب لوگ ہی اس کے بغیر خالی خالی سا محسوس کر رہے تھے۔۔ سیف کا نکاح تھا مگر کسی کے چہرے پر بھی خوشی کا شائبہ تک نہ تھا۔۔۔

سیف خود بھی چپ چپ سا تھا۔۔۔ وہ سب لوگ اپنے آپ کو ارمغان کا مجرم تصور کر رہے تھے۔۔۔ رائمہ کے ساتھ ہوئے ظلم میں وہ برابر کے شریک تھے۔۔۔

Ph#03477053346

ہمانے رافع سے منگنی توڑ دی تھی۔۔۔

رائمہ کی دی گئی بد دعا رافع کو لگ چکی تھی۔۔۔۔ اس کی دونوں فیکٹریوں میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ جس کے بعد سب کچھ

جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ وہ خود بھی اس آگ کی لپیٹ میں آیا تھا۔۔ مگر اسے بر وقت بچا لیا گیا تھا۔۔۔ رافع برا نہیں تھا۔۔۔ مگر جو کچھ اس کی ماں کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

اس نے رافع کو وہ سب کرنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔ لیکن اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد وہ کچھ حد تک سکون میں تھا کہ ایک معصوم لڑکی پر تہمت لگانے کی سزا کچھ حد تو مل چکی تھی۔۔۔

مگر ارمغان کے پاس تو وہ سکون بھی نہیں تھا۔۔۔ اس لڑکی نے اسے اپنی بد دعا کے قابل بھی نہیں سمجھا تھا۔۔۔ وہ بالکل پتھر کا بن چکا تھا۔۔۔

Ph#03477505346

اس کے اندر سے احساسات اور جذبات بالکل ختم ہو چکے تھے۔۔۔

"بوابس دعا کریں وہ بچی مل جائے۔۔۔ میرا بیٹا بہت تکلیف میں ہے۔۔۔ بس ایک بار وہ مل جائے اس کے پیروں میں گر کر اسے اپنے بیٹے کے لیے مانگ لوں گی۔۔۔"

نوشین گردیزی کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو اس حال میں نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔۔۔ ارمغان بالکل بدل چکا تھا۔۔۔ اس کے لبوں سے مسکراہٹ جیسے چھن گئی تھی۔۔۔ وہ بہت کم کسی فیملی فنکشن میں شریک ہوتا تھا۔۔۔ اس کا

Ph#03477605346

سارا فوکس اس کے کام پر تھا۔۔وہ خود کو زیادہ سے زیادہ مصروف رکھتا تھا۔۔

رائمہ کو اس نے ہر جگہ ڈھونڈا تھا۔۔۔مگر وہ نجانے کہاں گم ہو گئی تھی کہ ملنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج ارمغان کی ایک بہت اہم کیس کی سنوائی تھی۔۔۔جس کے لیے اس نے دن رات کا فرق بھلا رکھا تھا۔۔۔اب تک وہ ہر مشکل سے مشکل کیس میں کامیابی حاصل کرتا آیا تھا۔۔۔اسے پوری امید تھی اس بار بھی یہی ہونا تھا۔۔۔

ان گزرے دو سالوں میں اس نے اپنی پوری توجہ اپنے کام پر دی تھی۔۔۔اس کا شمار اب نامور بیرسٹریز میں ہوتا تھا۔۔۔

وہ بہت ہی ایمانداری کے ساتھ اپنا کام کرتا تھا۔۔۔اسی وجہ سے اس کے بہت سارے دشمن بن چکے تھے۔۔۔اس نے اب تک بہت بڑے بڑے لوگوں کے خلاف کیس لڑا تھا۔۔۔

بہت سارے لوگوں کو سزائیں دلوائی تھیں۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اب لوگ بیرسٹر ارمغان گردیزی سے ہی اپنا کیس لڑوانے کی خواہش رکھتے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

اسے کبھی بھی اپنے کیس ہارنے کا خوف نہیں ہوتا تھا۔۔۔ مگر آج اس کے مخالف جو وکیل کیس لڑ رہا تھا اس سے ارمغان کی کبھی نہیں بنی تھی۔۔۔ان دونوں کو ایک دوسرے کا جانی دشمن کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔۔۔وہ کیس لڑنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی ذات کی بھی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتے تھے۔۔۔

کمرہ عدالت میں کیس کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔

دونوں فریقین موجود تھے۔۔۔ مگر ایڈووکیٹ منصور آفندی ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"لگتا ہے ایڈووکیٹ صاحب آج کی پیشی پر نہیں آنے والے۔۔۔ ہار کے ڈر سے کہیں چھپ گئے ہیں۔۔۔"

رجب بھی آج وہاں آیا ہوا تھا۔۔۔ خاص طور پر اس کیس کی سنوائی سننے۔۔۔

یہ کیس دو خاندانوں کے بیچ چل رہا تھا۔۔۔ جس میں منصور کے کلائنٹ نے کیس کیا تھا۔۔۔ ان کے بیٹے نے ان کے مخالفین کے بیٹے سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔ جن دونوں کو ان کی شادی کے ٹھیک ایک مہینے بعد بہت بے دردی سے قتل کروادیا گیا تھا۔۔۔ ان

Ph#03477605346

لوگوں کا الزام لڑکی کے گھر والوں پر تھا کہ انہوں نے غیرت کے نام کر اپنی بیٹی کے ساتھ ساتھ ان کے بیٹے کو بھی مروادیا ہے۔۔

جبکہ لڑکی والے اپنی جگہ غم سے نڈھال تھے۔۔۔ان کا کہنا تھا وہ اپنی بیٹی کو اس کی اس غلطی پر معاف کر چکے تھے۔۔۔انہوں نے اپنی بیٹی اور داماد کو نہیں مارا تھا۔۔۔وہ اپنی بیٹی ویسے کھو چکے تھے اور دونوں بیٹوں کو اپنی ہی بہن کے قتل کے الزام میں اریسٹ کر لیا گیا تھا۔۔

دونوں پارٹیز ہی سٹرانگ تھیں۔۔۔مگر اس وقت لڑکے کے باپ اور بھائی کے پاس ثبوت زیادہ تھے۔۔۔انہوں نے وہ ساری دھمکی

Ph#03477605346

آمیز فون کالز اور میسجز عدالت میں پیش کر دیئے تھے۔۔۔جو لڑکی کے بھائیوں نے ان کے مقتول بھائی کو کیے تھے۔۔۔

ارمغان گردیزی لڑکی کے گھر والوں کی جانب سے کیس لڑ رہا تھا۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ یہ دونوں قتل لڑکے کے بھائی نے کیے ہیں۔۔۔جو سارا الزام ان پر ڈال رہا ہے۔۔۔

Ph#03477605346

یہ کیس دن بدن پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔دونوں ہی بڑے خاندان تھے۔۔۔اسی خاطر دونوں اپنی جگہ ڈٹے کھڑے تھے۔۔۔

دونوں نے اپنی عزیز ہستیوں کو کھویا تھا۔۔۔دونوں جانب بہت زیادہ غم و غصہ بھرا ہوا تھا۔۔۔

عدالت کی سنوائی شروع ہوتے ہی منصور تیزی سے اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔

"میں دیر سے آنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔۔۔میرا ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔شاید کچھ لوگ آج میری جانب سے پیش کیے جانے والے ثبوتوں کی وجہ سے بہت خوفزدہ ہیں۔۔۔اس لیے میرے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔۔۔"

منصور نے آتے ساتھ ہی اپنی عادت کے مطابق ارمغان پر الزام لگایا تھا۔۔۔جس پر ارمغان گردیزی کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"اچھا طریقہ ہے ہارنے سے پہلے ہی۔۔۔اپنی ہار کا جواز دینے کا۔۔"

ارمغان اپنا کوٹ درست کرتا اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کی گرے آنکھوں میں ہر وقت وحشت چھائی رہتی تھی۔۔وہ

دل سے مسکرانا بھول چکا تھا۔۔۔ہر وقت اتنا سنجیدہ رہتا تھا کہ لوگوں

کو اس سے بات کرتے ہوئے خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"طریقے تو سارے آپ کو آتے ہیں۔۔۔پیٹھ پیچھے وار کرنے کے۔۔

اتنے خوفزدہ کیوں ہیں بیرسٹر صاحب اپنی زندگی کا سب سے اہم

کیس ہارنے سے۔۔۔زندگی میں تو ہار جیت ہوتی رہتی ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

منصور باز نہیں آیا تھا۔۔۔وہ ارمغان گردیزی کو غصہ دلانا چاہتا تھا۔۔۔

"وقت سے پہلے نتیجہ اخذ کرلینا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

ارمغان گردیزی سرد لہجے میں بولتا اسے وہیں چپ کروا گیا تھا۔۔۔

اسے ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ یہ شخص اس پر کوئی بھی الزام لگاتا۔۔۔

جج صاحب کی پکار پر وہ دونوں اس جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔۔۔

Ph#0347605346

منصور کی پاس ثبوت تھے تو ارمغان گردیزی کے پاس اس کے دلائل تھے۔۔۔وہ ان ثبوتوں کو بھی مخالف جانب موڑ چکا تھا۔۔۔

"سر میرا یہ کیس آگے سے میری ساتھی وکیل پروسیڈ کریں گی۔۔۔"

منصور کی بات پر ارمغان نے استہزایہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہار کے ڈر سے دم دبا کر بھاگنے کا اچھا طریقہ ہے یہ۔۔۔۔"

ارمغان نے پانی کی بوتل لبوں سے لگاتے اس پر طنز کیا تھا۔۔۔جو اب واپس اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔جب اسی لمحے جو انسان کمرہ

Ph#03477605346

عدالت میں داخل ہوا تھا۔۔۔اسے دیکھ رجب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

سفید لباس پر سیاہ کوٹ اور سیاہ ہی دوپٹہ سر پر لپیٹے شاہانہ چال چل کر ان سب کے بیچ آتی وہ رائمہ کاظمی ہی تھی۔۔۔ارمغان کا رخ دوسری جانب تھا۔۔

اس لیے وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔

رجب کے چہرے پر خوف کی پرچھائی آن ٹھہری تھی۔۔۔رائمہ کا اس وقت ارمغان کے سامنے آنا اس کے کیس کے لیے غلط ہو سکتا

Ph#03477605346

تھا۔۔۔ جس لڑکی کے لیے وہ پچھلے دو سال سے اپنا ہوش بھلائے ہوئے تھا۔۔

اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ اس کا یوں اچانک سامنے آجانا اس کے لیے کسی دھچکے سے کم نہیں تھا۔۔

"یور آنر میرا نام رائمہ کاظمی ہے۔۔ میں منصور صاحب کے ساتھ اس کیس کو پروسیڈ کروں گی۔۔۔"

ارمغان گردیزی اپنے ہی دھیان میں کھڑا تھا۔۔۔ جب کانوں میں گونجتی یہ آواز اس کے وجود کو سن کر گئی تھی۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے پلٹا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا شاید اس کے کانوں کو دھوکا ہوا ہے۔۔۔ مگر

Ph#03477605346

سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ وہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ بھول چکا تھا کہ وہ اس وقت کہاں کھڑا تھا۔۔۔ کتنے لوگوں کی نگاہیں تھیں اس کے اوپر۔۔۔۔

اسے تو اس کی دنیا کی بھول چکی تھی۔۔۔ یاد رہی تھی تو صرف سامنے کھڑی رائمہ کاظمی۔۔۔۔

جس کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر وہ پچھلے دو سال سے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

"یور آنر مقتولہ کے بڑے بھائی احتشام نقوی اس پر شادی سے پہلے بھی کئی بار تشدد کرتے آئے ہیں۔۔۔اسے کئی کئی دن گھر میں لاک رکھا جاتا تھا تاکہ وہ اس لڑکے سے نہ مل سکے۔۔۔جس سے وہ شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسے روکنے کے لیے ہر طرح سے ٹارچر کیا گیا ہے۔۔۔اسی ٹارچر سے تنگ آکر اس نے گھر سے بھگانے جیسا انتہائی قدم اٹھایا۔۔۔"

رائمہ پورے کانفیڈنس کے ساتھ بولتی ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے وہ ارمغان گردیزی کو جانتی تک نہ ہو۔۔۔

Ph#03477695346

ارمغان اپنی جگہ ساکت کھڑا اسے تکے جارہا تھا۔۔۔اپنے کیس کے دلائل بھول چکا تھا۔۔۔۔اسے کچھ بھی یاد نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اپنے کتنے اہم کیس کی سنوائی میں کھڑا تھا۔۔۔

وہ بولنا تک بھول چکا تھا۔۔۔سب لوگ ہی حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے کہ اسے ہوا کیا تھا۔۔۔رجب ارمغان کے پاس جانا چاہتا تھا مگر اسے وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

منصور آفندی خود ارمغان گردیزی کی حالت دیکھ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

وہ کچھ بول کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔اس طرح تو کیس اس کے ہاتھ سے ہی نکل جانا تھا۔۔۔ارمغان کا اس طرح بے خود ہو کر رائمہ کو دیکھنا وہاں موجود بہت سارے لوگوں کو چونکا گیا تھا۔۔

منصور کو رائمہ سب بتا چکی تھی۔۔۔مگر منصور کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ارمغان گردیزی جسے وہ پچھلے دو سال سے جانتا تھا۔۔۔ اسے آج تک کبھی کسی لڑکی سے بات کرتے تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اس کا اس طرح کسی لڑکی سے افیکٹ ہو جانا کہ وہ اپنے کیس کی سنوائی تک بھول چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605348

وہ رائمہ کو یہاں اس طرح جان بوجھ کر ہی لایا تھا۔۔۔ارمغان کے اس کیس میں ہرانے کے لیے اور کوئی ہتھکنڈا نہیں ملا تھا اسے۔۔۔ اسی خاطر وہ رائمہ کو بھی ارمغان کے بارے میں بتائے بغیر یہاں لایا تھا۔۔

مگر اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ارمغان رائمہ کو دیکھ کر ایسے گم صم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کہ اپنا کیس تک بھول جائے گا۔۔۔

یہ بات منصور کو اچھے خاصے شاک میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اور ساتھ ہی خوشگوار حیرت میں بھی۔۔۔وہ اس سب کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتا تھا۔۔

"بیرسٹر صاحب آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے۔۔۔؟؟"

جج صاحب ارمغان کی جانب سے خاموشی پر اب اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔جو ابھی بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

رائمہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔اور لمحے کے ہزارویں حصے میں نگاہیں پھیر بھی گئی تھی۔۔ جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔یہ شخص اس کے لیے انتہائی غیر اہم ہو۔۔۔

"ارمغان۔۔۔"

Ph#03477605346

رجب بہت مشکل سے اجازت لیتا اس تک پہنچا تھا۔۔۔وہ خود بھی ایک وکیل تھا اس لیے اسے اجازت مل گئی تھی۔

"ارمغان ہوش میں آؤ۔۔۔وہ رائمہ ہی ہے اور اس وقت تمہارے سامنے کھڑی تمہارے خلاف کیس لڑ رہی ہے۔۔۔وہ منصور آفندی کی ساتھی ہے۔۔۔تم اس طرح اپنا یہ کیس ہار جاؤ گے۔۔"

رجب کے ہوش دلانے پر ارمغان نے پلٹ کر منصور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ رائمہ تو اسکی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

کیا واقعی یہ لڑکی اس کی زندگی میں واپس آچکی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسے آج اتنی بڑی خوشی مل گئی تھی۔۔۔ وہ واپس لوٹی بھی تھی تو اسکے سب سے بڑے دشمن کے ساتھ مل کر اسے ہرانے کی خاطر۔۔۔۔

ارمغان گردیزی کے لب مسکرائے تھے۔۔۔ ارمغان گردیزی کو ہرانا آج بھی اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک شخص تھا۔۔۔ وہ اس کنڈیشن میں بھی کیس لڑنے کو تیار تھا۔۔۔

ورنہ دل تو چاہ رہا تھا سامنے کھڑی اپنی اس نازک سی وکیل کو ابھی بانہوں میں بھر کر یہاں سے کہیں دور لے جائے۔۔۔

Ph#03477605346

اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرتے اسے بتائے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرنے لگا تھا۔۔۔

لیکن اس لڑکی کی آنکھوں میں چھائی اجنبیت اور نفرت ارمغان گردیزی کو ایسا کرنے سے روک گئی تھی۔۔۔

"آپ میرے موکل پر الزام لگا رہی ہیں کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود ہے۔۔۔"

ارمغان پانی کی پوری بوتل اپنے اندر انڈیلتا اپنی اعصاب کو جھنجھوڑ گیا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں رائمہ کے چہرے کا طواف کر رہی

Ph#03477605346

تھیں۔۔۔اس کی دلکشی میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

گھنیری پلکیں بار بار اٹھتی گرتیں ارمغان کا دھیان بھٹکا رہی تھیں۔۔۔تراشیدہ لبوں کے نیچے ٹھوڑی پر چمکتا سیاہ تل۔۔۔اور کمر پر بکھرے حسین سیاہ بال۔۔۔

وہ لڑکی آج بھی معصومیت اور سادگی کا مجسمہ تھی۔۔۔ارمغان بار بار اس کے معصوم نقوش میں کھو رہا تھا۔۔۔بالوں کی کٹی لٹیں چہرا جھکانے کی وجہ سے بار بار اس کے ناک میں پہنی نتھ سے آن ٹکراتی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان اس وقت سماعت میں کھڑے رہنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

منصور آفندی نے اس وقت واقعی بہت بڑا داؤ کھیلا تھا۔۔۔وہ مان گیا تھا اسے۔۔۔

آج پہلی بار اسے منصور کی چلی گئی چال بے انتہا پسند آئی تھی۔۔۔

"میرے پاس گواہ موجود ہے۔۔۔ان کے گھر کی پرانی ملازمہ۔۔۔"

رائمہ نے اس کی بات کے جواب میں کہا تھا۔۔ارمغان چلتا ہوا اس کے بہت قریب آن کھڑا تھا۔۔۔

PH#03477605346

وہ دیکھنا چاہتا تھا یہ لڑکی جو خود کو اتنا اجنبی ظاہر کر رہی تھی کیا واقعی وہ اسے پوری طرح سے بھلا چکی تھی۔۔۔

اس کے قریب آنے پر رائمہ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ ارمغان کی اس حرکت پر منصور غصے سے اپنی جگہ پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ مسلسل اتنی دیر سے ارمغان کو نوٹ کر رہا تھا۔۔۔ جس کے انداز ہی بدل چکے تھے۔۔۔۔

وہ خود تو اپنے حواسوں میں نہیں تھا مگر رائمہ کو بھی کنفیوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

منصور کسی بھی قیمت پر یہ کیس جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

"تو پیش کریں اپنی گواہ۔۔۔"

ارمغان اس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا۔۔۔رائمہ نے فوراً سے پہلے نگاہوں کازاویہ بدلہ تھا۔۔

ان ڈارک گرے آنکھوں کاوار انتہائی خطرناک تھا۔۔۔

"آپ فاصلے پر رہ کر بات کریں۔۔۔"

Ph#03477605346

منصور قریب آتادبی آواز میں بولا تھا۔۔

"آپ دور رہیں آپ ابھی اس کیس کے بیچ نہیں بول سکتے۔۔۔"

ارمغان اس سے بھی زیادہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

رائمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"لگتا ہے آج آپ سب کو سنجیدگی کے ساتھ اس کسی کی سماعت سننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ آپ پہلے اپنی معاملات سلجھالیں۔۔۔ اس کیس کو اگلی پیشی پر دیکھا جائے گا اور اس کا فیصلہ بھی دیا جائے گا۔۔۔"

جج صاحب دوبارا انہیں اپنی جانب متوجہ کر چکے تھے۔۔۔ جس پر اب غصے سے اٹھتے سماعت درمیان میں ہی چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔

ابھی جس طرح سنوائی چل رہی تھی اگر ایسا ہی رہتا تو منصور نے

کیس جیت جانا تھا۔۔ مگر ارمغان گردیزی کی حرکتوں کی وجہ سے یہ سماعت یہی روک دی گئی تھی۔۔۔

کیس میں اتنی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے اور عدالت کا وقت برباد کرنے پر ان دونوں پر پانچ پانچ لاکھ جرمانہ ڈالا گیا تھا۔۔

منصور کا غصے سے برا حال ہوا تھا۔۔

اس کی چال اسی پر الٹ پڑ گئی تھی۔۔۔ کتنا اچھا موقع تھا آج ارمغان گردیزی کو ہرانے کا۔۔۔

PH#03477605356

مگر وہ شخص اپنے دماغ کا استعمال کرتے پھر سے اسے ناکام بنا گیا تھا۔۔۔وہ جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کر رہا تھا تاکہ عدالت برخاست ہو جائے۔۔۔

منصور کا چہرا غصے سے لال تھا۔۔۔۔

جبکہ ارمغان گردیزی تو اس وقت کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا۔۔۔سب لوگ باہر نکلنے لگے تھے۔۔۔رجب تیزی سے ارمغان کے پاس آیا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے رائمہ کو پکارا تھا۔۔۔جو اس کی جانب دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔۔۔

رائمہ کی رنگت غصے سے لال پڑ چکی تھی۔۔۔ارمغان کو اس کے وجود میں کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جس کا یہی مطلب تھا کہ اسے بھی ارمغان کی موجودگی اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔۔

رائمہ بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیے کھڑی تھی۔۔۔

وہ اپنی فائلز اٹھاتی وہاں سے جانے لگی تھی جب اپنی بات کا جواب نہ دیئے جانے پر ارمغان اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔؟؟؟وہ بات نہیں کرنا چاہتیں تم سے۔۔۔۔"

منصور ارمغان کے انداز دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ رائمہ اس شخص کو اب بھی کس طرح افیکٹ کرتی تھی۔۔۔وہ ارمغان کی اس کمزوری کو استعمال کر سکتا تھا۔۔۔۔رائمہ تو ویسے ہی اسے بے پناہ پسند تھی۔۔۔

ایک تیر سے اب دو شکار ہو سکتے تھے۔۔۔

رائمہ کے زندگی میں اس شخص کا کیا مقام تھا وہ اسے دیکھ کر پتا چل رہا تھا۔۔۔منصور کو انجانی خوشی ملی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی لال پڑتی رنگت اور آنکھوں کا سرد پن ہر بات واضح کر گیا تھا کہ وہ اب ارمغان گردیزی کی صورت دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔۔۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو اور سائیڈ پر ہو۔۔۔۔مجھے رائمہ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

ارمغان کو اس کی بیچ میں مداخلت انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ منصور کچھ بولتا رائمہ نے اپنی پلکیں اس کی جانب اٹھائی تھیں۔۔۔۔

Ph#03477605346

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔نہ ہی میں آپ کی صورت دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔اس لیے آپ کے لیے یہی بہتر ہے دوبارہ میرے راستے میں نہ آئیں۔۔۔دوبارہ آپ نے مجھے ایسے روکنے کی کوشش کی تو میں آپ پر ہریسمنٹ کا کیس کو دوں گی۔۔۔بھولیں مت میں اب ایڈووکیٹ رائمہ کاظمی ہوں۔۔۔راستے میں کھڑی کوئی عام لڑکی نہیں۔۔۔

جسے جب دل چاہے توڑ دیا جائے یا اس کے جذبات سے کھیل لیا جائے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ انگلی اٹھا کر اسے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں وارن کرتے بولتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

یہ سب بولتے اس کی آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

منصور لبوں پر مسکراہٹ سجائے ایک طنزیہ مسکراہٹ ارمغان کی جانب اچھالتا تیزی سے اس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

جبکہ ارمغان کتنے ہی لمحے ایسے ہی کھڑا اس جگہ کو گھور تا رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔۔ وہ کیا بول کر گئی تھی اسے پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنی غلطی مانتا بھی تھا اور اس کا ازالہ بھی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کی جانب سے کیے جانے والے نفرت کے وار بھی سہنے کو تیار تھا۔۔۔

لیکن اس وقت وہ تو بس اسی بات پر خوش تھا کہ رائمہ اس کے سامنے آچکی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی اسے دھمکی دے کر گئی تھی۔۔۔ارمغان گردیزی کی آنکھیں لال ہوئی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ اس شخص کے ساتھ گئی تھی جو ارمغان کو انتہائی زہر لگتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رجب نے کال کر کے گھر میں سب کو ہی بتا دیا تھا کہ رائمہ واپس آچکی ہے۔۔۔ اور ارمغان گردیزی کے سب سے بڑے دشمن کے ساتھ ہے۔۔۔ سب جانتے تھے کہ منصور اور ارمغان کی کتنی مخالفت تھی۔۔۔

رائمہ اس سے کیسے ملی تھی۔۔۔ کیا رشتہ تھا ان کے بیچ۔۔۔

یہ بات ارمغان کو اب بے چین کر رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ اب کسی بھی قیمت پر رائمہ کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اگر کوئی رشتہ تھا بھی تو وہ اسے تڑوا دینے کا حوصلہ رکھتا تھا۔۔۔

"رائمہ اس گدھے کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

رجب بھی اس سارے معاملے پر بہت زیادہ حیران تھا۔۔۔

وہ دونوں باہر آئے تھے۔۔۔جب انہیں رائمہ منصور کی گاڑی میں بیٹھتی نظر آئی تھی۔۔۔وہ انتہا کا بد تہذیب شخص رائمہ کے لیے دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی نے سلگتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔جبکہ دوسری جانب گاڑی میں بیٹھتے منصور نے ایک دل جلاتی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔۔۔ارمغان کی آنکھیں مزید لال ہوئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

جو لڑکی صرف اس کی ذات پر انحصار کرنے لگی تھی اسے آج کسی اور کے ساتھ دیکھ ارمغان گردیزی کی شریانوں میں خون کی گردش مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔

دل جل اٹھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

منصور نے کورٹ کے ایریا سے باہر آتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔جو اتنی دیر میں پانی کی پوری بوتل ختم کر چکی تھی۔۔۔بار بار اپنے

Ph#03477605346

چہرے سے پسینہ صاف کرتی وہ اسے نارمل بالکل بھی نہیں لگی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔ مگر آواز کی کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔

دھڑکنیں ابھی بھی معمول پر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔وہ ارمغان گردیزی کو اتنی باتیں سنا کر اس کے سامنے سے تو مضبوط بن کر نکل آئی تھی۔۔ لیکن اب اس کے دل کی حالت نارمل ہی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

"آپ کو مجھے اس سب کے بارے میں پہلے بتانا چاہیے تھا۔۔۔"

Ph#03477605346

کافی دیر بعد خود کو بول پانے کے قابل بناتی وہ اس سے شکوہ کر گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کو نظر انداز کرنا آج بھی اس کے لیے انتہائی مشکل تھا۔۔۔ پچھلے دو سال اس شخص کی نفرت اور محبت کے بیچ الجھتے گزار دیئے تھے۔۔۔

آج وہ اچانک سے سامنے آگیا تھا۔۔زخمی دل پھر درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

"آئم سوری مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ارمغان گردیزی آپ کو دیکھ کر ایسے بی ہیو کرے گا۔۔۔"

Ph#03477605346

منصور کی بات پر رائمہ کے چہرے پر تلخی بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا اب۔۔۔۔ لیکن آپ کو ایک بار مجھے بتانا چاہیے تھا اس بارے میں۔۔۔ میں اس طرح ان کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔"

رائمہ نے شکوہ کیا تھا۔۔ رائمہ کو وہ پچھلے ایک سال سے جانتا تھا۔۔ یہ لڑکی سادہ اور صاف دل کی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا منصور سب باتوں سے واقف تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کا ایکسیڈنٹ اس دن جس گاڑی کے ساتھ ہوا تھا وہ لوگ انسانیت کے ناطے اسے ہاسپٹل چھوڑ گئے تھے۔۔۔

اس کو معمولی چوٹیں ہی آئی تھیں۔۔۔

اسے اسی دن ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کے پاس رہنے کو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ وہ دو دن ہاسپٹل کی سنگی بینچ پر بیٹھی ٹھنڈ سے سکڑتی رہی تھی۔۔ جب وہاں جاب کرتی ڈاکٹر اریبہ کے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ اس کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔۔

وہاں اس کی حالت دیکھ ڈاکٹر اریبہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئی تھی۔۔۔ وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ اکیلی گھر پر رہتی تھی۔۔۔ اس

Ph#03476053246

کے ہزبینڈ کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔اسے رائمہ بہت پیاری اور معصوم سی لگی تھی۔۔۔اس کی ساری کہانی سن کر اسے اس چھوٹی سی لڑکی سے مزید ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔۔

اریبہ اس سے عمر میں پانچ سے چھ سال بڑی تھی۔۔۔

لیکن اس کو بالکل اپنے بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھی۔۔۔

رائمہ اسکی بہت زیادہ احسان مند تھی۔۔۔اگر اریبہ نہ ہوتی تو نجانے وہ اس وقت کہاں رل رہی ہوتی۔۔

وہ اریبہ پر بوجھ نہیں بنی تھی۔۔اس نے جاب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی بھی شروع کر دی تھی۔۔۔اریبہ نے اس کا ہر

Pdf#03477605326

معاملے میں بہت ساتھ دیا تھا۔۔۔وہ اکثر نیوز پیپر اور باقی جگہوں پر ارمغان گردیزی کی کامیابی اور مقبولیت کی خبریں دیکھتی رہتی تھی۔۔۔

جو ایک بہت بڑا وکیل بن چکا تھا۔۔۔اسے بھی اسی مقام تک پہنچنا تھا۔۔

وہ اپنی ڈگری مکمل کر چکی تھی جب انہیں دنوں ان کے گھر کے برابر والے گھر میں منصور اپنی فیملی کے ساتھ شفٹ ہوا تھا۔۔۔اس کی فیملی میں اس کے والدین اور دو بہنیں تھیں۔

Ph#03477605346

اریبہ بہت خوش اخلاق لڑکی تھی۔۔۔ جس کے محلے والوں کے ساتھ بھی بہت اچھے تعلقات تھے۔۔۔ منصور کی فیملی کے ساتھ بھی اس کے اچھے مراسم بن گئے تھے۔۔۔رائمہ کسی کے گھر آتی جاتی نہیں تھی۔۔

مگر ان کے گھر آنے کی وجہ سے ان سے اچھی بن گئ تھی۔۔۔

منصور کی امی کو رائمہ بہت زیادہ پسںد تھی۔۔۔انہوں نے ہی رائمہ کو اس حوالے سے منصور سے مدد لینے کو کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے ایل ایل بی مکمل کرنے کے بعد پریکٹس منصور کے پاس ہی کی تھی۔۔۔ منصور کو بھی اپنی فیملی کی طرح وہ معصوم سی لڑکی بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔

مگر رائمہ کی جانب سے ہمیشہ سردرویہ رکھے جانے کی وجہ سے وہ اپنی حد میں ہی رہا تھا۔۔

اس نے اپنی امی کے ذریعے اریبہ کے پاس رائمہ کا رشتہ بھجوایا تھا۔۔۔ اریبہ چاہتی تھی کہ ایسا ہو جائے۔۔

مگر رائمہ نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

وہ اب کبھی اپنی زندگی میں ایسے کسی تعلق کی متمنی نہیں تھی۔۔۔

اس نے منصور سے دوری بنالی تھی۔۔۔

لیکن منصور ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس نے رائمہ سے کہا تھا کہ وہ اس سے دوبارہ کبھی اس بارے میں بات نہیں کرے گا۔۔۔

وہ دونوں اچھے دوستوں کی طرح رہ سکتے تھے۔۔۔اریبہ سے اسے بہت حد تک رائمہ کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔باقی اس کے پوچھنے پر رائمہ نے اسے بتادیا تھا کہ وہ کسی سنگدل کی محبت میں پڑ کر اپنا دل توڑا چکی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کے بارے میں جان کر منصور شاک ہوا تھا۔۔۔

لیکن رائمہ نے اسے منع کیا تھا کہ وہ کبھی بھی ارمغان کے سامنے کچھ نہیں بولے گا۔۔۔

جو مانتے منصور ایک سال سے اس کے وعدے کی پاسداری کرتا آرہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے اس اہم کیس کے بارے میں رائمہ کو بتایا تھا۔۔۔ لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ یہ کیس ارمغان گردیزی کے مخالفت میں لڑرہا تھا۔۔ رائمہ نے اسے گڈلک میں کہا تھا۔۔۔ وہ ارمغان گردیزی کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

منصور کبھی اس کی کوئی بات کرتا تھا تو وہ انجان بن جاتی تھی۔۔۔

ایسے ظاہر کرتی تھی جیسے اسے کوئی سروکار ہی نہیں ہے۔۔۔ لیکن

تنہائی میں اکثر وہ شخص بے طرح یاد آتا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی وہ یہ بھی دعا کرتی تھی کہ دوبارہ وہ کبھی اسے دکھائی نہ

دے۔۔۔

کیونکہ اگر وہ دوبارہ سامنے آ گیا تو رائمہ کو اندازہ تھا کہ اس کی جو

اندرونی کیفیت بنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسی شخص کی اپنے اندر بھری گئی

سفاکیت اسی پر انڈیل دے گی۔۔

Ph#03477605346

منصور اس کیس کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھا۔۔رائمہ نے اس کی بہت مدد کی تھی۔۔

جو دیکھتے منصور نے اسے بھی اپنے ساتھ اس کیس میں شامل کر لیا تھا۔۔۔اس کا ارادہ کیا تھا رائمہ اس بات سے بالکل بھی واقف نہیں تھی۔۔۔

وہ اسے دل سے دوست مانتی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا منصور اس کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔۔۔۔

Ph#03477605346

عدالت میں جا کر اسے اپنے سامنے دیکھتے لمحے بھر کو وہ بھی ڈگمگائی تھی۔۔۔پر ان گزرے دو سالوں میں وہ خود کو اتنا مضبوط کر چکی تھی کہ اس نے فوری طور پر خود کو کمزور پڑنے سے بچا لیا تھا۔۔۔۔

اسے لگا تھا کہ ارمغان گردیزی بھی ایسا ہی کرے گا۔۔۔ مگر اس کا اپنی جانب متوجہ ہونا رائمہ کو حیران کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے تو یہی لگا تھا کہ وہ اب تک مدیحہ سے شادی کر چکا ہو گا۔۔۔

اس نے منصور سے کبھی بھی ارمغان کے حوالے سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

"میں آپ کے پرسنل معاملات میں بولنے کا حق نہیں رکھتا۔۔۔ مگر ایک دوست ہونے کی حیثیت سے میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ آپ کو بھی ویسے ہی کھل کر جینے کا حق ہے جیسے ارمغانِ گردیزی اپنی زندگی گزار رہا ہے۔۔۔ مجرم وہ ہے آپ کا۔۔۔ اس کو شرم سے اپنا چہرا جھکانا چاہئے۔۔۔ اس نے غلط کیا آپ ہے ساتھ۔۔۔۔ آپ کیوں چھپیں۔۔۔۔"

منصور کے نرمی سے سمجھانے پر رائمہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔ وہ اس شخص کے لیے اجنبی ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔ اس کے ہونے نہ ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اپنے دل کو سنبھالتی وہ خود کو پتھر بنا گئی تھی۔۔۔ مگر سینے کے کسی ایک حصے میں اب بھی شور اٹھ رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے رائمہ سے ملنا ہے۔۔۔"

گردیزی مینشن میں جب سے رائمہ کے مل جانے کا پتا چلا تھا۔۔۔ سب ہی بہت زیادہ خوش اور پرجوش تھے۔۔۔ نوشین بیگم کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی اسے اپنی بہو بنا کر گھر لے آتیں۔۔۔

مگر ارمغان نے فلحال سب کو روک رکھا تھا۔۔۔ رائمہ کے ساتھ وہ جو کر چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اتنی آسانی سے اس کے پاس لوٹنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔ اور سب سے اہم بات وہ منصور کے ساتھ تھی۔۔۔۔ جس کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ سب کچھ جانتا تھا۔۔۔۔ ارمغان اس کی نظروں میں رائمہ کے لیے پسندیدگی دیکھ چکا تھا۔۔۔

جس نے اسے مزید انگاروں پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔۔

وہ جب سے لوٹا تھا نجانے کتنے سیگریٹ پھونک چکا تھا۔۔۔۔

اسے رائمہ سے بات کرنی تھی۔۔۔ اس سے معافی مانگ کر اسے منانا تھا۔۔۔۔

"رائمہ منصور کے پڑوس میں رہتی ہے۔۔۔دونوں گھروں میں بہت زیادہ میل ملاپ ہے۔۔۔منصور اور رائمہ میں بہت اچھی دوستی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر اریبہ کو وہ اپنی بڑی بہن مانتی ہے۔۔۔۔اور ڈاکٹر اریبہ فاطمہ کی دوست ہے۔۔۔۔"

سیف نے ساری تفصیل پتا کرتے اسے بتادی تھی۔۔۔

جبکہ ارمغان کی سوئی تو منصور اور رائمہ کی دوستی پر آن اٹکی تھی۔۔۔۔غصے سے اس کی رنگت لال ہوئی تھی۔۔۔

"اس لڑکی کو پوری دنیا میں وہی الو کا پٹھا ملا تھا دوست بنانے کی خاطر۔۔۔"

ارمغان تپ کر بولا تھا۔۔۔

"یہاں جو دوستوں کی بھیانک صورت اس نے دیکھی تھی۔۔۔اس کے بعد منصور بھی اسے بہتر ہی لگا ہو گا۔۔۔"

ہما بھی وہاں آن بیٹھی تھی۔۔۔وہ رائمہ سے ملنا چاہتی تھی لیکن ساتھ اسے خوف بھی تھا کہ رائمہ اسے دھتکار دے گی۔۔۔

جو شاید وہ برداشت نہ کر پاتی۔۔۔

وہ سب لوگ اس وقت بالکنی میں بیٹھے تھے۔۔۔سوائے مدیحہ کے۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے اسکی صورت دیکھنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔۔ جہاں مدیحہ ہوتی تھی وہ وہاں بیٹھتا بھی نہیں تھا۔۔۔

باقی سب کا رویہ مدیحہ کے ساتھ ٹھیک تھا۔۔۔ مگر دلوں میں ایک گرہ سی آگئی تھی۔۔۔ جس نے مدیحہ کو ہی سب سے دور کر دیا تھا۔۔۔ وہ اب ان سب کے ساتھ نہیں بیٹھتی تھی۔۔۔

وہ خود ہی کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کی نفرت اس کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس شخص کو اپنے ہی ہاتھوں سے گنوادے گی۔۔۔

Ph#03477605349

اسی نے ہی تو ہر بار ارمغان کے سامنے رائمہ کے خلاف باتیں کر کے ارمغان کو اس سے بد ظن کیا تھا۔۔۔وہ ہر بات کا قصور وار اپنے آپ کو ہی سمجھتی تھی اب۔۔۔ارمغان کی نفرت نے اس کی ساری اکڑ ختم کر دی تھی۔۔۔

"ہم سب ایک بار رائمہ کے پاس جا کر اپنی غلطی کی معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔"

پلوشہ کا بہت دل چاہ رہا تھا رائمہ سے ملنے پر۔۔۔مگر ارمغان کی مرضی کے خلاف وہ نہیں جانا چاہتے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

"اوکے جاسکتے ہو تم لوگ۔۔۔ مگر مجھے نہیں لگتا وہ کسی سے بات بھی کرے۔۔۔ بہت غصے میں تھی وہ۔۔۔ میرے سامنے تو ایسے بن گئی جیسے جانتی بھی نہ ہو۔۔۔"

ارمغان ابھی تک یہ سب برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کے ساتھ اتنا غلط کر چکا تھا۔۔۔ یہ جانتا تھا کہ وہ اپنی جگہ حق بجانب تھی۔۔۔ لیکن اس کی بے رخی برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

"ہو سکتا ہے تم اب بھی اس کے بارے میں غلط ہی سوچ رہے ہو۔۔۔"

سیف نے ان سب کے ساتھ اٹھ کر جاتے کہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جس پر ارمغان کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

ہما رائمہ سے ملنے کے لیے بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھی۔۔۔

"آپ وہاں آ نہیں سکتے ہے ہمیں ڈراپ کرنے تو آ جائیں۔۔۔ اندر مت جایئے گا۔۔۔ کیا پتا باہر سے ہی ایک جھلک دیکھنا نصیب ہو جائے۔۔۔"

ہما کا آئیڈیا ارمغان کو اچھا لگا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی دوبارہ جھلک دیکھنے کی خاطر دل بے قرار ہوا جا رہا تھا۔۔۔

PH#03477605346

باقی سب ایک گاڑی میں تھے۔۔۔ جبکہ ہما اس کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ گاڑی ان کی کالونی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ مطلوبہ ایڈریس پر پہنچتے ان کی گاڑیاں رکی تھیں۔۔۔

"اللہ کرے رائمہ ہم سے مل لے۔۔۔"

Ph#03477605346

ہما بہت زیادہ گھبرا رہی تھی۔۔ باقی سب بھی گاڑی سے اتر چکے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر ارمغان کی متلاشی نگاہیں گھر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جب منصور کے گھر کے ٹیرس پر جو منظر دکھائی دے رہا تھا اس نے ارمغان گردیزی کو آگ میں جھلسا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے مسکرا کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

دونوں کے ہاتھوں میں چائے کے مگ موجود تھے۔۔۔

بہت فرصت سے گپ شپ چل رہی تھی۔۔۔

ارمغان کی نگاہوں کے تعاقب میں باقی سب نے بھی ٹیرس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ہما کا دل ارمغان کے تیور دیکھ کانپ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

منصور کی نظر بھی ان سب پر پڑ چکی تھی۔۔۔اس نے جان بوجھ کے رائمہ کی جانب بہانے سے ہاتھ بڑھاتے اس کے مگ کو ایسے چھوا تھا کہ دیکھنے والوں کو یہی لگے کہ وہ رائمہ کا ہاتھ تھام رہا ہے۔۔۔

ارمغان نے غصے سے ایک زور دار ٹھوکر گاڑی کو دے ماری تھی۔۔۔

اسی لمحے رائمہ نے بھی اس جانب دیکھا تھا۔۔مگر تب تک ارمغان گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

وہ گاڑی اتنی تیزی کے ساتھ وہاں سے نکال کر لے گیا تھا کہ سب کے دل دہل اٹھے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

"شرم اور غیرت نام کو نہیں ہے اس شخص میں۔۔۔ آپ کے ساتھ اتنا غلط کر چکا ہے۔۔۔ اسے لگتا ہے یہ اب بھی آپ کو ویسے ہی اپنے آگے مجبور کر دے گا۔۔۔"

منصور کی بات پر رائمہ نے گم صم انداز میں اس جگہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جہاں ابھی بھی اس کی گاڑی سے اٹھنے والی دھول اڑ رہی تھی۔۔۔۔ وہ خود چاہے اس کے بارے میں جو مرضی سوچے یا کرے۔۔۔ مگر منصور کے منہ سے ارمغان کے حوالے سے غلط الفاظ سننا اسے برداشت نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"میں چلتی ہوں اب۔۔۔۔"

Ph#03477605346

آنکھوں میں سرد تاثرات بھرے وہ چائے کا مگ ٹیبل پر رکھتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب منصور نے اسے روکا تھا۔۔۔

"میرے خیال میں آپ کو ان لوگوں سے نہیں ملنا چاہیے۔۔۔یہ بھی تو شریک تھے اس سب میں۔۔۔ایسے لوگ باز نہیں آتے۔۔۔ آپ کو پھر کوئی نیا ٹروما نہ دے جائیں۔۔۔"

منصور نہیں چاھتا تھا وہ ارمغان کے دوستوں سے بھی ملے۔۔۔

"آپ کے مخلصانہ مشورے کا بہت شکریہ۔۔۔مگر میں کبھی اپنی اقدار نہیں بھول سکتی۔۔۔وہ لوگ میرے گھر مجھ سے ملنے آئے

Ph#03477605346

ہیں۔۔۔ میں ان جیسی بن گئی تو مجھ میں اور ان سب میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔۔"

رائمہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ منصور کتنے ہی لمحے وہاں کھڑا اس لڑکی کے تصور میں کھویا رہا تھا۔۔۔

کتنا برا کیا گیا تھا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔ پھر بھی وہ اتنی اعلیٰ ظرفی کیسے دکھا سکتی تھی۔۔۔

وہ ہر بار اسے اپنے الفاظ اور اعمال سے اسے ایسے ہی متاثر کر دیتی تھی۔۔۔۔ اس وقت بھی اس کی نرم دلی دیکھ وہ اپنے دل کو اس کی جانب جھکنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے بس کسی بھی طرح اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ اریبہ کے پاس بیٹھے تھے جب رائمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر سرد و سپاٹ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔وہ انہیں سلام کرتی اجنبیوں کی طرح اریبہ کے ساتھ جا بیٹھی تھی۔۔۔
اس کا یہ انداز ہما کو مزید اذیت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"رائمہ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی رائمہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے قدموں میں جا بیٹھی تھی۔۔۔

"ہم نے تمہیں بہت اذیت دی ہے۔۔۔ مگر سکون میں ہم بھی نہیں رہے۔۔۔ تم پر اس وقت بھروسہ نہ کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کی۔۔۔ جس کا پچھتاوا مجھے اندر سے کھائے جا رہا ہے۔۔۔۔"

ہما مسلسل روتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

جبکہ رائمہ نے اسے نیچے سے اٹھا کر اپنے مقابل بیٹھایا تھا۔۔

Ph#03477605346

اس نے بہت تکلیف سہی تھی۔۔۔ مگر اس کو زیادہ درد ارمغان گردیزی نے دیا تھا۔۔۔ ہما کا تو اتنا قصور بھی نہیں تھا کہ وہ اسے سزا دیتی۔۔۔

وہ ہما کو اس حال میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ اس نے ان سب کو اپنی غلطی پر شرمسار ہوتا دیکھ معاف کر دیا تھا۔۔ جبکہ اپنی اذیت یاد آتے اس کی آنکھوں سے آنسو بھی خشک نہیں کر پائی تھی۔۔۔ جو دیکھ وہ سب اس کی اذیت اپنے دل میں اٹھتی محسوس کرتے مزید ندامت کا شکار ہوئے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

انہوں نے اسے رافع کے بارے میں بھی سب بتادیا تھا۔۔ کہ وہ اس کی ملازمہ سے اس کے بارے میں سب جان چکے ہیں۔۔۔

ان کی بات سنتے رائمہ تلخی سے مسکرادی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی تو بہت پتھر دل نکلا تھا۔۔ اسے اس کی سچائی جان کر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

رائمہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تم نے ہمیں دل سے معاف کر دیانا۔۔۔"

Ph#03477605316

ہما کبھی محبت سے اس کے گال چوم رہی تھی کبھی ہاتھ۔۔۔اس کی اس محبت پر رائمہ دھیرے سے مسکراتی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔وہ کافی دیر اس کے پاس بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔

ان لوگوں نے اسے ہرٹ کیا ہی نہیں تھا۔۔۔نہ ان کا کسی بات میں قصور بنتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ بہت اچھی اور فراخ دل کی مالک ہیں۔۔۔ہم بہت زیادہ شرمندہ ہیں کہ آپ کو پہنچاننے میں غلطی کر بیٹھے۔۔۔ان دنوں حالات ہی ایسے بن گئے تھے۔۔۔ہم سب کی عقل اور سوجھ بوجھ نجانے کہاں گھاس چرنے چلی گئی تھی۔۔۔بہت غلط کر

بیٹھے۔۔۔۔ جس کی سزا پچھلے دو سال سے ہمارا پورا خاندان برداشت کر رہا ہے۔۔۔"

سیف کے آخری جملے پر وہ چونکی ضرور تھی مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔۔ان سب لوگوں میں مدیحہ موجود نہیں تھی۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ نہ تو نادم تھی اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف کا شکار۔۔۔

Ph#03476653465

یقیناً اس نے جو چاہا تھا وہ اسے مل چکا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی بھی تو ایک بار بھی اس کے مدمقابل نہیں آیا تھا۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ شخص آج بھی ویسا ہی کٹھور اور بے حس تھا۔۔۔

"رائمہ ارمغان بھائی۔۔۔"

ہمانے اس کے بارے میں بات کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر رائمہ اسے وہیں ٹوک گئی تھی۔۔

"میں اس انسان کے بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتی۔۔۔ پلیز۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کے لہجے میں ایک دم سے سختی در آئی تھی۔۔۔جو دیکھ ہما اپنا جملہ بھی مکمل نہیں کر پائی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے سیف کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔

"کیا۔۔۔کیسے۔۔۔۔؟؟"

وہ پریشانی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔باقی سب نے بھی دہل کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی زرد پڑتی رنگت بتا رہی تھی کہ بات سیریس ہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

رجب اور باقی سب بھی اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

PH#03477605346

"ارمغان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اس کے اسسٹنٹ کی کال تھی۔۔۔فوری ہاسپٹل پہنچنا ہو گا۔۔۔ابھی گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتانا۔۔۔"

سیف تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔باقی سب کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ رائمہ اپنی انگلیوں کو سختی سے میچتی اپنی جگہ سن بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔

اسے ارمغان کا غصے سے جانا یاد آیا تھا۔۔۔اتنے غصے سے کیوں گیا تھا وہ۔۔۔

رائمہ یہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا ارمغان گردیزی کو۔۔۔کیونکہ اس نے تو محبت کی ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ سب لوگ بوکھلاہٹ کے عالم میں باہر نکل گئے تھے۔۔۔

"رائمہ آر یو اوکے۔۔۔"

اریبہ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔جس کا چہرا پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔۔۔

"جی آپی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

خود کو نارمل کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ ایک بار وہ لڑکھڑائی بھی تھی۔۔۔ مگر پھر خود کو سنبھالتی تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اریبہ کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔؟؟"

وہ سب سیدھے ارمغان کے پاس ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔ اس کی گاڑی کا حشر دیکھ ان سب کے دل ہول اٹھے تھے۔۔۔ مگر اللہ نے

Ph#03477605346

اسے پوری طرح سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔ماتھے پر تھوڑی سی چوٹ آئی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ ہاسپٹل کے بستر پر بیٹھا سیگریٹ لبوں میں دبائے ہوئے تھا۔۔۔

"غصہ اگیا تھا۔۔۔پتا ہی نہیں چلا گاڑی ٹھوک دی۔۔۔"

اتنے سکون سے بتا رہا تھا جیسے نارمل بات ہو۔۔۔وہ سب اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔

"اس نے معاف کر دیا تم سب کو۔۔۔"

ارمغان ان کے چہروں سے ہی اخذ کر چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"بہت اچھی ہے یار وہ۔۔۔ ہم نے بہت غلط کیا اس کے ساتھ۔۔۔ اس نے تو معاف کر دیا ہے مگر ہمارا پچھتاوا مزید بڑھ گیا ہے۔۔۔ کاش گزرا وقت واپس لوٹ سکتا۔۔۔"

رجب افسردگی سے بولا تھا۔۔۔

"میرا تو نام بھی سننے سے انکار کر دیا ہو گا اس نے۔۔۔"

ارمغان بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اب بھی وہ ٹیرس والا منظر آن ٹھہرتا اسے پھر سے جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ ان سب کی خاموشی پر ارمغان کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

PK#03477605346

"ارمغان کہاں جا رہے ہو۔۔۔ تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تھوڑا تو ریسٹ کر لو۔۔۔"

سیف اسے پھر سے اٹھتے دیکھ بولا تھا۔۔۔

مگر ارمغان اس کی سنے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اسکی حالت دیکھ ان سب کو ہی پریشانی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی کسی کی نہیں سنتا تھا مگر آج کل تو اس کے تیور مزید خطرناک ہوئے پڑے تھے۔۔۔

Ph#03477805346

اس لیے کوئی بھی اس سے کسی بھی معاملے میں بحث نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ لوگ ابھی ہاسپٹل سے نکل ہی رہے تھے جب ہما کے نمبر پر کال آنے لگی تھی۔۔۔

یہ نمبر رائمہ کا تھا اس نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی سیو کیا تھا۔۔۔رائمہ کا کچھ خاص دل نہیں تھا نمبر دینے پر۔۔۔مگر اس کے بہت زیادہ اسرار پر اس کی مانتے ہی بنی تھی۔۔۔

"رائمہ کی کال آرہی ہے۔۔۔۔"

ہما نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ رائمہ اسے اس طرح کال کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے بھی اپنی جگہ رکتے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سب ہی اس وقت خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو چکے تھے۔۔۔۔رائمہ

نے یقیناً ارمغان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔

جو سمجھتے ایک میٹھا سا سرور اس کے دل میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

Ph#03477605326

ہما نے کال پک کی تھی۔۔جب اسے رائمہ کی جھجھکتی ہوئی آواز

سنائی دی تھی۔۔۔

جیسے وہ بہت مجبوراً یہ کال کر گئی تھی۔۔۔محبت انسان کو ایسے ہی

مجبور کر دیتی تھی۔۔۔اس لڑکی نے سچی اور پر خلوص محبت کی تھی جو

آج بھی نہیں ختم ہو پا رہی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کے اتنے بڑے سلوک کے بعد بھی وہ بظاہر پتھر بنی دل کو اس کے معاملے میں پتھر کا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

گاڑی میں آن بیٹھتے ارمغان کے کہنے پر ہما نے سپیکر آن کر دیا تھا۔۔۔۔

"وہاں سب ٹھیک ہے ہما۔۔۔۔۔"

اس نے نام نہیں لیا تھا۔۔۔ مگر وہ کیا سننا چاہتی تھی ہما اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"ہاں رائمہ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

PH#03477605346

ہمانے مختصر جواب ہی دیا تھا۔۔۔ارمغان کی گاڑی کی تصویر نیوز میں بھی دکھائی جارہی تھی۔۔۔جس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اندر بیٹھے شخص کا بچ پانا ناممکن تھا۔۔۔

اسی وجہ سے اس نے دل کی ہاتھوں مجبور ہو کر اسے کال کر دی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

دل بہت بری طرح گھبرا رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔"

رائمہ کے انداز سے لگ رہا تھا اسے تشفی نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر وہ اس شخص کا نام بھی اپنے لبوں پر نہیں لا سکی تھی۔۔۔

"رائمہ ارمغان بھائی بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔اللہ کا شکر ہے۔۔۔انہیں ماتھے پر بس تھوڑی سی چوٹ آئی ہے۔۔۔"

ہما ابھی بول ہی رہی تھی جب دوسری جانب سے اتنا ہی سن کر کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

ہمانے حیرت سے باقی سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔سیف مسکرا رہا تھا۔۔۔جبکہ ارمغان گردیزی کے دل کی اذیت تھوڑی سی کم ہوئی تھی۔۔۔وہ لڑکی اب بھی اسے بھلا نہیں پائی تھی۔۔۔۔

ساتھ ہی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اپنا وہ بے رحم روپ یاد آیا تھا۔۔۔جب اس نے اس لڑکی کی اسی محبت کا مذاق

Ph#03477605346

اڑاتے اسے فریب کہا تھا۔۔۔وہ جو کر چکا تھا رائمہ معاف کرتی نہ کرتی لیکن اس کے دل کا سکون پوری طرح سے غارت ہو چکا تھا۔۔۔

رہی سہی کسر منصور پوری کر رہا تھا۔۔۔جان بوجھ کر اس کے سامنے رائمہ کے قریب ہونے کی کوشش کرتے۔۔۔

Ph#03477053

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ منصور کے ساتھ اپنے آفس کی جانب جا رہی تھی۔۔۔جب اسے سامنے سے ارمغان گردیزی آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

رائمہ نے فوراً سے پہلے اس کی جانب سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔وہ انجان بن کر گزر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ بالکل اس کے سامنے آن رکا تھا۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ تھوڑا سا وقت چاہیے تمہارا۔۔۔۔"

ارمغان نے بہت ہی سادہ اور مہذب سے لہجے کہا تھا۔۔۔

رائمہ کے ساتھ چلتا منصور بھی اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔۔جو ارمغان کو انتہائی ناگوار تو گزرا تھا۔۔۔

مگر اس نے دھیان دینا ضروری نہیں سمجھا تھا اس پر۔۔۔

رائمہ نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کے ماتھے پر ابھی بھی بینڈ تج موجود تھی۔۔۔کل اس کا اتنا برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔اور آج پھر وہ یہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

رائمہ نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔۔یہ شخص اگر بار بار ایسے ہی اس کے سامنے آتا رہتا تو اس کے دل نے پگھل جانا تھا۔۔۔جو وہ کبھی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

یہ شخص آج بھی اس کے دل و دماغ پر پہلے دن کی طرح قابض تھا۔۔۔

لیکن ارمغان گردیزی کی سنگدلی نے اسے بھی سنگدل بنا دیا تھا۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔۔"

رائمہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"جب وہ بات نہیں کرنا چاہتیں تو آپ بار بار کیوں آ کر تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ایک اتنا قابل اور ذہین بیرسٹر سڑک چھاپ لڑکوں کی طرح بی ہیو کرے گا مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔"

منصور اس لمحے خاموش نہیں رہ پایا تھا۔۔۔اس نے پہلی بار ارمغان گردیزی کو اتنا بے بس اور لاچار دیکھا تھا۔۔۔

جس کا فایدہ اٹھانے سے کیسے رہتا وہ۔۔۔

"تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔۔تم سے بات نہیں کر رہا میں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے اسے سنگین نگاہوں سے دیکھتے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔۔

"وہ میرے معاملے میں بول سکتے ہیں۔۔اور مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی تو کیوں آپ اپنا اور میرا وقت برباد کر رہے ہیں۔۔۔ آپ سے بات کرنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی۔۔۔ اتنی نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔ اس لیے آپ کی بہتری اسی میں ہو گی کہ دوبارہ میرے سامنے مت آئیں۔۔۔ آپ کو دیکھ کر خود سے بھی نفرت محسوس ہونے لگتی ہے۔۔۔"

رائمہ نے منصور کی سائیڈ لیتے ارمغان کو جلا کر خاک کر دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے ایک بار اس لڑکی کی انسلٹ کی تھی۔۔۔اور وہ اب بار بار اس کی توہین کر رہی تھی۔۔۔وہ اپنا بدلہ پورا کر رہی تھی۔۔۔ارمغان گردیزی کے سب سے بڑے حریف کے ساتھ مل کر۔۔۔وہ ارمغان گردیزی کے سینے میں خنجر کھبو رہی تھی۔۔۔

رائمہ کی بات پر منصور کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار وہ ارمغان گردیزی کو بے عزت ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

رائمہ اپنی بات کہتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ارمغان نے اپنی مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے خود پر قابو پا رکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ورنہ اس کی دماغ کی شریانیں غصے سے پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔اگر وہ اس وقت کچھ بولتا تو رائمہ کے لیے بہت غلط ہو جانا تھا۔۔۔اسی لیے اس نے بہت مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیا تھا۔۔۔

مگر منصور اس وقت بے پناہ خوش تھا۔۔۔

آج تک یہ شخص اس کا خون جلاتا آیا تھا۔۔۔آج اس کی باری تھی۔۔۔

"اچھی لڑکی ہے وہ۔۔۔پیچھا چھوڑ دو اس کا۔۔۔اپنی جیسی کوئی ڈھونڈ لو دوبارہ محبت کا ناٹک کرنے کے لیے۔۔۔دوسروں کو انصاف

Ph#03477605346

دلانے والا خود اتنا بڑا اسفاک انسان نکلے گا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔"

منصور اس کے اندر بھڑکتے آتش فشاں کے آثار اس کے چہرے پر دیکھنے کے باوجود اس پر طنز کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

جس کا جواب اگلے ہی لمحے ارمغان گردیزی بہت اچھے سے دے گیا تھا۔۔۔۔

ارمغان نے ایک زوردار پنچ اس کے منہ پر مارتے اسے پیچھے کی جانب پھینک دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ جو ابھی تھوڑی آگے ہی گئی تھی۔۔۔اس نے پلٹ کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

اس کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔وہاں آس پاس اور بھی لوگ موجود تھے۔۔۔

مگر ارمغان کی دہشت دیکھ کسی نے بھی اس لمحے قریب آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

منصور غصے سے پاگل ہوتا اپنی جگہ سے اٹھتا ارمغان پر حملہ آور ہونے ہی لگا تھا۔۔۔جب ارمغان نے ایک زوردار پنچ پھر سے اس کے چہرے پر رسید کرتے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"آئندہ میرے معاملات میں بولنا بھی مت۔۔۔۔"

اسے گریبان سے پکڑ کر دور پھینکتا وہ پلٹ کر ایک تیز نگاہ رائمہ پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔رائمہ پل بھر کے لیے اپنی جگہ پر ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ارمغان گردیزی یہ سب کیوں کر رہا تھا وہ اب بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

منصور کے چہرے سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

ارمغانِ گردیزی جیسے بلیک بلٹ چیمپین سے مقابلہ کر پانا عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

گاڑی میں بیٹھتے ارمغان نے رائمہ کو منصور کے قریب بیٹھتے دیکھا تھا۔۔۔ جس منظر نے اس کے اندر لگی آگ پر پٹرول چھڑک دیا تھا۔۔۔۔

وہ کبھی کسی کے آگے نہیں جھکا تھا۔۔۔وہ اپنے خاندان کا سب سے زیادہ مغرور اور گھمنڈی شخص تھا۔۔۔

آج تک سب نے ہی اس کی بات مانی تھی اس کے نخرے برداشت کیے تھے۔۔۔۔

کبھی کوئی اس کی بات سے انکار نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کی انسلٹ کرنے کی تو جرأت بھی نہیں تھی کسی میں۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے آج تک جو چاہا تھا وہ پا لیا تھا۔۔۔زندگی میں صرف ایک غلطی کی تھی۔۔۔جو اب اس کی زندگی کا روگ بن چکی تھی۔۔۔

کب کیسے وہ اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوتا، اس کی آنکھوں میں اپنے لیے چھائی ناپسندیدگی اور اکڑ کو ختم کرنے کی ضد میں وہ خود اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔۔۔

اسے تکلیف دے کر اور رسوا کر کے وک پچھلے دو سال اس کے لیے انتہائی اذیت ناک گزرے تھے۔۔۔جس کا درد ابھی بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ لڑکی اس کے پاس آنا تو دور اس کی بات تک سننے کی روادار نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605340

اور باقی کی کسر منصور نے پوری کر دی تھی۔۔۔وہ شخص اسے پوری دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند تھا۔۔۔

رائمہ اسی کے سامنے اسے بے عزت کرتی۔۔۔ارمغان کی تکلیف کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ پہلے بھی ایک دو بار کوشش کر چکا تھا۔۔۔لیکن رائمہ کا تب بھی ایک ہی جواب تھا۔۔۔

وہ لڑکی سنگدلی کی انتہا کر چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رائمہ۔۔۔صرف ایک بار میری بات سن لو۔۔۔"

رائمہ آج اکیلی ہی آئی تھی۔۔۔ منصور پہلے آچکا تھا اس لیے وہ ٹیکسی سے آئی تھی۔۔۔ ورنہ زیادہ تر وہی اسے پک اینڈ ڈراپ دیتا تھا۔۔۔

اس دن وہی منصور کے اسسٹنٹ کے ساتھ وہ اسے ہاسپٹل لے کر گئی تھی۔۔۔ منصور ارمغان کے خلاف رپورٹ درج کروانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر رائمہ اس معاملے کو مزید نہیں بگاڑنا چاہتی تھی۔۔۔ اسی خاطر اس کے کہنے پر منصور مان گیا تھا۔ وہ ویسے بھی اس کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔۔

وہ ایک بہترین دوست ہونے کے سارے فرائض پورے کرتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے منصور سے وعدہ لیا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی بھی اس طرح ارمغان سے نہیں الجھے گا۔۔۔وہ یہ معاملہ خود ہینڈل کرے گئی۔۔۔۔ جس پر منصور مان بھی گیا تھا۔۔۔۔

رائمہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس دن کے واقع کے بعد ارمغان دوبارہ نہیں آئے گا اس کے سامنے۔۔۔۔

مگر یہ اس کی بہت بڑی بھول تھی۔۔۔۔

وہ ابھی کورٹ کے احاطے میں داخل ہی ہوئی تھی۔۔۔جب کب سے اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر انتظار کر تا ارمغان اس کے

Ph#03477605346

قریب آیا تھا۔۔۔رائمہ کی نگاہیں بے اختیار اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے نخوت بھرے انداز میں اس کی جانب سے نگاہیں پھیر بھی گئی تھی۔۔۔

جس کی اٹھتیں ڈارک گرے مقناطیسی نگاہیں رائمہ کو آج بھی ڈسٹرب کر گئی تھیں۔۔۔۔ مگر وہ دھڑکنوں کے بڑھتے شور کو اپنے اندر ہی دبا گئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اسے پوری طرح سے نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی تھی جب ارمغان اس کے مقابل آیا تھا۔۔۔اس کے ایک دم سے سامنے

آجانے کی وجہ سے رائمہ نے بروقت اپنے قدموں کو روکتے بہت مشکل سے خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔۔۔

ورنہ سیدھی اس کے فولادی سینے سے جا ٹکراتی۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟؟آپ کو سمجھ نہیں آرہا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔"

رائمہ اب کی بار غصے سے دبی آواز میں غرائی تھی۔۔۔وہ ارد گرد موجود لوگوں کو متوجہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے تو کوئی نہیں جانتا تھا مگر ارمغان گردیزی کی ایک پہچان تھی۔۔۔سیکنڈل بھی بن سکتا تھا۔۔۔

Ph#03477605316

وہ اب کسی بھی قیمت پر اس شخص کے نام کے ساتھ نہیں جڑنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایک بار میری بات سن لو۔۔۔اس کے بعد جو بھی تمہاری مرضی اور خواہش ہوئی وہی کرنا۔۔۔بس ایک بار میرے ساتھ آ کر میری بات سن لو۔۔۔"

ارمغان اس لڑکی کی ہٹ دھرمی کے باوجود اب بھی بہت تحمل کا مظاہرہ کرتے بولا تھا۔۔۔

ورنہ یہ بات تو رائمہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ ایسے لہجے بالکل بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں مسٹر ارمغان گردیزی۔۔۔جب آپ کا دل چاہے گا آپ کے ساتھ کسی چابی کی گڑیا کی طرح چل پڑوں گی۔۔۔جس طرف آپ گھمائیں گے گھوم جاؤں گی۔۔۔۔آپ کو بھی یقیناً اپنے باقی کزنز کی طرح مجھ سے معافی ہی مانگنی ہو گی نا۔۔۔میری حقیقت سامنے جو آگئی تھی آپ کے۔۔۔اسی بات پر آپ کا بھی ضمیر جاگ گیا ہو گا۔۔۔

گلٹ ہو رہا ہو گا۔۔۔وہی کم کرنے آئیں ہونگے۔۔۔"

رائمہ مقابل کا اتنا شاہانہ انداز دیکھ تپ اٹھی تھی۔۔۔وہ لوگ کیا سمجھتے تھے اسے۔۔۔

Ph#03477605346

ان سب کو صرف اپنی تکلیف نظر کیوں آتی تھی۔۔۔

اسے انسان ہونے کا مارجن بھی نہیں دیا جاتا تھا۔۔۔ یہ سب پھر سے وہی ہو رہا تھا جو پہلے ہو چکا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

مگر اب وہ اتنی اذیت سہنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

وہ بولتے بولتے سانس لینے کی خاطر رکی تھی۔۔۔ ارمغان گردیزی کے سامنے کھڑے ہو کر اس پر چیخنے چلانے کے بعد اس کا دل اس کے اختیار سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔

وہ شخص آج بھی اپنی تمام تر وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ اس کے دل میں ہلچل مچا گیا تھا۔۔ اس کے نقوش اب پہلے سے بھی زیادہ

Ph#03417605346

مغرور ہو چکے تھے۔۔۔ڈارک گرے آنکھوں کی سرخی رائمہ کو عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

ارمغان خاموش کھڑا اسے بولنے کا موقع دے رہا تھا۔۔

"اگر آپ کو مجھ سے معافی مانگنی ہے تو آپ کو دل سے معاف کرتی ہوں۔۔۔مجھے آپ سے کسی قسم کا کوئی گلا شکوہ نہیں ہے۔۔۔ آپ نے جو بھی کیا آپ کے مطابق وہ ٹھیک ہی ہو گا۔۔۔اب آپ پلیز دوبارہ میرے سامنے اس طرح مت آئیں۔۔۔مجھے یہ سب انتہائی ناگوار گزرتا ہے۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اپنی بات مکمل کرتے اس نے ارمغان کی جانب دیکھتے اسے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اسے اس شخص کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر نظر آیا تھا۔۔۔ جیسے وہ اس کی نادانی پر مسکرا رہا ہو۔۔۔

"مجھے معافی مانگنی ہی نہیں ہے۔۔۔ اگر معافی مانگنی ہوتی تو کل باقی سب کے ساتھ آکر معافی مانگ لیتا۔۔۔ مفت میں جو بٹ رہی تھی تمہاری معافی۔۔۔۔ اتنی نرم دل تو ہو تم۔۔۔ سب کو معاف کر دیتی ہو۔۔۔۔ مجھے وہ نہیں چاہیے جو سب کو مل جاتا ہے۔۔۔۔ مجھے تم سے وہ چاہیے جو صرف میرے لیے ہے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کی بات پر رائمہ کو ایک دم سے اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص آج بھی پہلے دن کی طرح کھڑوس اور بدتمیز تھا۔۔۔بنا سامنے والے کا لحاظ کیے انسلٹ کر کے رکھ دیتا تھا۔۔

رائمہ کو خود پر بھی جی بھر کر تاؤ آیا تھا۔۔۔اتنا زیادہ بولنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔وہ بھی اس شخص کے سامنے۔۔۔جس نے کبھی اسے جیتنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"پھر کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟ کیوں میرا راستہ روکے ہوئے ہیں۔۔۔؟؟ کیا چاہیے آپ کو۔۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

رائمہ اب کی بار بری طرح سے چڑھ گئی تھی۔۔۔

ارمغان کی نگاہیں اس کے غصے سے لال پڑتے گالوں پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔ جبکہ تراشیدہ لبوں کی گستاخیاں ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھیں۔۔۔ ان سے تو الگ ہی حساب بنتا تھا اب۔۔۔

ارمغان گردیزی کی نگاہوں کی بے راہ روی پر وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔ صرف تم چاہیے ہو مجھے۔۔ میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔ اسی حوالے سے بات کرنی تھی تم سے۔۔۔ مگر تم یہاں

Ph#03477605346

اتنی دیر کھڑے ہو کر ٹائم ضائع کر سکتی ہو مگر میرے ساتھ نہیں آ سکتی۔۔۔"

ارمغان نے بہت ہی سکون کے ساتھ اس کے اوپر بم پھوڑا دیا۔۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔

اسے لگا تھا جیسے اس نے پھر سے کچھ غلط سنا ہو۔۔۔

"کک کیا۔۔۔؟؟"

بہت دیر بعد جا کر رائمہ کے لبوں سے بمشکل اتنا ہی نکل پایا تھا۔۔۔

آنکھوں کے کنارے ایک دم ں م ہوئے تھے۔۔۔اسے ارمغان گردیزی پر غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں جلد از جلد۔۔۔۔۔ یہاں معافی مانگنے نہیں پروپوز کرنے آیا تھا۔۔۔۔"

ارمغان نے اس کے ہونقوں بھرے تاثرات دیکھ اپنے الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔

اس کی بات سمجھتے رائمہ کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔۔ چہرے کے نقوش بالکل تن گئے تھے۔۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

"آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے یہ سب کہنے کی۔۔۔ میں اب کوئی گری پڑی لڑکی نہیں ہوں ارمغان گردیزی جو تم پھر سے میرے

Ph#03477605346

ساتھ کھیلنے کی کوشش کرو گے اور میں تمہارا شکار دوبارہ سے بن جاؤں گی۔۔۔"

رائمہ اب کی بار اتنی اونچی آواز میں چلائی تھی کہ ارد گرد سے گزرتے لوگوں نے بھی پلٹ کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔اس شخص کے نزدیک آج بھی اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

وہ اب بھی اسے ویسی ہی لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔۔پہلے محبت کا ناٹک کر کے رسوا کیا تھا۔۔۔اب وہی سب شادی کر کے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Ph#03476053

رائمہ وہاں سے جانے لگی تھی جب ارمغان نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک لیا تھا۔۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ مجھے تم سے شادی کرنی ہے۔۔۔ یہ کوئی مذاق یا ناٹک نہیں ہے۔۔ تم آرام سے میری بات سننے کو تیار ہی نہیں ہو اس لیے ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔ اگر تحمل سے ایک بار میری پوری بات سن لیتی تو میرا بولنا اس وقت اتنا آکورڈ نہ ہو جاتا۔۔۔"

اس کے اس لمس پر رائمہ کا پورا وجود جھلس اٹھا تھا۔۔۔

اور ان بے رحم الفاظ نے تو مزید جلتی ہے تیل چھڑکنے کا کام کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"ہاؤڈیئریو۔۔۔۔"

وہ اپنا دوسرا ہاتھ اس کے اوپر اٹھا چکی تھی۔۔۔۔ جسے ارمغان نے اپنے دوسرے ہاتھ کی گرفت میں لیتے ہوا میں ہی تھام کر اس کی کمر کے گرد حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور میں تم سے۔۔۔۔ تو پھر شادی بھی تو ہم دونوں کی ہونی چاہیئے۔۔۔ تمہارے پاس دو دن کا وقت ہے سوچنے کا۔۔۔۔ دو دن کے بعد میں اپنا جواب لینے آؤں گا۔۔۔"

ارمغان گردیزی اس کے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹ کر ہلکا سا جھٹکا دے گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ کو شرم نہیں آتی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے۔۔۔جو آپ کی طرف سے صرف ایک ناٹک تھا۔۔۔میری سچی محبت کا مذاق اڑا کر اب کس منہ سے اس کا ذکر کر رہے ہیں۔۔۔آپ حد سے زیادہ گھٹیا شخص ہیں۔۔۔۔"

Ph#03477805346

رائمہ اپنی محبت کا نام سنتے مزید پاگل ہو چکی تھی۔۔اس کی گرفت سے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کرتی وہ چلائی تھی۔۔

"چلو میری محبت کو رہنے دیتے ہیں۔۔۔دل سے کی جانے والی محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔میری محبت فریب تھی تو تمہاری محبت تو سچ تھی نا۔۔۔اسی کے سہارے ہماری زندگی اچھے سے کٹ جائے

گی۔۔۔مجھے جواب صرف ہاں چاہیے۔۔۔انکار نہیں ہونا چاہیے۔۔
"

اس کے چہرے کو اپنی ڈارک گرے آنکھوں سے گھورتا اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

"میری طرف سے ہمیشہ انکار ہی ہو گا۔۔۔جتنی دفعہ مرضی پوچھیں۔۔۔"

رائمہ نفرت بھرے لہجے میں چلائی تھی۔۔۔۔

"میں نے اسی لیے کہا تھا تحمل سے بیٹھ کر میری بات سن لو۔۔۔مگر تمہیں میری کوئی بھی بات نہیں سننی۔۔۔تو پھر جو میں نے کہا ہے

Ph#03477605346

اسے ماننا پڑے گا۔۔۔ ابھی بھی کہہ رہا ہوں۔۔۔ دو دن کا وقت ہے تمہارے پاس۔۔۔۔'

ارمغان پر اس کے چلانے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی نفرت نے تکلیف میں مبتلا ضرور کیا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ مگر رائمہ ابھی تک وہیں کھڑی پتھر کی بن چکی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اسے شادی کے لیے پرپوز بھی کیسے کر سکتا تھا۔۔۔اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔

وہ اپنے ایک بہت اہم کیس کے لیے آئی تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔وہ وہیں سے واپس لوٹ گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ ایک جانب کھڑا یہ سب دیکھتا منصور اپنی جگہ غصے سے آگ بگولا ہوا تھا۔۔۔۔

اسے ارمغان گردیزی کا ایٹی ٹیوڈ پہلے بھی ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔ آج تو وہ شخص اسے مزید زہر لگنے لگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Ph#03477605346

"ارمغان گردیزی آپ کو ایسے ہی ٹارچر کرتا رہے گا اور آپ اس کے ہاتھوں پریشان ہوتی رہیں گی۔۔۔اسے دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ آپ کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے۔۔میرے خیال میں آپ کو اس ہریسمنٹ کے خلاف ایکشن لینا پڑے گا۔۔۔"

منصور شام کو ان کے گھر موجود تھا۔۔۔رائمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔

اس نے ارمغان کی باتوں کی اچھی خاصی ٹینشن لے رکھی تھی۔۔۔

اسے تو یہی لگا تھا کہ اب تک تو ارمغان گردیزی اسے بھول چکا

Ph#03477605340

ہو گا۔۔۔ پھر یہ اچانک سے اس شخص نے کیا کر دیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

ابھی کونسا بدلہ رہ گیا تھا جو وہ پورا کرنا چاہتا تھا۔۔۔رائمہ کاظمی کو اس پوری دنیا میں اگر انسان سب سے زیادہ افیکٹ کرتا تھا کچھ تو وہ ارمغان گردیزی ہی تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے کبھی آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر قسمت نے اس کے ساتھ پھر سے کھیل کھیل دیا تھا۔۔۔اسے پھر سے اسی مقام پر لا پٹخا تھا۔۔ جہاں پر ایک بار پہلے بھی اسے زخموں سے چور کیا گیا تھا۔۔۔

PH#03477605346

اسے بری طرح لہولہان کر کے چھوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ اب تک ان زخموں کو بھر نہیں پائی تھی۔۔۔جو پھر سے وہ بے رحم شخص نیا ستم لے کر آن نازل ہوا تھا۔۔۔۔

"میں ایک بار ہما اور سیف بھائی سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اس کے بعد ہی کوئی ایکشن لوں گی۔۔۔"

Pri#03477605346

رائمہ کی بات پر منصور ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔وہ اس لڑکی کی نرم دلی سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔۔۔

اس لیے جانتا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اس شخص کے خلاف بھی کچھ نہیں کرے گی جو اس کو بہت بری طرح سے برباد کر چکا تھا۔۔۔

رائمہ نے روم میں آتے ہما کو کال ملائی تھی۔۔۔۔ صبح سے اس کے آنسو تھمنے کا نام بھی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

"ہما مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

رائمہ کے لہجے کی نمی محسوس کرتے ہما پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں بولو رائمہ کیا ہوا۔۔۔؟؟"

وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی۔۔۔ جب رائمہ کے نام پر ڈرائیرنگ روم میں بیٹھے تمام افراد نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

ارمغان کی نگاہیں بھی اس جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ہما کو کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"ہما پلیز ارمغان گردیزی کو کہو مجھے ان سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔ میں ان کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔وہ مجھے بار بار تنگ مت کریں۔۔۔میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔ورنہ۔۔۔۔"

رائمہ کی آواز میں نمی کے ساتھ ساتھ غصے کی جھلک بھی نمایاں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ہما نے سپیکر آن کر رکھا تھا۔۔۔

سب نے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے تاثرات مزید سرد ہوئے تھے۔۔۔جو لڑکی پہلے روتے ہوئے اسے پکارتی تھی۔۔۔۔

وہ اب اس سے دور جانے کی خاطر وہی سب کر رہی تھی۔۔۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔؟؟"

ارمغان نے ہما سے موبائل لیتے اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔

اس کی آواز پر رائمہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"ورنہ میں کیس کر دوں گی آپ پر ہریسمنٹ کا۔۔۔ اگر دوبارہ میرے سامنے آئے تو۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ ترش لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے کر دو۔۔۔ ابھی آرہا ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔"

ارمغان کال کاٹتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"ارمغان بیٹا اس طرح معاملہ مزید خراب ہو جائے گا۔۔۔"

نوشین بیگم نے اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔

"وہ بہت زیادہ غصے کا شکار ہے میں نرم رویہ رکھ کر دیکھ چکا ہوں۔۔۔

وہ آرام سے نہیں مانے گی۔۔۔ پلیز مجھے یہ معاملہ آپ سب میرے

طریقے سے ہینڈل کرنے دیں۔۔۔میں اسے کسی بھی قیمت پر

حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ نہیں رہ پا رہا اس کے بغیر۔۔۔"

ارمغان کی بات پر سب ہی اپنی جگہ خاموش ہو چکے تھے۔۔۔

دوبارہ کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ رائمہ اس کی دھمکی پر اچھی خاصی زچ ہوئی تھی۔۔۔اس کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی۔۔

وہ اپنے روم میں آتی بستر پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔اسے لگا تھا وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے گی ایک اچھی وکیل بن جائے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

دل کا درد بھی کم ہو جائے گا اور زندگی میں تھوڑا سا سکون تو آ ہی جائے گا۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

نہ تو راحت ملی تھی اور نہ ہی دل کو قرار آیا تھا۔۔۔

وہ آنسو بہاتی آنکھیں موندے لیٹی تھی جب اریبہ کی چھوٹی بیٹی ثنا اس کے روم میں آئی تھی۔۔۔۔

"آنی ماما آپ کو نیچے بلا رہی ہیں۔۔۔۔"

اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے چہرے کو چھوتے وہ اسے بلا رہی تھی۔۔۔

رائمہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے اس وقت صرف اکیلے رہنا تھا۔۔۔ مگر اریبہ کی بات نہیں ٹال سکتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اپنا حلیہ درست کرتی نیچے آئی تھی۔۔۔اسے ڈرائینگ روم سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔کہ اریبہ اتنا مسکرا کر کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم"

اندر داخل ہوتے اس نے سلام کیا تھا۔۔۔مگر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اس کی رنگت پھر سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"آپی یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

اریبہ سب جانتے ہوئے بھی اس شخص کو یہاں کیسے بلا سکتی تھی۔۔۔

رائمہ اسے بہت ہی شاہانہ انداز میں بیٹھا دیکھ غصے سے پاگل ہوتے بولی تھی۔۔۔۔۔ صبح سے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا کیس بھی سٹڈی نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اور اب پھر سے یہ شخص اس کے سامنے آگیا تھا۔۔۔۔

"رائمہ ایک بار تحمل سے ان کی بات تو سن لو پلیز۔۔۔۔"

اریبہ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی اس شخص سے اچھی خاصی امپریس ہو چکی تھی۔۔۔وہ تھا ہی ایسا۔۔۔ دلوں اور دماغوں سے کھیلنے والا۔۔۔

PH#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"پہلے ان کی بات سن لوں۔۔۔ پھر یہ شادی کرنے کو کہیں تو وہ بھی کرلوں۔۔۔ تاکہ دوبارہ سے مجھے یہ اپنی اس ظالم دنیا میں لے جاکر رسوا کریں۔۔۔ ان کو لگتا ہے میں انسان نہیں کوئی کٹھ پتلی ہوں جسے یہ اپنی اشاروں پر نچایا چاہتے ہیں۔۔۔۔

کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا۔۔۔ کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں میرے۔۔۔۔ نہیں ہے اب میرے دل میں آپ کے لیے زرا سی بھی محبت۔۔۔ شدید نفرت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ جتنا زور لگا سکتی تھی وہ اتنی ہی قوت سے چلا رہی تھی۔۔۔ اریبہ نے آگے ہو کر اسے تھامنا چاہا تھا مگر وہ اس کا ہاتھ بھی جھٹک گئی تھی۔۔۔۔ اس وقت وہ اتنے زیادہ غصے میں تھی۔۔۔

ارمغان خاموش سے اپنی جگہ پر بیٹھا اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی یہ حالت دیکھ اس کا دل بھی درد سے بھر گیا تھا۔۔۔ وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اس نازک دوشیزہ کے الجھے بکھرے وجود سے نگاہیں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

Ph#03477053416

اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا ارمغان کی تڑپ کو کئی گنا بڑھا گیا تھا۔۔۔

"تمہاری نفرت بھی سر آنکھوں پر۔۔۔ تم جتنا برا سلوک کرنا چاہو کر سکتی ہو۔۔۔ تم چاہتی ہو میں تم سے دور رہوں تو میں وہ بھی کر لوں گا۔۔۔ تمہیں دوبارہ ڈسٹرب نہیں کروں گا۔۔۔ لیکن صرف اس شرط پر کہ تمہارے قریب کوئی نہیں آئے گا۔۔۔ جیسے میں خود کو تم سے دور رکھوں گا۔۔۔ ویسے ہی تم منصور سمیت کسی بھی اور مرد کو اپنے پاس نہیں آنے دو گی۔۔۔

یہ برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔"

ارمغان گردیزی اس کی تکلیف نہیں دیکھ پایا تھا۔۔اسی خاطر وہ اپنے دل پر پتھر رکھتا اتنا بڑا فیصلہ کر گیا تھا۔۔۔

"میں اپنی لائف میں خود مختار ہوں۔۔۔ آپ کے فیصلے کی محتاج بالکل بھی نہیں ہوں۔۔ میں جو مرضی کروں جس کے ساتھ بھی گھوموں آپ کوئی نہیں ہوتے مجھ پر حکم چلانے والے۔۔۔"

رائمہ اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولی تھی۔۔۔

اریبہ ان دونوں کو بات کرنے کا موقع دیتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ وہ منصور کو بہت ٹائم سے جانتی تھی۔۔ مگر ساتھ ہی فاطمہ اس کے

کزن ارمغان گردیزی کی بہت باتیں اور تعریفیں سن رکھی تھیں۔۔۔

ارمغان نے ایک غلطی ضرور کی تھی۔۔۔

مگر اریبہ کو وہ منصور کی نسبت رائمہ کے لیے زیادہ بہتر جوڑ لگا تھا۔۔۔۔

کسرتی وجود، روشن پیشانی اور شاندار شخصیت کا مالک وہ شخص اسے پہلی نظر میں ہی بہت متاثر کن لگا تھا۔۔۔

اسکی زہانت سے چمکتی مقناطیسی نگاہیں مقابل کو گھائل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔۔۔۔

PK#03477605346

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں تم سے دور رہوں تو جو کہا ہے اس پر عمل کرو۔۔۔ورنہ پھر نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔"

ارمغان گردیزی درمیانی فاصلہ طے کرتا اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوتا اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے گالوں پر بکھرے آنسوؤں کو اپنی پوروں پر چن گیا تھا۔۔۔

"پچھلے دو سالوں سے ایک لمحے کے لیے بھی یہ چہرا میری آنکھوں کے سامنے سے نہیں ہٹا۔۔۔ ہر شے سے بڑھ کر عزیز ہو چکا ہے اس چہرے کا ایک ایک نقش۔۔۔ تم انہیں جو اذیت دے رہی ہو۔۔۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہا میں۔۔۔ ان کے ساتھ ہوتی اس زیادتی کا

حساب ضرور لوں گا۔۔۔ تمہارے سارے حساب دینے کے ساتھ ساتھ۔۔۔"

سانسوں میں طغیانی برپا کرتی وہ گھمبیر بوجھل سرگوشی کچھ پل کے لیے رائمہ کو بالکل سن کر گئی تھی۔۔۔وہ اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹک بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کی حالت پر مسکراتا وہ بہت مشکل سے خود کو کوئی گستاخی کرنے سے روکتا اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ اس کے نکلتے ہی پیچھے صوفے پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

آنکھوں سے پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔دل پھر کیوں اس کے احساس سے دھڑکنے لگا تھا۔۔رائمہ کو یہ بات بری طرح سے خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی اپنی تمام تر ستمگری اور سحر انگیزی کے ساتھ اس پر دوبارہ سے حاوی ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے کیرئیر میں بہت آگے نکل جانے کے بعد بھی دل کے معاملے میں اسی جگہ پر کھڑی تھی۔۔۔

"تمہارے پاس تو میں واپس کبھی نہیں آؤں گی ارمغان گردیزی۔۔۔تم نے میری محبت کو رسوا کیا ہے۔۔۔جو میں کبھی

Ph#03477605346

نہیں بھول سکتی۔۔۔ کبھی معاف نہیں کر سکتی تمہیں۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

رائمہ اپنی آنکھیں صاف کرتی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا

وہ اب یہاں بھی نہیں رہے گی۔۔۔

وہ یہاں سے بہت دور چلی جائے گی۔۔۔۔بہت دور۔۔۔۔۔

جہاں ارمغان گردیزی دوبارہ اسے نہیں ڈھونڈ پائے گا۔۔۔۔وہ شخص اپنا گلٹ دور کرنے کی خاطر ایک بار پھر سے اس کی زندگی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

بلکہ نہیں وہ تو کہہ چکا تھا اسے تو معافی چاہیے ہی نہیں تھی۔۔

PH#03477605346

اگر گلٹ ہوتا تو وہ اسے بار بار اس کے سامنے آکر ٹارچر نہ کرتا۔۔۔

یقیناً اس انا پرست شخص کو پھر سے اس کی کوئی بات بری لگی ہو گی۔۔۔ جس کا بدلہ لینے کی خاطر وہ ایسا کر رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ اتنی ارزاں بھی نہیں تھی کہ دوبارہ خود کو رسوا کرتی۔۔۔

یہ سچ تھا کہ اس کا دل آج بھی ارمغان گردیزی کے نام پر دھڑکتا تھا۔۔۔ اس کے دل کی دہلیز پر قدم رکھنے والا وہ پہلا اور آخری شخص تھا۔۔۔ وہ آج بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی تھی۔۔۔

پچھلے دو سال سے وہ بھی بہت اذیت میں رہی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اکثر اس کی انگلیاں نے اختیار میں اس کے بارے میں اس کا نام لکھا تھا۔۔۔اس کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو سٹاک کرتے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ وہ اپنے آپ سے بھی نگاہیں چرا جاتی تھی۔۔۔۔

لیکن دل کی بے قراری کے آگے کبھی اس کی نہیں چل پائی تھی۔۔۔

دل اس کی سنتا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر پھر وہ سارے مناظر یاد آتے جب اس شخص نے اس کی عزت مجروح کی تھی۔۔۔ بھرے مجمعے میں اس کی محبت کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".
Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

وہ سب یاد آتے وہ اپنے دل کو پتھر کر جاتی تھی۔۔۔

چاہے دل کا خون ہو جاتا۔۔۔ مگر وہ ارمغان گردیزی کی جانب دوبارہ نہیں لوٹنے والی تھی۔۔۔ وہ اپنے آپ سے اس بات کا عہد کر چکی تھی۔۔۔

آج یہ جان کر کہ ارمغان نے بھی مدیحہ سے شادی نہیں کی تھی۔۔۔ اس کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی حسد اور جلن میں اس کی زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔ مگر خود ارمغان گردیزی کو شادی کے لیے بھی نہیں منا پائی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس شخص سے کوئی تعلق نہ رکھنے کی دعوے دار مسلسل اسی کے بارے میں سوچتی چلی جارہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رائمہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ آپ نے کتنی سٹر گل کی ہے اس مقام تک پہنچنے کے لیے۔۔۔ اور اب آپ اس شخص کے خوف سے سب کچھ چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں۔۔۔ جس لڑکی نے وکالت کی ڈگری حاصل کرتے وقت اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ دوسروں کو انصاف دلوائے گی۔۔ وہ خود حالات سے گھبرا کر فرار ہونا چاہتی ہے۔۔۔

Ph#03477053

میں آپ کو ایسا کبھی نہیں کرنے دوں گا۔۔۔"

منصور اس کی یہاں سے جانے کی بات سنتے ہی خفا ہوا تھا۔۔۔

"تو پھر کیا کروں میں۔۔۔؟؟"

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

"ایک آئیڈیا ہے میرے پاس۔۔۔اگر آپ کو برا نہ لگے تو۔۔"

منصور جھجھکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

رائمہ کو خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس طرح رو کیوں رہی تھی۔۔۔

اس کا دل کیا چاہ رہا تھا۔۔۔

"اگر آپ چاہیں تو ارمغان گردیزی کو آپ سے دور رکھنے کی خاطر میں آپ سے کانٹریکٹ میرج کر سکتا ہوں۔۔۔ جس کے بعد ارمغان گردیزی آپ کے قریب نہیں آپائے گا۔۔۔نہ ہی آپ کو مزید اس شخص کے ہاتھوں ٹارچر ہونا پڑے گا۔۔۔ ہم دنیا والوں کے سامنے پراپر نکاح ہی کریں گے۔۔۔ لیکن ہم دونوں کے بیچ ایک معاہدہ ہی رہے گا کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں

Ph#03477605346

ہو گا۔۔۔ کچھ وقت بعد جب یہ معاملات سنبھل جائیں گے تو ہم

باہمی رضامندی کے ساتھ اس رشتے کو ختم کر دے گے۔۔۔۔"

منصور کو ڈر تھا کہ کہیں وہ اس کی بات پر خفا نہ ہو جائے۔۔۔۔اسی

خاطر اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ دی تھی۔۔۔

جو سنتے رائمہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔۔دو سال پہلے کا وہ دن یاد

آیا تھا۔۔۔

جب اس نے خوشی سے جھومتے راشدہ بی کو بتایا تھا کہ ارمغان

گردیزی اب اس کا سائبان بن کر اسے تحفظ دے گا۔۔۔۔

اور آج وہ اسی شخص سے دور ہونے کی خاطر کسی اور سے نکاح کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

"کیا اس سے وہ مجھ سے دور رہیں گے۔۔۔؟؟"

رائمہ کا دل اس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ارمغان گردیزی کو اس نے دل و جان سے چاہا تھا۔۔۔

مگر اس شخص نے اس کا دل توڑ کر اسے ہمیشہ کے لیے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ منصور آفندی کے نام سے جڑ جائیں گی۔۔۔۔ ارمغان گردیزی آپ کی جانب آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر پائے گا۔۔۔"

منصور کی بات پر رائمہ نے رضامندی دیتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی آنکھوں میں بھی ویسی ہی تکلیف دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ جس سے وہ دوچار ہوئی تھی۔۔۔

اس اذیت کی خاطر وہ اپنے دل کا خون کرنے کو بھی تیار تھی۔۔۔

ان کا نکاح اگلے دن عصر کے بعد ہونا تھا۔۔۔ منصور بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔۔

یہ نکاح کر کے وہ نہ صرف ارمغان سے اسکی محبت ہمیشہ سے چھین لینے والا تھا۔۔۔ بلکہ اس پیاری اور معصوم سی لڑکی کے ساتھ چھوٹی سی بے ایمانی کرتے اسے بھی ہمیشہ کے لیے حاصل کرنے والا تھا۔۔

اس نے جعلی کانٹریکٹ پیپر تیار کروایا تھا۔۔رائمہ اس وقت جس کیفیت کا شکار تھی۔۔۔اس نے بنا زیادہ غور کیے اس کانٹریکٹ پیپر پر سائن کر دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ منصور پر بھروسہ کرتی تھی۔۔۔

نکاح شام کو ایک قریبی مارکی میں ہونا تھا۔۔۔ جس میں منصور کے

Ph#03477605346

تمام دوست احباب اور خاندان کے لوگ شرکت کر رہے تھے۔۔۔

رائمہ نے اسے کانٹریکٹ پیپر نکاح سے پہلے سائن کرنے کو کہا تھا۔۔

رائمہ کی نزدیک یہ نکاح صرف ایک دکھاوا ہی تھا۔۔۔ان کی رخصتی بھی نہیں ہونی تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ منصور کیا پلاننگ کیے بیٹھا تھا۔۔۔وہ نکاح کے بعد ہر حال میں اس لڑکی کو اپنے قریب لانا چاہتا تھا۔۔۔ پچھلے ایک سال سے انتظار کیا تھا۔۔۔

کیسے ارمغان گردیزی کی ہونے دیتا۔۔۔

Ph#03477605346

منصور نے بہت زیادہ ہوشیاری دکھاتے کسی کو بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ اس کا نکاح کس سے ہو رہا ہے۔۔۔وہ یہ بات نکاح کے بعد ہی سامنے لانا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ اس وقت ارمغان گردیزی اپنے بال نوچنے کے سوا کچھ نہ کر سکے۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔مجھے لگ رہا ہے تم جلد بازی میں یہ فیصلہ کر رہی ہو۔۔۔بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔۔۔۔"

اریبہ پچھلے دو سال سے اس کے ساتھ تھی۔۔۔اس کی ارمغان سے محبت کے بارے میں بھی بہت اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔رائمہ

نے کبھی اس کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا مگر اریبہ نے اسے اکثر تنہائی میں بیٹھ کر روتے دیکھا اس شخص کے لیے۔۔۔

"میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔ ارمغان گردیزی کے پاس تو مر کر بھی نہیں لوٹوں گی۔۔۔ اس سے دور جانے کی خاطر مجھے جو بھی کرنا پڑا میں کروں گی۔۔۔ چاہے یہ کانٹریکٹ میرج ہی کیوں نہیں۔۔۔"

رائمہ اور اریبہ اس وقت پارلر میں موجود تھیں۔۔۔۔

پسٹل کلر کا لہنگا زیب تن کیے۔۔۔ برائیڈل لک میں وہ آسمان سے اتری کوئی پری ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ پہلی بار وہ اتنا تیار ہوئی

تھی۔۔۔۔فل جیولری اور میک نے اس کے دو آتشہ حسن کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی اس پر نظریں ٹھہر رہی تھی۔۔م

وہ حد سے زیادہ ڈری ہوئی اور نروس تھی۔۔۔۔اس وقت بھی اریبہ سے بات کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اریبہ کل رات سے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ رائمہ کا ماضی جانتے ہوئے یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ ارمغانِ کو معاف کر دے۔۔۔مگر یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ

Ph#03477605346

رائمہ اپنے آپ کو پوری زندگی کے لیے ایک ایسے شخص سے باندھ لے۔۔۔ جس سے اس کی دلی وابستگی نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کے دل کو ہمیشہ کے لیے اجڑتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

مگر اس کے اتنا سمجھانے کے باوجود بھی رائمہ کا فیصلہ وہی رہا تھا۔۔۔

منصور انہیں باہر پک کرنے آچکا تھا۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلی تھیں۔۔

Pn#03477605346

منصور کی رائمہ کی جانب اٹھتی نظریں واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔۔اسے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آیا تھا کہ آج یہ لڑکی اس کی ہونے جا رہی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کو وہ کورٹ روم میں تو ہرا نہیں پایا تھا۔۔۔مگر آج اسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی مات دینے جا رہا تھا۔۔۔اسے کل ہی خبر ملی تھی کہ ارمغان شہر سے باہر تھا۔۔۔

اسی خاطر اس نے ایک دن کے اندر اندر سارے انتظامات کروا لیے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

منصور نے رائمہ کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔۔رائمہ اس وقت عجیب سی کیفیت کا شکار تھی۔۔۔دل مسلسل دہائیاں دے رہا تھا کہ وہ غلط کر رہی ہے۔۔۔لیکن وہ اس وقت بالکل پتھر بنی اپنے احساسات اور جذبات کو منجمند کر چکی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔اسے ایسے لگ رہا تھا ابھی وہ یہیں گر جائے گی۔۔۔

اس نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر منصور کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔جو اب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی وہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جیسے جیسے گاڑی آگے بڑھ رہی تھی اسے اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ ستمگر اپنے جاہ و جلال کے ساتھ بار بار اس کے نظروں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔

وہ اب بھی اس کے بارے میں اتنا ہی بے خبر تھا۔۔۔

دل کے کسی کونے میں یہ شکوہ سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔جسے اگلے ہی لمحے وہ ڈپٹ کر خاموش کروا گئی تھی۔۔۔۔

وہ پورا وقت انہیں جان لیوا سوچوں میں الجھی خود کو ہلکان کرتی رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

Ph#03477605346

میک واٹر پروف ہونے کی وجہ سے ٹکا ہوا تھا۔۔۔ورنہ جس طرح اس کی آنکھوں سے سیلاب بہہ رہا تھا۔۔۔اب تک سب کچھ بہہ جانا تھا۔۔۔

وہ شاید پہلی لڑکی تھی جو اپنی مرضی اور رضا سے اپنا نکاح خود طے کرنے کے بعد بھی اتنی تکلیف کا شکار تھی۔۔۔

Ph#03477705346

ابھی گاڑی آدھے راستے پر ہی پہنچی تھی۔۔جب منصور نے ایک دم سے بریک لگاتے گاڑی کو روک دیا تھا۔۔۔۔

رائمہ اور اریبہ نے بہت مشکل سے اپنا سر لگنے سے بچایا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

اریبہ نے منصور کی جانب دیکھتے اس طرح اچانک گاڑی روکنے کی وجہ پوچھی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ان سب کی نظر ایک دم سے ان کا راستہ کاٹ کر سامنے آن کھڑی ہوتی گاڑی سے نکلتے شخص پر پڑی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ پتھر کے ہوئے تھے۔۔۔

ارمغان گردیزی غضبناکی کی تصویر بنا ان کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر قہر آلود تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔جو دیکھ رائمہ اپنی جگہ سہم گئی تھی۔۔۔اس کے غصے سے تو وہ واقف ہی تھی۔۔۔

وہ غصے میں ہر بات کا لحاظ بھول جاتا تھا۔۔۔

"آپ لوگ گاڑی سے مت نکلیں۔۔۔میں دیکھ لیتا ہوں اس شخص کو۔۔۔"

اس شخص کو عین وقت پر سامنے آتا دیکھ منصور کا دماغ خراب ہوا تھا۔۔۔

PH#03477605346

منصور گاڑی میں رکھا اپنا ریوالور اٹھتا باہر نکلا تھا۔۔۔جواریبہ اور رائمہ دونوں ہی نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

ارمغان منصور کو دھکیلتا رائمہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"اسے ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ جان سے مار دوں گا میں تمہیں۔۔۔۔"

منصور نے ارمغان کو نہ روک پاتے اسے کے اوپر پسٹل تان لیا تھا۔۔۔

جس کی ارمغان گردیزی کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ آگے کو جھکتا رائمہ کو بازو سے کھینچ کر باہر نکال چکا تھا۔۔۔وہ بھاری لہنگے کے ساتھ کسی بے جان شے کی طرح اس کی جانب کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

PH#03477605346

رائمہ کو اس کی انگلیاں اپنے بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ خوفزدہ سی چلائی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑے منصور کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ اس کا سر چکرا گیا تھا۔۔۔

"منصور پاگل ہو گئے ہو پسٹل نیچے کرو۔۔۔۔"

اریبہ بھی گاڑی سے نکلتی چلائی تھی۔۔۔ کیونکہ ارمغان کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ رائمہ کو تو کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"اسے کہیں رائمہ کا ہاتھ چھوڑے ورنہ میں اس پر گولی چلا دوں گا۔۔۔۔"

منصور اپنا پلان چوپٹ ہوتا دیکھ طیش میں آچکا تھا۔۔

"تمہیں لگتا ہے تم اس سے ڈرا کر مجھے رائمہ سے دور رکھنے کی کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔۔"

ارمغان رائمہ کو اسی طرح اپنے ساتھ کھینچتا بے خوفی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔

رائمہ مسلسل خود کو اس سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کی آہنی گرفت سے آزاد نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کو لگا تھا منصور صرف ڈرا رہا ہے وہ گولی کبھی نہیں چلائے گا۔۔۔

اس کے ارمغان کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑھ دیئے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی اس شخص پر زرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

"میں گولی چلا دوں گا۔۔۔۔"

منصور اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔

"چلا دو۔۔۔۔"

ارمغان اسے سامنے سے دھکیلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

Ph#03477605340

اسے پرواہ نہیں تھی کسی بھی بات کی۔۔۔وہ شہر سے باہر تھا جب اسے پتا چلا تھا کہ آج دو گھنٹے بعد رائمہ اور منصور کا نکاح ہے۔۔۔۔وہ کس طرح فلائٹ لے کر یہاں تک پہنچا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔

اس کے دل کی حالت ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔تڑپ تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

رائمہ کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔جب منصور کے ہاتھ سے گولی چلتی سیدھی ارمغان کے بازو میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔ارمغان کی وائٹ شرٹ ایک دم سے خون آلود ہوئی تھی۔۔۔خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔

"منصور۔۔۔۔۔۔۔"

رائمہ چیخی تھی۔۔۔

اریبہ کا ہاتھ بھی دل پر پڑا تھا۔۔۔جبکہ ارمغان کی گرفت اب بھی رائمہ کے بازو پر ہنوز تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے پلٹ کر منصور کو بھی کچھ نہیں کہا تھا۔۔اس کے آنکھوں میں بس آج ایک ہی جنون سوار تھا۔۔۔رائمہ کاظمی کو اپنے نام لگانے کا جنون۔۔۔

"منصور دوبارہ گولی مت چلانا۔۔۔"

رائمہ نے پلٹ کر منصور کو وارن کیا تھا۔۔ منصور جو پسٹل پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے رائمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اس وقت ارمغان کے بازو سے نکلتا خون دیکھ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی آنکھوں میں چھائی اذیت صرف ارمغان گردیزی کے لیے ہی تھی۔۔۔

منصور اپنی جگہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

ارمغان دروازہ کھول کر رائمہ کو پچھلی سیٹ پر دھکیلتا خود اسی زخمی بازو کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا تھا۔۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے پلٹ کر خونخوار نگاہوں سے منصور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس کا حساب بعد میں ہو گا۔۔۔"

اسے وارننگ دیتی نگاہوں سے گھورتا وہ گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔زخمی بازو کی باوجود اس نے گاڑی اتنی تیزی سے چلائی تھی کہ رائمہ کا دل حلق میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ اسے لے کر کہاں آیا تھا رائمہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔۔

ارمغان گردیزی اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

مگر اس کے تیور دیکھ رائمہ کو ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔ جس کے بازو سے ابھی بھی خون بہتا اس کی شرٹ کو لہولہان کر گیا تھا۔۔۔ اندر آتے اس نے رائمہ کی کلائی آزاد کر دی تھی۔۔۔

"تمہیں مجھ سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرنا ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی جانب پلٹتے بولا تھا۔۔۔

"میں نہیں کروں گی۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے یہاں اس طرح لانے کی۔۔۔"

Pdf#03477605346

رائمہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے سامنے آتے دوبدو بولی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔۔ساتھ اس کے بازو سے نکلتا خون دیکھ وہ اذیت کا بھی شکار تھی۔۔۔

جسے وہ خود سے بھی چھپا رہی تھی۔۔۔

"تم اس سے نکاح کر رہی تھی صرف مجھے نیچا دکھانے کی خاطر۔۔۔

تم آج بھی اتنی ہی بے وقوف ہو۔۔۔کس نے تمہاری وکالت کی ڈگری تمہارے ہاتھ میں۔۔۔وہ تو ہے ہی الو کا پٹھا۔۔۔اس کے علاوہ کوئی نہیں ملا تھا تمہیں۔۔۔۔میرے مقابلے میں کوئی ڈھنگ کا شخص تو ڈھونڈتی۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اس سے بھی ڈبل آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ پر رائمہ نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں آج بھی اتنی ہی بے وقوف ہوں ارمغان گردیزی جو تم جیسے لوگوں کے فریب میں آجاتی ہوں۔۔۔"

Ph#03477605316

رائمہ جتنے زور سے چلا سکتی تھی چلائی تھی۔۔۔

اس کی نظریں بار بار ارمغان کے بازو پر اٹھ رہی تھیں۔۔

جس سے نکلتا خون اب کارپٹ پر گر رہا تھا۔۔۔

"مانا غلطی ہوئی ہے مجھ سے۔۔۔اس دن سب کے سامنے جو بھی بکواس کی تھی۔۔ مگر یہ سچ ہے کہ میں محبت کرنے لگا تھا تم سے۔۔۔ میری غلطی چھوٹی نہیں ہے۔۔۔ تمہارا دل توڑ کر گناہ کیا ہے میں نے۔۔۔ لیکن میرے اس گناہ کو میری زندگی بھر کا روگ بنا دو اسکی اجازت نہیں ہے تمہیں۔۔۔۔میں اپنی غلطی سدھارنے کو تیار ہوں۔۔۔۔مجھے موقع تو دو۔۔۔

پہلے سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی تم۔۔۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں۔۔۔ اور اب سامنے آئی ہو تو پہچاننے سے بھی انکار کر رہی ہو۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اس کے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کرتا اب کی بار نرمی سے بولا تھا۔۔۔ جو اس کی طبیعت کا خاصہ بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔ مگر اس وقت اسے بس اس لڑکی کو منانا تھا۔۔۔۔

جو اس وقت دلہن کے روپ میں کھڑی اس کے دل کو پوری طرح سے گھائل کر رہی تھی۔۔۔

جو لڑکی سادگی میں بھی غضب ڈھاتی تھی۔۔۔ آج حسن کی مورت بنی کھڑی وہ ارمغان گردیزی کے دل و دماغ پر قیامت برپا کر گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"محبت کے نام پر دوبارہ فریب کرنا چاہتے ہیں مجھ سے۔۔۔ نفرت ہو چکی ہے مجھے اب اس لفظ سے بھی۔۔۔۔ مجھے نہ تو اب محبت کرنی ہے اور نہ ہی آپ کی محبت کی بھیک چاہیے مجھے۔۔ آپ ایک گھمنڈی اور مغرور انسان ہیں۔۔۔ جس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا کہ کل تک جو لڑکی آپ کے کنٹرول میں تھی۔۔۔ آپ پر انحصار کر رہی تھی۔۔۔ وہ اب پہلے جیسی بے بس اور لاچار نہیں رہی۔۔۔ اب آپ کے مقابل آکر لڑنا اور آپنے لیے بولنا سیکھ گئی ہے۔۔۔ اسے اب آپ کھلونے کی طرح ٹریٹ نہیں کر سکتے۔۔۔ آپ کی بہت بڑی بھول ہے کہ میں آپ سے نکاح کروں گی۔۔"

Ph#03477685346

رائمہ زخمی شیرنی بنی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ مگر دروازہ لاک ہونے کی وجہ سے وہ ایک زوردار ٹھوکر رسید کرتی درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔

ارمغان نے اسے تیز نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"پاگل ہوگئی ہو۔۔۔مجھے لولی لنگڑی بیوی نہیں چاہیے۔۔۔"

ارمغان کو اس وقت وہ لڑتی جھگڑتی بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔اس کو دروازے کے ساتھ زور آزمائی کرتے دیکھ وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کا دلفریب روپ آنکھوں میں بسائے وہ صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

جانتا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔۔

خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اب اسے چکر آنے لگے تھے۔۔۔اس نے ابھی تک زخم کو ایسے ہی چھوڑ رکھا تھا۔۔

"دروازہ کھولو مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔"

وہ ارمغان کے سر پر آن کھڑی ہوتی چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"یہ دروازہ اب اسی وقت کھلے گا جب تم نکاح کے لیے رضامندی دو گی۔۔۔اس کے سوا یہ دروازہ نہیں کھلے گا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا اسے تکے گیا تھا۔۔۔ آج اتنے وقت بعد وہ اتنی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہوئے تو کبھی بھی آنکھیں نہیں بھرتی تھیں۔۔۔

"یہ کیا بچپنا ہے۔۔۔؟؟ آپ کو گولی لگی ہے۔۔۔؟ جا کر بینڈ تج کروائیں۔۔"

Pr#03477605346

رائمہ چاہنے کے باوجود اسے یہ کہنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

ارمغان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں فکر ہو رہی ہے میری۔۔۔اب بھی محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔"

ارمغان گردیزی دیکھ چکا تھا کیسے وہ اس کی خاطر منصور پر چلائی تھی۔۔۔

"آپ کے بار بار کہنے سے یہ بات حقیقت میں نہیں بدل جائے گی۔۔۔ ہمارے بیچ محبت نہ کبھی تھی نہ اب ہے۔۔۔ بیٹھیں رہیں ایسے ہی مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

رائمہ اسے تپ کر کہتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ دور بیڈ پر جا کر بیٹھتی وہ اس کی جانب سے اپنی نگاہیں موڑ گئی تھی۔۔۔ اس کے اندر غصے سے ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔ اس شخص نے اب تک اس سے معافی نہیں مانگی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

اور اتنے دھونس بھرے انداز میں اسے شادی کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ جس طرح سے اسے منصور کے پاس سے لایا تھا۔۔۔۔بنا خوف کھائے اپنی پرواہ کیے بغیر رائمہ کا دل اس شے میں اٹک رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

دل کا ایک کونا بے چین ہو رہا تھا۔۔۔اسے گولی لگی تھی اور وہ ایسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔

یہ کیسی ضد تھی۔۔۔۔وہ اپنی جگہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

کافی دیر خود سے جنگ لڑتے رہنے کے بعد اس نے نگاہیں موڑ کے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

رائمہ ایک دم سے گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ ارمغان صوفے پر ویسی ہی حالت میں آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں تھی۔۔۔ رائمہ کا دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا تھا۔۔۔ وہ گھبرا کر اس کی جانب بڑھی تھی۔۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

دل کسی انہونی کے خیال سے لرز اٹھا تھا۔۔۔ نفرت اور غصہ اپنی جگہ وہ تھوڑی بہت انسانیت تو دکھا ہی سکتی تھی۔۔۔۔

Pht03477605346

وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا گردیزی مینشن کا لاڈلا چشم و چراغ تھا۔۔۔

وہ تو کسی کے لیے اتنی اہم نہیں تھی مگر وہ اس شخص کی اہمیت اس کے گھر والوں کے لیے بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

اور اپنے دل میں بھی۔۔۔۔اس کی اپنی سانسیں مدھم ہو چکی تھیں۔۔۔

"ارمغان۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔اس کی آواز آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

"مرا نہیں ہوں ابھی زندہ ہوں۔۔۔ آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ارمغان اس کا قریب آنا محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔ بنا آنکھیں کھولے وہ جواب دے گیا تھا۔۔۔

اس کا درد کئی گنا بڑھ چکا تھا۔۔۔ خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔۔۔۔ جو واقعی اس کی زندگی کے لیے خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔

"یہ کیسی ضد ہے۔۔۔؟"

رائمہ کمزور آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

"ضد میں نہیں تم کر رہی ہو۔۔۔مان جاؤ نکاح کے لیے۔۔۔۔اس کے بغیر نہ خود یہاں سے جاؤں گا نہ تمہیں جانے دوں گا۔۔۔"

ارمغان نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

رائمہ کا دل اٹک سا گیا تھا۔۔۔

وہ اگر کہہ رہا تھا تو اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی پوری طرح سے رسک میں ڈال چکا تھا۔۔۔رائمہ کی محبت آج بھی اس پر بھاری تھی۔۔۔۔

وہ اس لمحے ہار مان گئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کو کچھ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

fb#03477605346

بہتی آنکھوں اور کانپتے وجود کے ساتھ اس کے رضامندی دے دی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں نکاح کے لیے۔۔۔۔ لیکن یاد رکھنا تم ارمغان گردیزی تمہیں اتنا خوار کروں گی کہ تمہارا پورا خاندان پناہ مانگے۔۔۔ اور پھر ان سب کے کہنے پر تم خود یہ نکاح ختم کرو گے۔۔۔۔ جیسے تم نے مجھے رسوا کیا تھا۔۔۔ اب ویسے ہی تمہیں بھی کروں گی۔۔۔"

رائمہ کس دل سے مانی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

مگر ساتھ ہی اسے وارن بھی کیا تھا کہ کیا پتا وہ اپنی ضد سے پیچھے ہٹ جائے۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

ارمغان کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھر گئے تھے۔۔۔ تکلیف کے باوجود وہ ایسے مسکرایا تھا۔۔

جیسے بہت بڑی جنگ جیت لی ہو۔۔۔۔۔

"تھینکیو سوچ۔۔۔ تمہاری جانب سے دی جانے والی ہللر رسوائی اور درد برداشت کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کر اس پر اپنے لب رکھتا وہ روم سے نکل گیا تھا۔۔ اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔۔

Ph#03477605346

وہ شاید پہلے سے ہی جانتا تھا کہ رائمہ مان جائے گی۔۔۔اسی خاطر وہ پہلے سے ہی تمام انتظامات کر چکا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ رائمہ کاظمی سے رائمہ ارمغان بنادی گئی تھی۔۔۔۔

ارمغان نے ہما کو وہاں بلوایا تھا۔۔۔جو پورا وقت رائمہ کے ساتھ ہی رہی تھی۔۔۔۔

رائمہ نے اس کی بھی منت کی تھی کہ وہ یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ہما کے ہاتھ میں بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔

ارمغان نے بھی نکاح ہونے کے بعد ہی بینڈ تج کروائی تھی۔۔۔۔ اس کی حالت کافی خراب ہو چکی تھی۔۔۔۔

Ph:03477605346

گھر میں سب کو اس نے یہ خبر پہنچادی تھی۔۔۔ ہما کے ساتھ اس نے رائمہ کو گھر بھجوادیا تھا۔۔ جہاں اس کا پر تپاک استقبال ہوا تھا۔۔۔

سب ہی بہت خوش تھے۔۔۔ جبکہ رائمہ نے کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

نوشین بیگم بہت محبت سے ملی تھیں اسے۔۔۔ انہیں وہ معصوم سی آں سو بہاتی لڑکی بہت پسند آئی تھی۔۔۔ اقبال صاحب ارمغان سے تھوڑے خفا تھے۔۔۔ وہ چاہتے تھے رائمہ اپنی پسند اور مرضی کے مطابق نکاح کر کے اس گھر میں آئے۔۔۔

مگر انہوں نے رائمہ کو سینے سے لگا کر اسے شفقت اور محبت سے نوازا تھا۔۔۔سب کا یہی کہنا تھا کہ اب اسے اس گھر میں کوئی پریشانی نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

رائمہ نے دیکھا تھا مدیحہ سب کے سامنے اسے بہت اچھے سے ملی تھی۔ مگر اس کے انداز میں کسی قسم کی خوشی نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو ارمغان کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔ جہاں بہت شارٹ نوٹس پر بہت خوبصورت ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔

مگر رائمہ نے روم میں آتے ہی ہر شے کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔۔خود ایک کونے میں بیٹھی وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

وہ پچھلے دو سال سے جس کرب کا شکار رہی تھی۔۔۔اس نے قسم کھائی تھی کہ مر جائے گی مگر ارمغان گردیزی کے پاس واپس نہیں جائے گی۔۔۔لیکن اس شخص نے ایک بار پھر سے اس کی زندگی کو مذاق بنا دیا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ غم و غصے کا شکار تھی۔۔

وہ یہاں بھی نہیں آنا چاہتی تھی مگر اس کی نہیں سنی گئی تھی۔۔۔

وہ اسی طرح زمین پر بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔

بھاری قدموں کی چاپ قریب آتی سنائی دی تھی۔۔۔۔

"رائمہ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

بہت محبت اور نرمی سے پکارا گیا تھا۔۔۔

رائمہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے بہت قریب جھکا کھڑا تھا۔۔۔۔

رائمہ کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس پر حملہ آور ہوئی تھی۔۔۔

PR#03477605346

" نفرت کرتی ہوں میں تم سے ارمغان گردیزی۔۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔۔ میں نے کہا تھا تم سے کہ اگر دوبارہ تمہاری زندگی میں آئی تو اپنی نفرت سے تمہاری زندگی عذاب بنادوں گی۔۔۔۔ مجھے

اپنی زندگی میں شامل کر کے تم نے اپنی بربادی کو آواز دی ہے۔۔۔اب دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔۔۔'

رائمہ اس کا گریبان سختی سے اپنی مٹھیوں میں کھیں بچتی اس پر چلا رہی تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کی گردن ہی دبا دے۔۔۔

ارمغان کچھ دیر ایسے ہی کھڑا اس کی نفرت کا سامنا کر تا رہا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا وہ غصہ کر کے اپنے اندر جمع شدہ غبار نکال دے۔۔۔وہ جانتا تھا جو وہ اس لڑکی کے ساتھ کر چکا تھا وہ اتنی جلدی اسے قبول نہیں کرے گی۔۔۔

Ph#03477605346

مگر اب اس کے دل کے سکون کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اب اس کی ملکیت تھی۔۔۔رائمہ کو اب کوئی بھی اس سے دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"تمہیں مجھ سے نفرت کرنے سے کس نے روکا ہے۔۔۔ کرو نفرت تم۔۔۔پر اس طرح رو کر مجھے مزید تکلیف تو مت دو۔۔۔۔ تمہارے آنسو نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔"

ارمغان کمرے کی بگڑی حالت دیکھ اب اس زخمی شیرنی کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔جو اس کی کچھ سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"مجھے دنیاوالوں کے سامنے رسوا کر سکتے ہو۔۔۔میرے منہ پر تھپڑ مار کر مجھے دھکے مار کر باہر نکلوا سکتے ہو۔۔۔اور آنسو نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔اچھا مذاق ہے۔۔۔۔"

رائمہ اسے زہر خند لہجے میں بولتی پلٹی تھی۔۔

اس کا دوپٹہ پنوں کے سہارے سر پر ٹکا ہوا تھا۔۔اس کا نازک سراپا اس بھاری عروسی جوڑے میں بے پناہ حسین لگ رہا تھا۔۔۔

وہ غصے سے مسلسل بولے جارہی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کا ضبط اب جواب دے چکا تھا۔۔۔

اس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچتا اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر گیا تھا۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ رائمہ اپنی بچاؤ کی کوشش بھی نہیں کر پائی تھی۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے گرفت میں لے کر کمر پر باندھ رکھا تھا۔۔۔ وہ بالکل اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔ رائمہ خود کو اس سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر ارمغان نے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتے اسے مزاحمت کرنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

رائمہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔شرم وحیا سے چہرا لال ہو چکا تھا۔۔۔وہ سختی سے آنکھیں میچ چکی تھی۔۔۔

ارمغانِ گردیزی کا دیوانگی بھرا لمس اس لمحے اس نازک جان کی سانسیں پوری طرح سے الجھا گیا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے سے لگی لرز رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

مگر اسے آزاد کرنے کے بجائے وہ اس کے سر سے پنز نکالتا اسے دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا جو وہ کر رہا تھا اس کے بعد اس لڑکی کا غصہ اس پر مزید بڑھ جانا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

پچھلے دو سال سے تڑپا تھا اس کے لیے۔۔۔۔

اب جب وہ پاس تھی تو کیسے دور رکھتا خود کو اس سے۔۔۔۔

سانسوں کو آزاد کرتے اب ارمغان کے لب رائمہ کے آنسوؤں کو چنتے اس کی سانسوں کو مزید بکھیر گئے تھے۔۔۔رائمہ کے ہاتھ اب بھی اس کی گرفت میں قید تھے۔۔۔

وہ اسے خود سے دور جانے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتا تھا اب۔۔۔

"ارمغان گردیزی دور رہو مجھ سے۔۔۔تم اس معاملے میں زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ بمشکل اپنی سانسیں بحال کرتی چلائی تھی۔۔۔

"میں تمہارے ہاتھوں مرنے کو بھی تیار ہوں میری جان۔۔۔۔پر جب تک زندہ ہوں تب تک تو اپنے پاس آنے دو۔۔"

ارمغان گردیزی کے ہاتھ اب اس کے بالوں پر گردش کر رہے تھے۔۔۔۔جو جوڑے کی شکل میں سیٹ کیے گئے تھے۔۔۔

رائمہ مسلسل خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر مسلسل ناکام تھی۔۔۔

Pri#03477605346

وہ کسی بھی قیمت پر اس شخص کی قربت کے حصار میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی ارمغان گردیزی کے معاملے میں اس کا دل بہت کمزور ہے۔۔۔وہ کہیں نرم نہ پڑ جائے۔۔۔

اس شخص نے جس طرح زبردستی اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔رائمہ کو غصہ اس پر مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی کے نزدیک اس کی عزت نفس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

اسے صرف وہ کرنا تھا جو اس کی خواہش اور مرضی تھی۔۔۔

"تم زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ ہاتھوں کو آزادی ملتے ہی اس کے سینے پر ہتھیلیاں جماتے اسے دور دھکیلتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کا جوڑا کھل جانے کی وجہ سے سیاہ حسین بال اس کے نازک وجود کی گرد بکھر گئے تھے۔۔۔ ارمغان نے وارفتگی بھری نگاہوں سے یہ حسین منظر دیکھا تھا۔۔۔

"زبردستی کہاں کر رہا ہوں۔۔۔ محبت کر رہا ہوں۔۔۔"

وہ جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

رائمہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ اس شخص کے حدت بھرے لمس میں محسوس کیا جانے والا جنون رقم تھا۔۔۔ رائمہ کا دل بے

Ph:03477605346

اختیار لرز اٹھا تھا۔۔۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ارمغان اسے اتنا ہی قریب کر رہا تھا۔۔

اس کے بازو پر پٹی بندھی تھی۔۔۔جسے وہ پوری طرح سے فراموش کیے ہوئے تھا۔۔۔

اگر اس لڑکی کو اس کی فکر نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اس سے نکاح نہ کرتی۔۔۔محبت اب بھی باقی تھی۔۔۔

بس ناراضگی اور بدگمانی نے اس کے دل کو پتھر بنا رکھا تھا۔۔۔جو وہ اس کے ساتھ کر چکا تھا وہ کم نہیں تھا۔۔۔اب اسے ایسے ہی محبت اور توجہ کے ساتھ اس لڑکی کو اپنی جانب مائل کرنا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے معافی نہیں مانگی تھی۔۔۔کیونکہ اس نے جو کیا تھا اس کے آگے معافی لفظ بہت چھوٹا تھا۔۔۔

وہ اپنی عمل سے رائمہ کے ہر درد کا اِزالہ کرنا چاہتا تھا۔۔

اس لڑکی کا کھویا ہوا اعتماد واپس لانا چاہتا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا وہ پھر سے اس پر اعتبار کرے۔۔۔اپنی تکلیف میں صرف اسے پکارے۔۔

"ارمغان گردیزی تم بہت پچھتاؤ گے۔۔۔"

رائمہ ہاتھ بڑھا کر اس کی مٹھی سے اپنے بالوں کو نکالنے لگی تھی۔۔

مگر ارمغان اس کی کمر کو اپنے حصار میں لیتا اس کی گردن سے بال ہٹاتا وہاں دھیرے سے اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اس کے دہکتے لبوں کا لمس محسوس کرتی اپنی جگہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔وہ شخص اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"منصور سے نکاح کرنے کا خیال بھی تمہارے دماغ میں کیسے آیا۔۔ تمہیں کیا لگا تھا میں کسی اور کو تمہارے قریب آنے دیتا۔۔۔"

ارمغان کے لب اس کی گردن پر جابجا گردش کرتے رائمہ کی جان نکال گئے تھے۔۔۔وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

سانسیں بوجھل ہونے لگی تھیں۔۔۔۔وہ شخص اسے اپنی طلسم میں جکڑ رہا تھا۔۔۔رائمہ نے اس کے کندھوں کو سختی سے دبوچتے خود

Ph#03477605346

سے دور کرنا چاہا تھا۔۔ مگر ارمغان کا اس کی کمر میں پیوست بازو

اسے پوری طرح سے اپنی گرفت میں قید کرتا اوپر اٹھا چکا تھا۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔"

رائمہ اس شخص کی گستاخیوں پر سر سے پیر تک لال ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں میں نے کہا تھا کہ تمہارے قریب کوئی اور نہیں آنا

چاہیے۔۔ پھر کیوں اسے مجھ پر ترجیح دی۔۔"

ارمغان گردیزی کا لمس ایک دم سے بے رحم ہوا تھا۔۔۔

رائمہ کی شہہ رگ پر اپنے لبوں کے نشان چھوڑتا وہ اس کی سسکاری

نکال گیا تھا۔۔

Ph#03477605546

وہ دونوں ایک دوسرے سے پوری طرح سے گھتم گھتا ہو چکے تھے۔۔۔۔رائمہ اس پر مسلسل وار کر رہی تھی۔۔۔

کبھی سینے پر کبھی کندھوں پر۔۔جبکہ ارمغان گردیزی اسے اتنا ہی اپنے قریب کیے اس سے پچھلے دو سال کی تڑپ کا حساب لے رہا تھا۔۔۔

"منصور تم سے کئی درجے بہتر انسان ہے۔۔۔مجھے دوبارہ موقع ملا میں پھر بھی جاؤں گی اس کے پاس۔۔۔"

رائمہ بھی آج پوری طرح سے غصے کا شکار تھی۔۔۔اس نرم خو لڑکی کو اس شخص نے اپنی طرح آتش فشاں بنا دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"اور میں اب مزید ان ہونٹوں کو اتنی گستاخی کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔"

ارمغان کی آنکھیں اس کے الفاظ پر غصے سے لال ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکتا اب کی بار ہوتی شدتوں کے ساتھ اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔۔۔رائمہ کو لگا تھا وہ اب دوبارہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔

ارمغان گردیزی کا یہی مسئلہ تھا وہ اپنے سامنے کسی اور کو غصہ کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔اس شخص کی اپنی ہی من مانیاں چلتی تھیں۔۔۔۔

Ph#03477605346

جیسے اس وقت ہوا تھا۔۔۔اس کی سانسوں پر قابض ہوتے وہ اسے اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔رائمہ کا دل خوف سے سمٹ گیا تھا۔۔۔وہ اس شخص کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنانا چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص کی جارحانہ کارروائیوں سے اسے اپنی گردن اور اب ہونٹ جلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

"مجھے خود سے مزید نفرت کرنے پر مجبور نہ کرو ارمغان گردیزی۔۔۔میں تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔ اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جب ارمغان اس کے الفاظ پر اس سے دور ہوا تھا۔اس کی آنکھیں بالکل سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔۔

اس نے رائمہ کو پوری طرح سے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔میں اتنی زبردستی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر اس وقت تم میری دلہن بنی اتنی حسین لگ رہی ہو کہ دل چاہ رہا ہے۔۔۔پر کوئی بات نہیں اب تم ہمیشہ میری دسترس میں ہی رہو گی۔۔۔میں اپنی محبت ایسے ہی تم پر نچھاور کرتا رہوں گا۔۔۔کسی دن تو مانو گی۔۔۔"

PH#03477605346

ارمغان جھک کر اس کی ٹھوڑی پر چمکتے قاتل تل پر اپنے لب رکھتا اپنی پرشوق نگاہوں سے سر سے پیر تک اس کا جائزہ لے گیا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ رائمہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

وہ وہیں بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

رائمہ تیزی سے اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔اس نے غیر محسوس طریقے سے ایک جانب رکھا اپنا موبائل دوپٹے میں چھپایا تھا اور واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

واش روم کا دروازہ اچھے سے لاک کرتے اس نے جلدی سے منصور کو کال ملائی تھی۔۔۔۔ جس کی اب تک لاتعداد کالز آچکی تھیں۔۔۔

جو کچھ ہوا تھا رائمہ ویسا بالکل نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی منصور تک اس کے نکاح کی خبر پہنچ چکی ہو گی۔۔۔۔

اسے منصور پر بے پناہ غصہ تھا۔۔۔کہ اس نے ارمغان پر گولی کیوں چلائی تھی۔۔۔

لیکن منصور کو اس سب کے بعد اپنے خاندان اور دوستوں کے سامنے کتنی بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا ہو گا۔۔۔۔اسے اس بات کا بھی افسوس تھا۔۔۔اسی خاطر اس نے منصور کو کال ملائی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

جو شاید اسی کے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔فوراً سے کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔

"رائمہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔آئم رئیلی سوری میں آپ کو ارمغان گردیزی سے بچا نہیں پایا۔۔میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی۔۔۔مگر سب کچھ الٹ ہو گیا۔۔۔۔"

منصور کے لہجے سے اس کے خسارے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔جس لڑکی کو وہ حاصل کرنے کے خواب سجائے بیٹھا تھا۔۔۔

اسے اتنی آسانی سے ارمغان گردیزی لے اڑا تھا۔۔۔۔اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

اسے اب رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا کہ اسے ایک نہیں ساری گولیاں اس رمغان گردیزی کے وجود میں اتار دینی چاہیے تھیں۔۔۔ کم از کم رائمہ تو اس کے پاس رہتی۔۔۔۔

وہ شخص ایک بار پھر سے بہت بری طرح مات دے چکا تھا۔۔۔ اور یہ ہار منصور آفریدی پر سب سے زیادہ بھاری تھی۔۔۔۔

ابھی تک اسے فیملی، فرینڈز اور کولیگ سب کی بار بار کالز آ چکی تھیں۔۔۔ جو بنا نکاح کے ہال سے کھانا کھا کر واپس لوٹ چکے تھے۔۔۔ اور اس بات پر حیرت کا اظہار کر رہے تھے کہ دلہن دلہا کیوں نہیں آئے تھے۔۔۔

Prh03477605346

نکاح کیوں نہیں ہوا تھا۔۔۔اور وہ لڑکی تھی کون جس سے نکاح کرنے والا تھا وہ۔۔۔۔۔

اس کا سب کو دیئے جانے والا سرپرائز سرپرائز ہی رہا تھا۔۔۔۔

وہ کسی کی کال بھی پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔نہ کسی کو جواب دینے کے لیے اس کے پاس کچھ بچا تھا۔۔۔۔

اس کا غصہ اور نفرت ارمغان کے لیے مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ بھی اب خود سے وعدہ کر چکا تھا کہ ارمغان کو رائمہ کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہنے دینے والا تھا۔۔۔۔

رائمہ تو ویسے بھی پوری طرح سے اس کی حامی تھی۔۔۔۔

"منصور آپ کو ارمغان گردیزی پر گولی نہیں چلانی چاہیے تھی۔۔۔ مجھے آپ کا یہ عمل بہت ناگوار گزرا ہے۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ نے انہیں روکنے کی خاطر یہ سب کیا۔۔۔ مگر وہ سب انتہائی غلط تھا۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے اسے اس کی اس جذباتی حرکت کا احساس دلانا ضروری سمجھا تھا۔۔ رائمہ ایسا کہے گی وہ جانتا تھا۔۔۔ کیوں کہ رائمہ کے دل میں اب بھی ارمغان کے لیے سافٹ کارنر موجود تھا۔۔۔

اسے بس وہی ختم کرنا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ ابھی رائمہ کو اپنے حوالے سے زرا سا بھی ویک پوائنٹ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

"آئم رئیلی سوری۔۔ میں خود اپنی اس حرکت پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔وہ جس طرح آپ کو لے کر جارہا تھا۔۔ جذبات میں آکر میں وہ جذباتی حرکت کر گیا۔۔۔مجھے کسی کا بھی خون بہانے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔میں ارمغان سے خود اس حوالے سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔"

منصور نے فوراً سے اپنا پینترا بدلہ تھا۔۔رائمہ جیسی نرم دل کی مالک لڑکی کے سامنے کیسے بی ہیو کرنا تھا کہ اس کا دل جیت لیا جاتا۔۔۔یہ منصور بہت اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ یہ سب بول گیا تھا۔۔

Ph#03477605346

اس کا اب ایک ہی مقصد تھا۔۔۔رائمہ کے سامنے ارمغان کو مزید پستی میں گرانے کا۔۔۔

تاکہ وہ ارمغان کو چھوڑ کر اس کے پاس لوٹ آتی۔۔۔

دوسری جانب رائمہ اس کے اس صلح جو انداز پر اس کی حوصلہ افزائی کر گئی تھی۔۔۔اگر یہاں ارمغان ہوتا تو کبھی اس طرح اس کی بات کو نہ سمجھتا۔۔۔

"کیا اب آپ اس رشتے کو قبول کر لیں گی۔۔۔"

رائمہ کا جواب سننے کے لیے اس کے وجود کا ہر رواں سماعت بنا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"نہیں۔۔۔"

رائمہ کی آواز بھیگ سی گئی تھی۔۔۔وہ کیا چاہتی تھی یہ تو اس کا دل بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

"تو پھر آپ کو اس رشتے سے آزادی دلوانے کی خاطر میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔ارمغان گردیزی کو اپنے کام اور اپنی ریپوٹیشن سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ اب تک آپ کے ساتھ اتنا برا کر چکا ہے۔۔۔اور پھر زبردستی نکاح بھی کر لیا ہے۔۔۔۔اسے اب بھی آپ کی قدر نہیں۔۔۔

Ph#03477605346

"کل ارمغان گردیزی کے ایک بہت اہم کیس کی پیشی ہے۔۔۔وہ سارے ثبوت اس کے بیڈروم میں ہی رکھے گئے ہیں۔۔۔ آپ جلد از جلد انہیں ڈھونڈ کر مجھے فارورڈ کریں۔۔اور وہ سارے پیپرز ضائع کر دیں۔۔۔ویسے بھی ارمغان جن لوگوں کی طرف سے کیس لڑ رہا ہے وہ حق پر نہیں ہیں۔۔۔تو اس کے ہارنے سے کسی اور کا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔۔

بلکہ جب اسے پتا چلے گا کہ آپ کی وجہ سے ہارا ہے وہ۔۔۔تو اس کا پھر سے اصلی رنگ آپ کے سامنے آجائے گا۔۔۔وہ خود ہی آپ کو اس رشتے سے آزاد کر دے گا۔۔۔۔"

Ph#03477605340

منصور جو بول رہا تھا۔۔۔رائمہ وہ سنتے کی نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

وہ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔

"نہیں یہ غلط ہے۔۔۔۔"

رائمہ کا دل ایسا کرنے کو نہیں مانا تھا۔۔۔

"غلط تو وہ بھی تھا جو آپ کے ساتھ کیا گیا تھا۔۔اور اب بھی کیا جا رہا ہے۔۔۔اس کو اپنی غلط کا زرا سا بھی احساس نہیں ہے۔۔۔وہ اب پھر سے نجانے اپنے جس مقصد اور انا کی تسکین کی خاطر آپ سے نکاح کر چکا ہے۔۔۔

اس کے انداز سے کوی قسم کی پیشانی اور ندامت کا احساس ہوا ہے آپ کو۔۔۔ آپ ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں دھوکا کھا رہی ہیں۔۔۔ اس میں انسانیت نہیں ہے۔۔۔ ابھی بھی وہ جو کیس لڑ رہا ہے۔۔۔ وہ ایک تگڑی پارٹی سے بھاری رقم لے کر مظلوم لوگوں کے خلاف لڑ رہا ہے۔۔۔

آپ اسے اس میں ہرا کر کچھ لوگوں کی مدد بھی کر سکتی ہیں۔۔۔"

منصور اس ہر طرح سے اپنی باتوں میں گھیر چکا تھا۔۔ رائمہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ دماغ منصور کی بات ماننے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر دل ایسا کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔

منصور اتنی دیر تک اس کی ایسے ہی برین واشنگ کرنے کے بعد آخر کار اسے ایسا کرنے پر راضی کرتا فاتحانہ ہنسی ہنس دیا تھا۔۔۔

آج ارمغان گردیزی نے اسے ہرایا تھا۔۔ جس کا کل وہ اس سے بدلہ لینے والا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

منصور کی بات سنتے رائمہ نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔وہ جلدی سے اس بھاری لباس کو تبدیل کرتے واش روم سے نکل آئی تھی۔۔۔ اس کا رخ صوفے کی جانب تھا۔۔۔

جبکہ نگاہیں بار بار بیڈ کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔

جہاں وہ شاید دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔۔۔

رائمہ کافی دیر ایسے ہی لیٹے رہنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہاں پڑی بہت ساری فائلز میں سے اپنی مطلوبہ فائل ڈھونڈتے اس کی جھیل سی آنکھوں میں وہ سارے منظر گھوم رہے تھے۔۔۔جب ارمغان گردیزی نے اسے اپنی پارٹی میں بلا کر اس کی بے عزتی کی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔جب منصور کی باتیں بار بار اس کے دماغ میں چلنے لگی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کی اصلیت کل ہی اس کے سامنے آجانی تھی۔۔۔

اسے زیادہ وقت مزید اس بے حس انسان کی سنگت میں رہ کر تکلیف کا شکار نہیں ہونا پڑنا تھا۔۔۔

اسی سوچ کے ساتھ وہ منصور کی بات پر عمل کر گئی تھی۔۔

اس نے اس فائل کی ساری ڈیٹیل منصور کو سینڈ کرتے فائل اور اس میں موجود تمام ڈاکومنٹس کو واش روم میں جا کر ضائع کر دیا تھا۔۔۔

کل ارمغان گردیزی اپنی زندگی کا پہلا کیس بہت بڑی طرح ہارنے والا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اب بھی اسی طرح بے سدھ لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کو پین زیادہ تھا۔۔۔

شاید اسی وجہ سے ہیوی ڈوز دی گئی تھی۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔اس لمبے چوڑے توانا شخص کے چہرے پر زردی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔اس کے خوبرو چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔۔

رائمہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔اس نے فوراً نظریں پھیر لی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے آگے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا یہ درد بہت کم تھا رائمہ کے درد کے آگے۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ تیزی سے اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارمغان کی آنکھ ساڑھے چار بجے کے قریب کھلی تھی۔۔۔اس کا آج ایک بہت اہم کیس تھا۔وہ روز صبح جلدی اٹھنے کا عادی تھا۔۔اس وقت بھی وہ بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔

جب اس کی نظریں صوفے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔کمرے میں ہوئے اس حسین اضافے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔لیکن اسے صوفے پر بنا کسی گرم شے کے ٹھنڈ میں سکڑا سمٹا لیٹے ارمغان کو ایک دم سے افسوس ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ دواؤں کی وجہ سے رات کو بیڈ پر ایسے بے سدھ سویا تھا کہ پھر ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے اس کے قریب آیا تھا۔۔

اس کے سیاہ بال چہرے پر بکھرے اس حسین مکھڑے کو چھپائے ہوئے تھے۔۔۔ ارمغان نے ہاتھ بڑھاتے نرمی سے اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹایا تھا۔۔۔وہ حسین نقوش سے سجا معصوم چہرا اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔

Ph#03477605346

وہ کتنے ہی لمحے اسے وارفتگی بھری نگاہوں سے تکے گیا تھا۔۔۔یہ چہرے دیکھنے کی خاطر وہ پچھلے دو سال کتنا تڑپا تھا۔۔۔کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اسے۔۔۔۔۔

اسے بے اختیار وہ منظر یاد آیا تھا۔۔۔جب ہمانے ان گلابی گداز گالوں پر بہت کی بے دردی سے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

ارمغان کی آنکھیں ایک دم سے لال ہوئی تھیں۔۔۔۔اس کی جانب جھکتے وہ اس کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھتے وہ اس تھپڑ کا ازالہ کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کر گیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نیند میں کسمسائی تھی۔۔۔جو دیکھتے ارمغان گردیزی اپنے دل کو مزید گستاخی کرنے سے روکتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔ وہ صوفے پر بہت مشکل سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

رائمہ کو اٹھاتے ہوئے اس کے زخمی بازو میں درد سے شدید ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔جنہیں نظرانداز کرتا وہ اسے قیمتی متاع کی طرح اپنے بانہوں میں سمیٹتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔اپنی چھوڑی گئی جگہ پر اسے لٹاتا وہ اس کے اوپر کمبل اوڑھا گیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کی ناراضگی اور غصہ وہ کل رات دیکھ چکا تھا۔۔۔اب بس اسے ہر حال میں منانا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی پیشانی پر لب رکھتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ آج اس کا ایک بہت اہم کیس تھا۔۔۔

کسی لڑکی کے کڈنیپ اور بے دردی سے قتل کرنے کا معاملہ تھا۔۔۔

جس میں وہ کسی بھی قیمت پر لڑکی کے بوڑھے ماں باپ کو انصاف دلانا چاہتا تھا۔۔۔ جو اس کیس کی خاطر اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی لگانے کو تیار تھے۔۔۔

مگر ان کی اذیت دیکھتے ارمغان نے ان کا یہ کیس فری میں لڑنے اور جیتنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ دوسری جانب بہت تگڑی پارٹی تھی۔۔۔ جنہوں نے اسے پیسے سے اپنی جانب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

مگر ارمغان گردیزی کو پیسوں کا لالچ کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔وہ دل سے کام کرنے والا بندہ تھا۔۔۔

وہ اپنی مطلوبہ فائلز اٹھاتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

"ارمغان آج تو ریسٹ کر لیتے۔۔۔"

نوشین بیگم جو آج اپنی بہو کا اس گھر میں پہلا دن ہونے کی وجہ سے صبح صبح ہی اٹھ کر ناشتے پر اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔اسے آج بھی اپنی روٹین کے مطابق جاتا دیکھ خفا ہوئی تھیں۔۔۔

"مام آج کا کیس بہت اہم ہے۔۔۔کچھ اہم لوگوں سے ملنا ہے۔۔۔ رات کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"

Ph#03476053446

ان کا ماتھا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اس کے بازو پر گولی لگی تھی۔۔۔

ریسٹ کیے بغیر وہ جاچکا تھا۔۔۔نوشین بیگم اس کا خوشی سے جگمگاتا چہرا دیکھ بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔

آج اتنے وقت بعد وہ اپنے بیٹے کو مطمئین دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

آنکھوں کی سرخی اب بھی قائم تھی۔۔۔

ابھی بھی سب کچھ نارمل نہیں ہوا تھا۔۔۔لیکن یہ سکون ہی اس کے لیے کافی تھا کہ وہ لڑکی اب اس کی دسترس میں تھی۔۔۔اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ کچھ بھی کر کے اب اسے منا لینا چاہتا تھا۔۔۔

اس کو خوش دیکھ نوشین بیگم کا دل بھی سکون میں آ گیا تھا۔۔۔

رائمہ کی آنکھ آٹھ بجے کے قریب کھلی تھی۔۔

اس نے خود کو صوفے کی جگہ پر بیڈ پر پایا تھا۔۔۔ ارمغان گردیزی کے کمبل میں لپٹی وہ آرام سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

یہ حرکت اسی نے کی تھی۔۔۔ رائمہ کی رنگت اس خیال سے لال ہوئی تھی کہ وہ اس کے اتنے قریب آیا تھا۔۔۔

"آج جو کچھ ہو گا تم مجھ سے پھر ویسی ہی نفرت کرو گے جو پہلے کرتے تھے۔۔۔۔ یہ ایک دن کا سفر جو کل تم نے زبردستی شروع کیا آج اس کا اختتام ہو جائے گا۔۔۔"

رائمہ یہ سوچتی تلخی سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

رات کو جاگ کر ارمغان گردیزی کے خلاف پلاننگ کی وجہ سے وہ تھوڑا لیٹ سوئی تھی۔۔۔ آج دس بجے کے قریب ارمغان کے کیس کی سماعت شروع ہونی تھی۔۔۔۔

رائمہ اسے ہارتے دیکھنے کے لیے وہیں ہونا چاہتی تھی۔

Ph#03477605346

اس کا سوٹ کیس وہاں پڑا تھا۔۔۔جواریہ نے کب بھجوایا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

جلدی سے تیار ہوتی وہ نیچے آئی تھی۔۔۔۔ارمغان گردیزی کی طرح وہ بھی فراموش کر چکی تھی کہ آج اس کا اس گھر میں پہلا دن تھا۔۔۔کل اس کی شادی ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ جیسے ہی کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی اسے سامنے سے مدیحہ آتی دکھائی دی تھی۔۔۔۔

جسے دیکھ کر رائمہ کی آنکھوں میں وہ تم مناظر آن ٹھہرے تھے جب جب اس لڑکی نے اسے بے عزت کیا تھا اور ارمغان کے ہاتھوں اسے ذلیل کروایا تھا۔۔۔۔

رافع کے حوالے سے اس پر اتنی بڑی تہمت لگانے والی بھی وہی تھی۔۔۔۔رائمہ کو ہما نے ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔

مدیحہ اسے اگنور کر کے وہاں سے ہٹ جانا چاہتی تھی۔ مگر رائمہ اس کے سامنے آتی اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔۔

"مدیحہ کیسی ہو تم؟؟؟ مجھے تو لگا اب تک ارمغان گردیزی سے شادی ہو چکی ہو گی تمہاری۔۔۔پر یہ سب دیکھ کر بہت افسوس

Pht03477605346

ہوا۔۔۔اتنی چالیں چلنے کے بعد بھی تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔۔۔"

رائمہ اس گھر میں نہیں آنا چاہتی تھی ارمغان گردیزی اسے زبردستی لایا تھا۔۔۔اب وہ اس کے گھر والوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرنے والی تھی۔۔۔کہ وہ خود ہی دوبارہ اپنے وہی اصلی رنگ دکھاتا یہ دکھاوے کی محبت کا ناٹک ختم کرتے اسے اپنی زندگی سے پھر سے باہر نکال پھینکنے والا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"وہ تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔۔۔ تمہارے ساتھ جو سلوک کیا۔۔۔اس کے بعد تو وہ میری صورت دیکھنے کے روادار بھی نہیں تھے۔۔۔کیسے کرتی شادی ان سے۔۔۔۔؟؟"

مدیحہ اب رائمہ کے ساتھ ایسی کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس سے ارمغان مزید اس سے بد گمان ہوتا۔۔۔اور گھر والوں کے دل سے وہ پھر سے اتر جاتی۔۔۔

اس کی بات پر رائمہ استہزائیہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔ مدیحہ کو اسکا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"سنا ہے اب ارمغان گردیزی نفرت کرنے لگا ہے تم سے۔۔۔ مگر تم تو محبت کرتی تھی نا ان سے۔۔۔ دوبارہ اپنے داؤ پیچ آزماؤ کیا پتا واپس مل جائے تمہیں۔۔۔"

رائمہ کے عجیب سے مضحکہ خیز لہجے پر مدیحہ شرمندگی سے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔۔

رائمہ کو مدیحہ جیسی لڑکی کا یوں شرمندہ ہونا حیران کر گیا تھا۔۔۔ وہ مزید کچھ بولے بغیر سیڑھیاں اتر گئی تھی۔۔۔ جبکہ مدیحہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ رائمہ ہی تھی۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نیچے آئی تھی۔۔ جہاں سب اسی کے ساتھ ناشتہ کرنے کے منتظر تھے۔۔۔

"السلام وعلیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

سیف نے اپنی جگہ سے اٹھتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔ جسے سر ہلا کر جواب دیتے اس نے باقی سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

نوشین بیگم اپنی جگہ سے اٹھتیں اس کے قریب آتے محبت سے ملی تھیں۔۔۔

"ہم سب آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔ آئیں مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔"

نوشین بیگم نے بہت محبت سے اسے کہا تھا۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ ضرور ناشتہ کرتی پر ابھی مجھے کورٹ پہنچنا ہے۔۔۔بہت ضروری کام ہے۔۔۔خدا حافظ۔۔"

وہ عجلت میں بولتی وہاں کسی سے بھی مزید کوئی بات کیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی نے زبردستی اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔وہ رشتے نبھانے تو بالکل بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

اسی خاطر انتہائی سنگدلی کا مظاہرہ کرتی وہ وہاں سے آگئی تھی۔۔۔

PH#03477605346

اس کا انداز ہے طرح کی مروت اور لحاظ سے عاری تھا۔۔۔ جس کے لیے گھر کے تمام افراد پہلے سے ہی خود کو تیار کر چکے تھے۔۔۔ اسی لیے کسی نے بھی زیادہ دل پر نہیں لیا تھا۔۔۔ ان کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ اب ان کے بیچ آگئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا بنا۔۔۔؟؟"

وہ سیدھی کورٹ پہنچی تھی۔۔۔ جہاں کیس کی سماعت شروع ہو چکی تھی۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

منصور پہلے سے وہاں موجود تھا۔۔۔رائمہ سیدھی اس کے پاس ہی آئی تھی۔۔۔جبکہ ارمغان سامنے کھڑا اس کی یہ حرکت بہت اچھے سے ملاحظہ کر گیا تھا۔۔۔ منصور جب سے آیا تھا۔۔۔سب نے اس سے کل نہ ہونے والے اس کے نکاح کے بارے میں پوچھ پوچھ کر اس کا موڈ غارت کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی اچھے خاصے احساس زیاں کا شکار تھا۔۔۔ارمغان کو لبوں پر جاندار مسکراہٹ سجائے وہاں آتا دیکھ اس کا دل مزید جل اٹھا تھا۔۔۔

Ph#03477605340

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ زیادہ وقت اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ قائم نہیں رہنے والی تھی۔۔۔

وہ اپنی چال چل چکا تھا۔۔۔اسنے وہ سارے ثبوت ارمغان کے خلاف لڑتے وکیل کو دے کر اسے پوری طرح سے تیار کر دیا تھا کہ اب وہ کیس کو کیسے اپنی جانب کر کے ارمغان کو ہرا سکتا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

منصور نے رائمہ کو اپنے پاس آتے دیکھ لبوں پر افسردگی بھری مسکراہٹ سجائے مخاطب کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کا دودھیا حسین چہرا اس وقت نجانے کس احساس سے مرجھایا ہوا تھا۔۔۔اس کی نظریں بھی ارمغان گردیزی کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو اپنے دلائل دینا شروع کر چکا تھا۔۔۔

بیچ بیچ میں وہ اس کی جانب بھی نگاہ ڈال لیتا تھا۔۔۔۔جو ہر بار سلگتی ہوئی ہی ہوتی تھیں۔۔۔اسے منصور کے ساتھ رائمہ کا کھڑا رہنا سخت ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ اس کے انداز سے الجھ رہی تھی کہ کیا واقعی اسے اب تک فائلز میں کی گئی ردوبدل کی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ اگر اسے

Ph#03477605346

پتا چل جاتا کہ وہ اپنے اتنے اہم ثبوت گل وا چکا ہے تو یقیناً وہ اتنا پر سکون نہ ہوتا۔۔۔

رائمہ کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔اب آنے والے وقت میں نجانے کیا ہونے والا تھا۔۔۔

وہ بظاہر منصور کے ساتھ کھڑی خود کو بہت مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔۔ مگر سینے میں شور مچاتی دھڑکنوں نے طوفان برپا کر رکھا تھا۔۔

"آپ کے ان زبانی کلامی لگائے گیے الزامات سے کچھ نہیں ہو گا بیرسٹر صاحب۔۔۔اگر میری مؤکل کے خلاف آپ کے پاس کوئی ثبوت ہیں تو وہ پیش کریں۔۔۔جج صاحب میرے بہت ہی قابلِ

احترام دوست اس کیس کو آج بھی صرف طول دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

نہ ہی ان کے پاس کسی قسم کا کوئی ٹھوس ثبوت ہے اور نہ اتنے مضبوط دلائل کے جن سے میرے موکل پر لگایا ایک بھی الزام سچ ثابت ہو سکے۔۔۔۔"

ارمغان کی مخالفت میں لڑتا وکیل فہد جس کی پہلے دو سنوائیوں میں ارمغان کے آگے کھڑے ہونے سے ٹانگیں کانپ جاتی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت بہت ہی کانفیڈنس کے ساتھ اسے منہ توڑ جواب دے رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

کیونکہ منصور نے اسے پورا یقین دلایا تھا کہ وہ یہ کیس جیت جائے گا

وہ بھی اسی سنوائی میں۔۔۔۔

فہد نے لڑکی کے باپ کو کٹہرے میں بلوایا تھا۔۔۔اور اس بوڑھے

جھکے ہوئے کندھوں والے بے ضرر شخص سے وہ جو سفاکیت بھرے

سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔رائمہ کا دل کانپ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے شاکی نگاہوں سے منصور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جس نے

اسے یہی کہا تھا کہ دوسری پارٹی بہت سٹرانگ تھی۔۔۔

لیکن ان بچاروں کو دیکھ کر تو ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

"میں خود اس معاملے کو سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔مجھے لگتا ہے فہد نے میرے ساتھ غلط بیانی کی ہے۔۔۔"

منصور اس کی نظروں پر گڑبڑا گیا تھا۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ شاید آج رائمہ اس کیس کی پیشی میں نہ آسکے۔۔۔۔

"بنا تصدیق کیے آپ نے مجھ سے یہ سب کیسے کروا دیا۔۔۔ان کی بیٹی پر اتنا بڑا ظلم ہوا ہے۔۔۔"

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا وہ ایسا کر سکتی تھی۔۔۔منصور نے اسے بتانے کی کوشش کی تھی کہ

Ph#03477605346

یہ لوگ اس جاگیر دار کے بیٹے پر جھوٹا الزام لگا رہے تھے۔۔۔ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

مگر رائمہ اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ اسے معاملہ سمجھ نہ آتا وہ اپنے ہی گلٹ میں پڑ چکی تھی۔۔

اس نے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔ جب اسی لمحے ارمغان کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

جن میں اس حوالے سے کسی قسم کی نفرت یا غصہ نہیں تھا۔۔

رائمہ نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔ غلط تو اس نے کیا تھا۔۔۔

"یور آں ر آر میں مقتول سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی نے جان بوجھ کر یہ لفظ استعمال کیا تھا۔۔۔

"ابھی جرم ثابت نہیں ہوا آپ اس طرح میرے کلائنٹ کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتے۔۔۔"

فہد نہیں چاہتا تھا کہ ارمغان اس لڑکے سے کچھ پوچھے۔۔۔ کیونکہ ارمغان کے سوالات اتنے مشکل ہوتے تھے کہ جس نے جرم نہ بھی کیا ہو۔۔۔ اسے بھی اپنا آپ مجرم لگنے لگ جاتا تھا۔۔۔

ہوا بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ ارمغان کے سوالات پر وہ جاگیر دار کا بیٹا جو کچھ دیر پہلے اچھی طرح اکڑ کر کھڑا تھا۔۔۔ اس کے پسینے چھوٹ

Ph#03477605546

گئے تھے۔۔۔وہ ارمغان کے سوالات میں پھنستا اپنے کیس کو کمزور کر گیا تھا۔۔۔

رائمہ بے طرح متاثر ہوئی تھی ارمغان گردیزی سے۔۔۔

اس کی خواہش بھی ایسا ہی وکیل بننے کی تھی۔۔۔

جبکہ منصور یہ سب دیکھتا اپنی جگہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اسے ارمغان کا امیج خراب کرنا تھا مگر یہ تو الٹ ہی ہو رہا تھا۔۔۔

اب بس سب کچھ ارمغان کے ری ایکشن پر ڈیپینڈ کرتا تھا جو وہ ابھی سنوائی ختم ہونے کے بعد بھڑکنے والا تھا۔۔

Fb#03477605346

رائمہ نے جا کر اس لڑکی کی ماں سے بھی بات کی تھی۔۔۔اس عورت کی اذیت اور تکلیف دیکھ رائمہ کا دل مزید تکلیف کا شکار ہوا تھا۔۔۔

آج اگر وہ یہ حرکت نہ کرتی تو ان بچاروں کو انصاف مل جانا تھا۔۔۔

ارمغان بہت مشکل سے اس کیس کو اگلی پیشی تک لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ جس پر فہد اور منصور کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ ہار رہا تھا لیکن اس نے لڑکے سے جو سوال پوچھے تھے اس کی وجہ سے کیس کے بہت سارے نئے پہلو اجاگر ہو چکے تھے۔۔

ارمغان گردیزی کو ہرانا ان دونوں کو خواب ہی رہ گیا تھا۔۔۔

رائمہ منصور کے ساتھ باہر آگئی تھی۔۔۔

جب اس نے محسوس کیا تھا کہ اس کے پاس سے گزرے سارے ہی وکیل اس مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کچھ نہ تو باقاعدہ اسے شادی کی مبارک باد بھی دی تھی۔۔۔

منصور اندر ہی اندر جل بھن رہا تھا۔۔۔

ارمغان نے صبح ہی سب کی جانب مٹھائی کے ڈبے تقسیم کروا کر سب جگہ رائمہ کاظمی سے اپنی شادی کی خبر پھیلا دی تھی۔۔۔۔یہی وجہ تھی کہ کچھ خوشی اور کچھ ارمغان گردیزی جیسے موسٹ وانٹڈ بیچلر کے بک ہو جانے پر افسوس بھی کر رہی تھیں۔۔

Ph#03477605346

"آپ تو بہت چھپی رستم نکلیں۔۔ہمارے سب سے ہینڈ سم اور ڈیشنگ وکیل صاحب کو لے اڑیں۔۔۔"

سامعہ جو کے دوست وکیل عاصم کی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی بھی اچھی دوست تھی۔۔وہ رائمہ کے پاس آکر اسے بہت محبت کے ساتھ مبارک باد دیتے ساتھ ہی اسے چھیڑ بھی گئی تھی۔۔۔

جبکہ رائمہ مروتا مسکرانے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

جبکہ اندر سے اسے یہ چھیڑ خانی عجیب سے احساسات میں گھیر گئی تھی۔۔۔

منصور کی رنگت تو غصے سے مزید لال ہوئی تھی۔۔۔

"رائمہ ہمیں کیس کے حوالے سے کچھ ڈسکشن کرنی ہے۔۔۔ کیا آپ میرے ساتھ آ سکتی ہیں۔۔۔"

منصور جانتا تھا وہ ان سب فضولیات کو چھوڑ کر اس کے ساتھ آئے گی۔۔۔

رائمہ ایسا کرنے بھی والی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے ارمغان گردیزی وہاں آیا تھا۔۔۔ اور بنا کسی قسم کی کوئی اجازت لیتا رائمہ کے برابر آن کھڑے ہوتے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ پھنسا گیا تھا۔۔۔

"خیر مبارک سامعہ۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کی جانب مسکرا کر دیکھتا وہ رائمہ کا ہاتھ ایسے ہی پکڑ کر اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

منصور توار مغان کو غصہ کرنے کے بجائے مسکراتا دیکھ مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔

یہ شخص حد سے زیادہ شاطر تھا۔۔۔جسے ہرا پانا اتنا آسان نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔

رائمہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوالے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا مجھے اس طرح یہاں لانے کا۔۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔"

رائمہ وہاں سب کے سامنے تو خاموش رہی تھی۔۔۔ لیکن اسے اپنے آفس کی جانب آتا دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

کیا وہ اپنے آفس میں لے جا کر اسے بے عزت کرنے والا تھا۔۔۔۔

وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔ منصور بھی اس کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔۔اس شخص سے اپنا بچاؤ کیسے کر پاتی۔۔۔

اس کے پھر سے تلخ الفاظ سننے کے خوف سے رائمہ کو اپنا دل کانپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

Ph#03477605346

وہ ابھی بھی اندر سے اتنی مضبوط نہیں تھی کہ اس شخص کے وار سہہ پاتی۔۔۔

"تمہارے سارے حق اب میرے پاس ہی محفوظ ہیں۔۔۔اگر رات کو اپنے ہونے کا یقین نہیں دلایا تو ہمارے نکاح کو ہی بھول گئی تم۔۔۔"

اسے آفس میں لاتے وہ آفس کا دروازہ لاک کرتا اسے دروازے کے ساتھ لگاتا اس کے بے پناہ قریب جھکا تھا۔۔۔۔

رائمہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ اس طرح اس شخص کی قید میں کیسے آگئی تھی۔۔۔

اور وہ اس پر بھڑکنے کے بجائے اس سے اتنی نرمی سے بات کیوں کر رہا تھا۔۔۔اب تک تو وہ سب کچھ جان چکا تھا۔۔۔

پھر وہ اپنا غصہ ظاہر کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کیا پھر سے وہ اس کے ساتھ کوئی چال چل رہا تھا۔۔۔۔

رائمہ کی مشکوک نگاہیں اپنی جانب اٹھتے دیکھ ارمغان کے لبوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"صبح جلدی آنا پڑا۔۔۔گڈ مارننگ نہیں بول سکتا ٹھیک سے۔۔۔تو سوچا ابھی بول دوں۔۔۔۔اتنی خطرناک نگاہوں سے مت دیکھو مجھے۔۔۔۔اگر میں بہک گیا تو بڑی مشکل ہو جانی ہے پھر۔۔۔۔"

Ph#03417605346

ارمغان گردیزی اس لمحے بیوی کے روپ میں اس لڑکی کو اپنے سامنے دیکھ اپنے دل کی خوشی نہیں سنبھال پا رہا تھا۔۔۔

اس کی جانب جھکتا وہ اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ اس کی اس جرأت پر غصے اور خفت سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

"آپ میری اجازت کے بغیر میرے قریب نہیں آسکتے۔۔۔۔ دور رہیں مجھ سے۔۔۔"

رائمہ لال پڑتی رنگت کے ساتھ اسے خود سے دور دھکیلنے لگی تھی۔۔۔ اسے یہ سب پھر سے اس شخص کا ناٹک ہی لگا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس کی اتنی غلط حرکت کے بعد بھی اسے کچھ کیوں نہیں کہہ رہا تھا۔۔

"دو سال جو دور رہا ہوں۔۔۔ وہی بہت جان لیوا تھا۔۔ اب دور رہنا ناممکن ہے۔۔"

اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لے کر دروازے کے ساتھ لگاتا وہ اب کی بال اس کے بالوں سے کیچر نکال چکا تھا۔۔۔ ان گزرے دو سالوں میں اس لڑکی کو محسوس کرنے اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں بھرنے کی خاطر کتنا تڑپا تھا وہ۔۔

Ph:03477605346

آج جب وہ پاس تھی تو کیوں اپنے دل کی خواہش کو رد کرتا۔۔۔اب جب کہ وہ اس کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ارمغان گردیزی آپ آج کیس ہار سکتے تھے۔۔کیونکہ میں نے ساری انفارمیشن لیک کی تھی۔۔۔اور آپ کی فائل سے وہ سارے پیپرز نکالے تھے۔۔۔۔"

Ph#03477605345

رائمہ نے اس پر بہت بڑا انکشاف کیا تھا۔۔تاکہ وہ اس سے دور ہٹ جائے۔۔۔

اس پر نفرت جتائے۔۔۔مگر ارمغان گردیزی کا اگلا عمل اس کو مزید شاک کر گیا تھا۔۔۔

اس کی دونوں کلائیوں کو تھام کر اپنے گردن کے گرد حمائل کرتا وہ اس کی کمر کو اپنی آہنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔

"تم پر سو خون معاف ہیں جاناں۔۔۔۔مجھے خوشی ہو گی تم اپنی محبت نہ سہی نفرت ہی جتاؤ گی مجھ پر۔۔۔کسی قابل تو سمجھو گی نا۔۔۔۔"

ارمغان کی گرم سانسیں رائمہ کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔

اس کی دیوانہ وار نگاہیں رائمہ کے حسین نقوش کا طواف کر رہی تھیں۔۔اس کی گداز کلائیوں کا لمس ارمغان کو اپنے چہرے پر محسوس ہوتا اس کی نگاہوں میں خماری سی بھر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اپنے چہرے کو اسکے قریب تر کرتا ااس کی گھنیری پلکوں کی کپکپاہٹ اپنے ہونٹوں سے چن گیا تھا۔۔۔

رائمہ کا وجود اس کے اس شدت بھرے لمس پر کانپ گیا تھا۔۔۔

اس نے بے اختیار ارمغان کی شرٹ کا کالر اپنی مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ شخص رکا نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتا اس کی سانسیں بکھیر گیا تھا۔۔۔

وہ اسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔ احتجاج کرنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن وہ اسے بول پانے کا موقع ہی کہاں دے رہا تھا۔۔۔

Ph#03477505346

اس کے ہونٹ آنکھوں سے ہوتے اس کی نتھ پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔

جس نے ان گزرے دو سالوں میں سب سے زیادہ بے چین کیا تھا اسے۔۔۔

"پلیز لیو می۔۔۔"

گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ رائمہ کا کمزور سا احتجاج ابھرا تھا۔۔۔

اس خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔اس کی ہتھیلیاں نم ہو چکی تھیں۔۔۔

PH#03477605346

دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس کے اندر اتنی ہمت بھی نہیں رہی تھی کہ وہ اسے خود سے دور جھٹک پاتی۔۔۔اس کا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔۔

"تم صرف میری ہو اب۔۔اس بات پر یقین تو کر لینے دو۔۔۔"

ارمغان نے اس کے گلابی ہونٹوں کو اپنے ناخنوں سے چھوتے ان کی گدازیت پر دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

اس کی ٹھوڑی کے بالکل نیچے چمکتا سیاہ تل ہوشربا حسن رکھتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ناک میں پہنی لونگ اور لبوں کا اوپری خم ایمان متزلزل کر دینے والا تھا۔۔۔

بالوں سے اٹھتی مہک ارمغان کو مدہوش کر رہی تھی۔۔۔۔ یہ لڑکی سراپا حسن تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کا دل چاہا تھا ان گلابی لبوں کو چھونے کا انہیں محسوس کرنے کا۔۔۔ ان کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارنے کا۔۔۔۔

وہ اس کے بے پناہ قریب جھکا آیا تھا۔۔۔ اس کے لرزتے ہونٹ ارمغان کے بے پناہ قریب تھے۔۔۔۔

لیکن رائمہ کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت دیکھ وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔جو اس کے ادارے جان کر اس وقت تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔ارمغان دھیرے سے مسکراتا اس لمحے اس نازک جان کو بخشتے خود کو بہت مشکل سے بہکنے سے روک گیا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی اپنے حواس کھو دے گی۔۔۔۔

مگر اس کے اتنے قریب آکر اپنے جذبات پر بندھ باندھنا بھی انتہائی مشکل تھا۔۔۔اس کی آنکھیں ایک دم سے لال ہوا ٹھی تھیں۔۔۔

ارمغان نے اسے قیمتی متاع کی طرح اپنی بانہوں میں بھر رکھا تھا۔۔۔

Ph#03477053...

جیسے اسے آزاد کیا تو وہ پھر سے اس سے دور چلی جائے گی۔۔۔۔

وہ اب ہر لمحہ ہر پل اس لڑکی کو اس بات کا احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہو چکی تھی۔۔۔

"مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ میں واقعی اتنا خوش قسمت ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کے ٹھوڑی پر چمکتے تل کو اپنے شدت بھرے ہونٹوں سے چھوتا رائمہ پر کپکپی سی طاری کر گیا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ میں اب نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ آپ اپنی طاقت کے بل بوتے پر مجھے زبردستی حاصل کر کے کیا سمجھ رہے

ہیں کہ میں آپ کے ساتھ نارمل ہو جاؤں گی۔۔۔۔اور آپ پھر مجھے

ویسے ہی توڑیں گے۔۔۔

بے عزت کریں گے اپنے گھر والوں کے سامنے۔۔۔میں نے کیا بگاڑا

ہے آپ کا۔۔۔۔کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔"

رائمہ کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔

اس کا نازک دل یہ التفات برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

"آپ کی ایگو ہرٹ ہوئی ہے نا کہ میں اس طرح ایک وکیل بن کر

آپ کے سامنے آئی ہوں۔۔۔آپ کے مخالفین کے ساتھ کھڑی

Pk#03477605346

ہوں۔۔۔پلیز میں اس کے لیے معافی مانگتی ہوں آپ سے۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ منصور مجھے آپ کے مقابل لا رہا ہے۔۔۔۔

میں قسم کھا کر کہتی ہوں اگر مجھے علم ہوتا تو میں کبھی نہ آتی اس کیس

میں۔۔۔

پلیز میں دوبارہ سے وہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔میں یہ سب

کچھ چھوڑ دوں گی۔۔۔واپس چلی جاؤں گی۔۔۔

دوبارہ کبھی آپ کے سامنے بھی نہیں آؤں گی۔۔۔خدا کے لیے

میرے ساتھ دوبارہ وہ سب نہ کریں۔۔۔میں برداشت نہیں کر

سکتی۔۔۔۔میں اب کی بار مر جاؤں گی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی اذیت اور لرزتے لبوں سے نکلتے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ سنتے ارمغان گردیزی کو اپنا آپ دنیا کا سب سے برا انسان معلوم ہوا تھا۔۔۔

کس بری طرح سے توڑا تھا اس نے اس لڑکی کو کہ وہ دوبارہ اعتبار کر پانے کے قابل بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

اس کی سچی محبت کو فریب سمجھ رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی اسے یقین دلانے کی خاطر کچھ بھی بول دیتا اس نے نہیں ماننا تھا۔۔ وہ اس کے ساتھ جو کر چکا تھا۔۔

Ph#03477605346

اس کا ازالہ اسے اپنے اعمال سے کرنا تھا۔۔۔ کچھ بھی بولنے سے معاملات مزید خراب ہی ہو سکتے تھے۔۔

اسی خاطر اس کی اذیت کو اپنے سینے میں محسوس کرتا وہ خود کو کچھ بھی بولنے سے روک گیا تھا۔۔۔

لیکن اس کے بولے جانے والے الفاظ ہتھوڑے کی طرح اسے اپنے دل پر پڑتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

ارمغان اس کے نازک وجود کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ جو نجانے کتنے وقت سے ایسے ہی اکیلے روتی آرہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس شخص کا مضبوط سینہ میسر آتے ہی جس کو پانے کی دل و جان سے تمنا کی تھی اس نے۔۔۔وہ بے اختیاری کے عالم میں اس پر اپنا سر رکھتی مزید شدت سے رو دی تھی۔۔

اس کے اندر اپنی کی گئی حرکت کو بھی گلٹ بھرا ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ زیادہ دل برداشتہ ہو رہی تھی۔۔۔

رہی سہی کسر کر اس شخص کے نفرت کی جگہ محبت جتاتے روپ کے پوری کر دی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس کی سفید شرٹ پر اپنا چہرا اٹکاتے روتی وہ اسے گیلا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے سینے کے مقام پر اپنی پنک لپسٹک کا نشان بھی چھوڑ چکی تھی۔۔۔

جو اذیت دینے کی وجہ بنا تھا۔۔اسی کے سینے پر اپنے آنسو بہاتے وہ ارمغان گردیزی کو ایک بار پھر سے اس بات کا احساس دلا گئی تھی کہ وہ اب بھی اس کے دل میں بستا تھا۔۔

Ph#03477605346

وہ آج بھی اسی کی تمنائی تھی۔۔۔ صرف بدگمان اور خوفزدہ تھی۔۔۔

اس پر اعتبار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔جواب ارمغان بہت ہی محبت اور اپنی شدتوں سے اسے احساس دلا کر جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے نازک وجود کے گرد اپنے دونوں بازو لپیٹے اسے اپنے سینے میں بھینچے کھڑا تھا۔۔۔اس کے لب بے اختیار رائمہ کے حسین بالوں کی مانگ پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔ان حسین زلفوں سے اٹھتی دلفریب مہک اس کی سانسیں معطر کر گئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

جب اس کے سینے پر سر رکھے رائمہ کو ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ وہ یہ کیا کر چکی ہے۔۔۔۔

شرم، حیا اور غصہ ایک دم سے حاوی ہوا تھا اس پر۔۔۔

وہ کیسے اس بے حس اور گھمنڈی شخص کے آگے دوبارہ سے جھک سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے ارمغان سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اپنے گرد بندھا اس کا مضبوط حصار نہیں توڑ پائی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

وہ ہلکی آواز میں چیخی تھی۔۔۔

ارمغان نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔ لیکن اس کا دل ایسا کرنے کو بالکل بھی نہیں چاہا تھا۔۔۔

نگاہیں اس کی بھیگی پلکوں سے اٹک کر رہ گئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

"دوبارہ اس طرح میرے قریب آئے تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے وہ بظاہر غصہ دکھاتے بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے چہرے پر چھائی خفت اور سرخی ارمغان کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

ارمغان اس کی جانب جھک کر یہ الفاظ ادا کرتا اس کی پیشانی چوم گیا تھا۔۔۔

وہ اسی مقام پر اپنے الفاظ کی الٹ جاتا پھر سے اسے چھو گیا تھا۔۔۔

رائمہ کے چہرے کے معصوم نقوش پر غصہ طاری ہوا تھا۔۔۔وہ

خفگی کے عالم میں پلٹتی اپنے بالکل پیچھے موجود دروازہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اس کا چہرا بہت بری طرح دروازے سے ٹکرانے کو تھا جب ارمغان نے پیچھے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کے آگے رکھ دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کا چہرا دروازے سے ٹکرانے کے بجائے ارمغان کا ہاتھ ٹکرایا تھا۔۔۔

"سنبھل کر جاناں۔۔۔"

اس کے کان میں بولتا وہ رائمہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان کی اس حرکت پر اس کے تصور میں وہ وقت آن ٹھہرا تھا۔۔۔جب پہلے بھی اس شخص نے ایسے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کو خیال رکھ کر اسے اپنا عادی بنایا تھا۔۔

اور پھر اسے اس کی زندگی کا سب سے بڑا زخم دے دیا تھا۔۔۔

انتہائی غصے کے ساتھ وہ اس کا ہاتھ اپنے آگے سے ہٹاتی دروازہ کھولنے کی لگی تھی جب ایک دم سے اس کیس کا خیال آتے وہ اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

جو سینے پر بازو باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کے واپس پلٹنے پر مسکرا دیا تھا۔۔۔اس کی سحر انگیز مسکراہٹ رائمہ کو بے اختیار اپنی نگاہوں کا زاویہ تبدیل کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔وہ وجاہت کا شاہکار نگاہوں کو آج بھی اپنے ساتھ باندھ لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

بلکہ اس کی شخصیت کا ٹھہراؤ اسے مزید پر کشش اور جاذب نظر بنا رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605340

رائمہ کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔جس پر وہ خود کو ہی کوستی اپنے تاثرات مزید سخت کر گئی تھی۔۔۔

"مجھے اس کیس کی حوالے سے بات کرنی تھی۔۔۔۔"

رائمہ اب جب تک ان بوڑھے مظلوم ماں باپ کو انصاف دلانے کی خاطر کچھ کر نہ لیتی اسے سکون نہیں ملنا تھا۔۔۔

"ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

ارمغان نے صوفے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔اس لڑکی کے معصوم چہرے پر چھائے خفگی بھرے تاثرات اس کے دل کی دنیا میں ہلچل مچا گئے تھے۔۔

وہ بوجھل سانس خارج کر کے رہ گیا تھا۔۔۔۔اس معصوم چہرے کو دیکھ کر دل ہی نہیں بھرتا تھا۔۔۔

دل چاہ رہا تھا اسے ایسے ہی تکی جائے۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ خاموشی سے صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

وہ سنگل صوفے کے بیٹھی تھی تاکہ ارمغان اس کے قریب نہ بیٹھ سکے۔۔ ارمغان زیر لب مسکراتا دوسرے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔

"تم ریلیکس ہو سکتی ہو۔۔ اب صرف کیس کی بات ہو گی۔۔"

اسے شرافت کا مظاہرہ کرنے کا یقین دلایا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں کی گستاخیاں رائمہ کو اس کی بات پر یقین نہیں کرنے دے رہی تھیں۔۔۔ اس کے بال اب بھی کمر پر کھلے ہوئے تھے۔۔۔

اس کا کیچر ارمغان کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ جس سے وہ مسلسل کھیل رہا تھا۔۔۔

رائمہ کے لیے اس کی سامنے ریلیکس ہو کر بیٹھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ جن کا کیس لڑ رہے ہیں وہ اتنے مظلوم لوگ ہیں۔۔۔ میں اپنی اس حرکت کے لیے شرمندہ ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نگاہیں جھکائے بولی تھی۔۔۔

جبکہ ارمغان کا دل مزید بے چین ہوا تھا۔۔۔ اور اس لڑکی کی عزت اس کے دل میں مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ جو کسی کے ساتھ زرا سا بھی

غلط نہیں کر سکتی تھی۔۔۔نادانی میں کی گئی اپنی غلطی پر اتنی پریشان تھی۔۔۔۔

"تمہارے ساتھ کی گئی زیادتی کے علاوہ میں اپنی زندگی کے ہر معاملے میں حق پر ہی ہوتا ہوں۔۔۔ کبھی ایسا کوئی کیس نہیں لیتا جس میں کسی کی حق تلفی یا زیادتی ہو رہی ہو۔۔۔ چاہے کتنا بھاری معاوضہ ہی کیوں نہ آفر کیا جائے۔۔۔۔"

ارمغان چاہتا تھا وہ اس کے بارے میں تھوڑا سا تو مثبت سوچے۔۔۔۔ جبکہ رائمہ اس کی بات پر پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

یہ ساری باتیں تو وہ یہاں ہر دوسرے بندے سے اس کے بارے میں سن چکی تھی۔۔۔۔ پھر بھی رات نجانے کیا دماغ میں سمائی تھی جو وہ حرکت کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں بچے۔۔۔ آپ اس حوالے سے کیا کریں گے اب۔۔۔۔ اگلی پیشی پر تو یہ کیس ہار جائیں گے۔۔۔۔ ثبوت تو کچھ بچا ہی نہیں ہے آپ کے پاس۔۔۔"

رائمہ نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے کہا تھا۔۔۔۔ جبکہ ارمغان گردیزی تو اس کی بات جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس کی نظریں رائمہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جس کے کھلے بال اس کے چہرے پر آرہے تھے۔۔

ایک دو بار اس نے بالوں کی لٹوں کو چہرے سے ہٹایا تھا۔۔۔

اس کی مخروطی گداز انگلیوں کو بے اختیار اپنی گرفت میں لینے کا دل چاہا تھا ارمغان کا۔۔۔

لیکن اس وقت اپنی یہ خواہش دل میں دبانے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

"ابھی دوبارہ اس کیس پر کام کرنا پڑے گا۔۔۔"

Ph#03477605546

ارمغان نے اس کو پزل ہوتا دیکھ فوراً اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی یہی کافی تھا اس کے لیے۔۔۔۔اس کی دیوانہ وار نگاہیں مسلسل اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔

"میں اس کیس میں آپ کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

رائمہ صرف اپنا گلٹ دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔جبکہ ارمغان کا ایک بار پھر سے منصور کو دعائیں دینے کا دل چاہا تھا۔۔

جس کی رائمہ کو اس سے دور کرنے کی کوشش مزید قریب لے آئی تھی۔۔۔۔ وہ اکیلے بھی اس کیس کو آرام سے ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔۔ اتنا تجربہ اور زہانت رکھتا تھا۔۔۔ لیکن رائمہ اس کے ساتھ کام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس سے وہ اس کے ساتھ مزید وقت گزار پائے تو اسے اور چاہیے ہی کیا تھا۔۔۔

اس نے رائمہ کے سامنے ایسا ظاہر کیا تھا جیسے وہ واقعی اس کیس کو لے کر بہت پریشان تھا۔۔ اور ایسا کرنے سے اس کی بہت مدد ہونے والی تھی۔۔۔

"یہاں آجاؤ۔۔۔ تمہیں کیس کی ڈیٹیلز سمجھا دیتا ہوں۔۔۔۔"

ارمغان نے اسے اپنے قریب صوفے پر آنے کا کہا تھا۔۔۔

"مم میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"

رائمہ اس کے قریب جانے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

مگر ساری فائلز ارمغان کے سامنے کھلی تھیں۔۔۔دور بیٹھے وہ نہ تو دیکھ پارہی تھی۔۔۔اور نہ سمجھ آرہا تھا کچھ۔۔۔

ناچار اسے اپنی جگہ سے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔وہ ارمغان سے اچھا خاصہ فاصلہ بناتی اسی صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں بے اختیار اس کے بازو پر اٹھی تھیں۔۔۔

Fh#03477605346

جس پر کل گولی لگی تھی۔۔ مگر اس وقت وہ کوٹ پہنے آرام سے بیٹھا تھا۔۔۔

اس نے کورٹ میں بھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اسے گولی لگی ہے۔۔۔۔

رائمہ فوراً سے نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔اس کی نظریں فائلز پر تھیں۔۔۔ جبکہ ارمغان کی اس پر۔۔۔۔

رائمہ اس کی تپش زدہ نظریں محسوس کرتی نا چاہتے ہوئے بھی سرخ ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

گھبراہٹ کے عالم میں بالوں کی لٹیں کانوں کے پیچھے اڑستے اس کی انگلیاں کپکپا گئی تھیں۔۔۔

کیونکہ آہستہ آہستہ ارمغان اس کے قریب آچکا تھا۔۔۔

ان دونوں کے درمیان فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔۔۔رائمہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔مگر اس کا دوپٹہ ارمغان کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔

تیزی سے اٹھنے کے ساتھ کی کھنچاؤ لگنے کی وجہ سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی ارمغان کے اوپر آن گری تھی۔۔۔۔

ارمغان بھی فوری طور پر صورتحال سمجھ نہیں پایا تھا۔۔

Ph#03477605346

جب اسے رائمہ کے گداز ہونٹ اپنے ہونٹوں کو چھوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

رائمہ کے بال ان دونوں کے چہروں کو ڈھانپ گئے تھے۔۔رائمہ نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر ارمغان اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کرتا اسے خود سے قریب تر کرتا اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتا جیسے بہک گیا تھا۔۔۔

وہ اس مقام پر خود پر ضبط نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔یہ لڑکی اس کی سانسوں میں بستی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس سے دوری بناپانااب انتہائی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔اس کے گداز لبوں کو بہت نرمی سے وہ اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ اس کے اس عمل پر جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس نے اپنی ساری ہمت مجتمع کرتے ارمغان سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر ارمغان اپنادوسراہاتھ اس کی گردن میں حمائل کرتا اس کے فرار کی ساری راہیں مسدود کر گیا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر اس کے بالکل اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔۔وہ دھیرے دھیرے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اس پر اپنے دل کی کیفیت سے باور کروا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی شدتوں پر رائمہ کو اپنی دھڑکنیں کنٹرول سے باہر جاتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس کی یہ جان لیوا قربت رائمہ کی نازک جان پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔۔

دل تو ابھی بھی اسے کے پیچھے پاگل تھا۔۔۔ جسے نفرت کا لبادہ اوڑھ کر ڈھانپ رکھا تھا اس نے۔۔۔۔

اس شخص نے اس کا بہت دل دکھایا تھا۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ آج بھی ویسا ہی تھا۔۔۔۔

اپنی چلانے والا۔۔۔۔۔ آج بھی اپنی ہی منمانیاں چلا رہا تھا۔۔

Ph#03477605346

جب اسے محسوس ہوا کہ یہ نازک جان اب مزید اس کی شدتیں نہیں سہہ پائے گی تو اس نے ان گداز لبوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔۔ جن کے لمس نے اس کے اعصاب کو ایک دم سے خوشگواریت اور پرسکون احساس بخش دیا تھا۔۔

دل و دماغ میں ایک سرور سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

ارمغان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔ جبکہ رائمہ آنکھیں سختی سے میچے اس کا سامنا کرنے کی ہمت بھی خود میں نہیں پا رہی تھی۔۔۔ لبوں پر اب بھی اس کے گرفت کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

دھڑکنوں نے الگ بے حال کر رکھا تھا۔۔۔۔

رہی سہی کسر اس بے رحم شخص کی بے باک سرگوشیوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا وہ شرم کے عالم میں بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

"تمہارے معاملے میں میں اتنا ہی شدت پسند اور میرے جذبات ایسے ہی بے لگام ہو چکے ہیں۔۔۔ اور آج ان لبوں کی تاثیر نے تو پوری طرح سے دل کے حالات بگاڑ دیئے ہیں۔۔۔ یہ پھر سے انہیں چھونے اور ان کی مٹھاس اپنے اندر اتارنے کا متمنی ہے۔۔۔ تم

ارمغان گردیزی کے دل و دماغ پر پوری طرح سے حاوی ہو چکی ہو۔۔۔

دل چاہتا ہے تمہیں ایسے ہی پورا کا پورا اپنے اندر انڈیل لوں۔۔۔ کہ تم ان بانہوں سے کہیں دور نہ جا پاؤ۔۔۔"

رائمہ اپنی جگہ سے ہلنے کی سکت بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔ اس کی نازک جان ان شدتوں کا تصور بھی نہیں کر رہی تھی ابھی۔۔۔۔

اس نے ارمغان کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچتے اس کے کندھوں پر اپنا ماتھا ٹکا دیا تھا۔۔۔

اس کا سانسیں ابھی بھی بحال نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔۔اس کی سانسوں کو زیر و بم ارمغان گردیزی کو اعصاب کو مزید مدہوش کر گیا تھا۔۔۔رہی سہی کسر ان سیاہ لانبی زلفوں کی مہک نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

ارمغان گردیزی ان جان لیوا لمحات میں بھی کیسے اپنے آپ پر قابو پائے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس گھمبیر بھاری لہجہ رائمہ کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔وہ پہلی ہی نہیں سنبھل پائی تھی دوبارہ ایسا سوچ کر ہی اس کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔

"مجھے نفرت ہے آپ سے شدید نفرت۔۔۔۔"

اس کے بھیگی کمزور پڑتی آواز میں کہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ کی گرفت ارمغان کے کالر پر مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

"میں ہر بات کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔۔۔"

ارمغان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو سمیٹتے اس کے کندھے پر اپنے دہکتے لب رکھ دیے تھے۔۔۔۔

رائمہ نے کسمساتے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کے ہاتھوں کا گستاخ لمس رائمہ کو اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

یہ شخص آج پوری طرح سے اپنے دل کی کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کی بے باکیاں اب رائمہ کی گردن پر جاری تھیں۔۔۔

رائمہ کو اس شخص سے ایسی وارفتگیوں اور بے قراریوں کی امید نہیں تھی۔۔۔اسے تو آج تک غصے سے دھاڑتے ہی دیکھا تھا۔۔۔اس کا یہ دلربا انداز رائمہ کے حواس چھین رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605546

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس کا دل اس سب کو سچ ماننے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔وہ اتنی خوش قسمت کبھی نہیں رہی تھی۔۔۔

کہ ایسی کوئی خوش گمانی اپنے دل میں پالتی۔۔۔

ارمغان گردیزی ایک بار پھر سے اس کے جذبات کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔۔اور وہ ایسا ہونے دے رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کے تپش زدہ لبوں سے ارمغان کو اپنی گردن جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔وہ جتنا دور ہونے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کے لمس کی شدتیں اتنی بڑھ جاتی تھیں۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ سے۔۔۔۔مجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔"

رائمہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس شخص کے ہاتھوں کو خود پر سے کیوں نہیں جھٹک پا رہی تھی۔۔۔

دل اب بھی کیوں اس کا حامی تھا۔۔۔وہ اپنی ہی کیفیت پر بری طرح سے زچ ہو رہی تھی۔۔۔

دل میں اب بھی اس کے لیے نرم گوشہ کیوں تھا۔۔۔رائمہ کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس شخص کی محبت اسے مزید خوار کرنے والی تھی۔۔۔۔

"ترس۔۔۔۔اسے ترس کھانا کہتے ہیں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ چہرا اٹھاتے اسے گھور گیا تھا۔۔۔جب رائمہ اس کو دور دھکیلتی سرخ پڑتی رنگت کے ساتھ اس کے اوپر سے اٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے ایک بار بھی ارمغان کی ان ڈارک گرے آنکھوں میں نہیں جھانکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

دل کی بے ترتیب کرتی دھڑکنوں کے ساتھ وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر ارمغان اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اپنی سرخی مائل ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے گھورتا وہ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو اپنی پوروں پر چن گیا تھا۔۔۔

"یہ ترس نہیں میری محبت ہے۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ کی مخروطی انگلیوں کو اپنی گرفت میں لیتا وہ ان پر نرمی سے اپنے لب رکھتے اسے سچے دل سے یقین دلاتے بولا تھا۔۔۔۔

"کتنے دن رہے گی یہ محبت۔۔۔ایک مہینہ۔۔۔یا ایک ہفتہ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کو اس کا یہ محبت جتاتا انداز بہت ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔۔

"تا عمر۔۔۔۔"

وہ باری باری اس کی انگلیوں کو لبوں سے چھوتا ان کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا دلفریبی سے بولا تھا۔۔۔

رائمہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا تھا مگر ارمغان اسے بھی اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"آپ کی بہت بڑی بھول ہے کہ میں اب دوبارہ آپ کے قریب میں آؤں گی۔۔۔نہ کبھی آپ کو معاف کروں گی۔۔۔"

اس کے سینے پر مکے برساتے وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جبکہ ارمغان اسے اپنے ساتھ لگاتا اس کے بالوں کو سمیٹنے لگا تھا۔۔۔وہ اس بکھرے دلنشین حلیے میں تو اسے باہر نہیں جانے دینے والا تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس اپنی گردن اور کمر پر محسوس کرتی وہ پھر سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔یہ شخص اس کے وجود پر پوری طرح سے استحقاق جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔

وہ اب اتنی کمزور نہیں تھی کہ پہلے کی طرح ڈر جاتی۔۔۔۔

مگر اس شخص کی دلفریب مہک اور شخصیت کی سحر انگیزی نے اس کے حواسوں کو بالکل جکڑ لیا تھا۔۔۔۔وہ اس کی شخصیت کے طلسم میں گرفتار ہوتی دل کے ہاتھوں مجبور اس کے آگے بے بس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"میری ہو چکی ہو اب بہت جلد میرا یقین بھی کرو گی۔۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کے بالوں کو سمیٹتا وہ ان کا جوڑا بناتا کیچر میں مقید کر گیا تھا۔۔۔

وہ اسے ایسے ٹریٹ کر رہا تھا جیسے وہ کوئی معصوم سی بچی ہو۔۔۔اس شخص کے ہر ہر انداز سے محبت چھلک رہی تھی۔۔۔

رائمہ نے بہت مشکل سے اپنے دل کو پتھر کر رکھا تھا۔۔۔

"میں آپ کی نہیں ہوئی۔۔۔آپ کی زبردستی کی ہے میرے ساتھ۔۔۔میں منصور سے شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

رائمہ نے اس کے ہاتھ اپنے بالوں سے جھٹکے تھے۔۔۔جواب جھک کر اس کے کان کی لوح کو چوم گیا تھا۔۔۔

اس بار اس کا لمس بہت سنگینی لیے ہوئے تھا۔۔۔

کان کی لوح سے ہوتے اس کے شدت بھرے ہونٹ رائمہ کی گردن پر اپنے نشان چھوڑ چکے تھے۔۔۔۔

یہ لمس بے رحم تھا اس شخص کی طرح۔۔۔رائمہ نے اس کا کوٹ اپنی گرفت میں دبوچا تھا۔۔۔۔۔

"بس ایک بات مان لو میری۔۔۔اب میرے سوا کسی پر بھروسہ مت کرنا۔۔۔۔میں مر جاؤں گا مگر تمہارا بھروسہ نہیں توڑوں گا۔۔۔لیکن اگر کسی اور نے تمہارے ساتھ ایسا کیا تو اسے بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان کے لفظوں میں شدت پسندی اور اس کے لیے دیوانگی تھی۔۔۔۔

وہ اس کو اب مزید اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"دنیا کے ہر انسان پر بھروسہ کروں گی سوائے آپ کے۔۔۔۔ مر جاؤں گی پر آپ کو اب کبھی اپنا نہیں مانوں گی۔۔۔ آپ کو جتنی بھی زور زبردستی کرنی ہے کریں آپ۔۔۔۔لیکن اب کبھی آپ میرے دل تک رسائی حاصل نہیں کر پائیں گے۔۔۔یاد رکھئے گا آپ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اسے کی بات پر ایک دم سے بھڑک اٹھی تھی۔۔۔اس کا حصار توڑتی وہ اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

ارمغان اپنی جگہ کھڑا بے بسی کے عالم میں اسے آنسو بہاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو اس کی زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ارمغان کا فون بجا تھا۔۔۔نوشین بیگم کی کال دیکھ اس نے فوراً اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔

رائمہ باہر جا رہی تھی مگر ارمغان نے اس کا ہاتھ تھام کر پھر سے اسے روک لیا تھا۔۔۔

PH#03477605346

"جی مام۔۔۔اوکے گھر آکر ڈسکس کرتے ہیں اس بارے میں۔۔۔۔"

اس نے ان کی بات سنتے کال بند کر دی تھی۔۔۔

"مام چاہتی ہیں سیف کی شادی میں ہمارا بھی ریسپشن ہو۔۔۔"

ارمغان نے رائمہ کو بتایا تھا۔۔۔

"میں آپ کے گھر رہنے پر رضامند ہوئی ہوں اتنا کافی ہے مسٹر ارمغان گردیزی۔۔۔اپنی اور اپنے گھر والوں کی خواہشیں اپنے تک ہی محدود رکھیں۔۔۔"

وہ اس شخص کا یہ پرسکون چہرا دیکھ کر ہی غصے سے بھڑکی تھی۔۔۔

وہ اس پر ایسے استحقاق جماتا تھا جیسے ان کے بیچ کبھی کچھ ہوا ہی نہ

ہو۔۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔میں منع کر دوں گا انہیں۔۔۔۔۔"

ارمغان اس کو حلق کی بل چیختا دیکھ اتنی ہی نرمی سے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اس شخص کا یہ دوغلا روپ دیکھ وہ مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔

اسی لمحے رائمہ کے موبائل پر منصور کی کال آنے لگی تھی۔۔۔جو

دیکھ ارمغان کے چہرے کے نقوش بگڑ گئے تھے۔۔۔

رائمہ جان بوجھ کر اس کے سامنے کال اٹینڈ کر گئی تھی۔۔۔۔

"جی منصور۔۔۔۔میں آرہی ہوں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

منصور سے بات کرتی وہ اس کے آفس سے نکل گئی تھی۔۔

ارمغان کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ ٹیبل پر رکھی پانی کی بوتل کو لبوں سے لگاتا وہ اپنے آپ کو ریلیکس کر گیا تھا۔۔۔

ورنہ ضرور باہر جا کر منصور کا منہ توڑ دیتا۔۔۔۔ جواب بھی رائمہ کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو اس شخص کا دماغ ٹھکانے لگا سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ اس وقت کوئی بھی ایسی حرکت کر کے رائمہ کو خود سے مزید بد ظن نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ خود کو بہت حد تک نارمل کرتا باہر آیا تھا۔۔۔ جہاں وہ دونوں باتیں کرتے منصور کی گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ کچھ ہی دیر میں ان کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

"اوہ مسٹر ارمغان گردیزی۔۔۔۔ اچھا ہوا آپ یہاں مل گئے۔۔۔ آپ سے بات کرنی تھی مجھے۔۔۔۔ دراصل میں وہ کل جو کچھ بھی ہوا اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔۔۔ اس وقت حالات۔۔۔۔۔۔"

صرف رائمہ کی خاطر منصور نے اس شخص سے اپنا لہجہ نارمل رکھا تھا۔۔۔ ورنہ ابھی جس طرح وہ رائمہ پر حق جماتا اسے اپنے ساتھ

PH#03477605346

لے کر گیا تھا۔۔۔ منصور کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کو دنیا سے ہی غائب کر دے۔۔۔

"اپنی معذرت اپنے پاس رکھو۔۔۔ اور فلحال دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں۔۔۔"

ارمغان نے بنا اس کی جانب دیکھے اس کو ہمیشہ کی طرح بے عزت کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

رائمہ نے منصور کی بے عزتی سے سفید پڑتی رنگت دیکھ ارمغان کو خفگی سے دیکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"میں اسی کیس کے سلسلے میں اس لڑکی کی گھر جا رہا ہوں۔۔۔اس کے والدین سے کچھ معلومات لینی ہیں۔۔۔ تمہیں میرے ساتھ آنا ہو گا۔۔۔"

وہ رائمہ کا پھر سے ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لیتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ میری بھی کوئی پروفیشنل لائف ہے۔۔۔۔ جانتی ہوں مجھے اس مقام پر دیکھ آپ برداشت نہیں کر پا رہے۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں آپ میرے کیریئر کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے اور میں ایسا ہونے دوں گی۔۔۔"

Ph#03477605345

رائمہ اس کی اس حرکت پر غصے سے لال پیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

جبکہ ارمغان اسے گاڑی میں بیٹھا تا خود فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ رکھونا اپنی پرسنل اور پروفیشنل لائف۔۔۔۔ان گھٹیا لوگوں سے دور رہو۔۔۔"

ارمغان گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔۔جبکہ رائمہ کو اس کا یہ کالم اور کمپوز رہنا مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں رکھنا کوئی تعلق آپ کے ساتھ۔۔۔۔اسٹامپ پیپر سائن کر کے دوں کیا۔۔۔"

PH#03477605346

وہ اس کے رویے سے زچ ہوتے چیخی تھی۔۔۔جب ارمغان نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

جو شخص کسی کی زرا سی تیز آواز بھی نہیں برداشت کرتا تھا اب رائمہ کے بد تمیزی بھرے لہجے پر بھی اس کے ماتھے پر ایک شکن تک نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ اس کی ہر بات کو جواب بہت محبت سے دے رہا تھا۔۔۔ لیکن یہ بدلاؤ صرف اس کے لیے تھا۔۔۔۔

دوسروں کے لیے وہ آج بھی ویسا ہی کھڑوس اور گھمنڈی تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"نہیں تم نے نکاح نامے سائن کر دیا میری ساری زندگی کے لیے کافی ہے وہ۔۔۔۔"

ارمغان کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

رائمہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا مگر ارمغان نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"منصور بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔۔ آپ نے اچھا نہیں کیا ان کے ساتھ۔۔۔ آج بھی دوسروں کو بے عزت کرنے کے سوا کچھ نہیں آتا آپ کو۔۔۔۔"

PK#03477605346

رائمہ کی بات پر ارمغان کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

اسے اپنی بیوی کی اس معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ لیکن اس وقت وہ یہ پیار جتا نہیں سکتا تھا۔۔۔

اگر جتا دیتا تو اس لڑکی نے غصے سے پھٹ جانا تھا۔۔۔

"اگر وہ اچھا انسان ہے پھر میں تو یقیناً فرشتہ کہلانا چاہیے ہوں۔۔۔"

ارمغان کو اپنی بات مذاق میں اڑاتے دیکھ اس کی چھوٹی سی ناک غصے سے پھول گئی تھی۔۔۔

اب کی بار ارمغان کنٹرول نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔س چھوٹی سی ناک میں جگمگاتی نتھ پہلے ہی اس کے جذبات میں تغیانی برپا کیے ہوئے تھی۔۔۔

رائمہ کو دور ہونے کا موقع ہی نہیں مل پایا تھا۔۔جب ارمغان کے اعنابی لبوں نے اس کے پھولی نتھنوں کو چھو گئے تھے۔۔۔

"تم میری یہ خوبی گنوانا بھول گئی کہ میں اب محبت کرنا بھی سیکھ گیا ہوں۔۔۔ تم کل سے آج تک تو یہ بات سمجھ ہی گئی ہو گی۔۔۔اگر تھوڑی سی نرمی کرو تو مزید اچھے سے بھی سمجھا سکتا ہوں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اسے معنی خیزی سے اس کی جانب دیکھتا اسے شرم سے سرخ کر گیا تھا۔۔۔

دھڑکنیں ایک دم سے بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس کی جانب سے رخ پہ موڑ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارمغان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔وہ دوبارہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ان کی گاڑی ایک بہت ہی خستہ حال گھر کے باہر آن رکی تھی۔۔۔جو دیکھ رائمہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

ان بچارے غریب اور مسکین لوگوں کی اذیت بڑھانے کا باعث وہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ ارمغان کی نگاہیں اس گھر کے باہر کھڑی ایک اور گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

یہ لوگ کتنے غریب تھے وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔ پھر یہ کس کی گاڑی تھی۔۔۔۔

کسی خیال کے تحت اس کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔۔۔

"تم گاڑی میں ہی بیٹھو۔۔۔ جب تک میں باہر نہ آؤں تم باہر نہیں نکلو گی۔۔۔"

ارمغان کی بات پر رائمہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کے چہرے کے سخت پڑتے نقوش دیکھے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

جو گاڑی کو ریسورس کرتا گھر سے دو تین فٹ کی فاصلے پر لے گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

رائمہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"پلیز میری بات مان لینا اور باہر مت آنا۔۔۔ جب تک میں نہ کہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

اسکا گال تھپتھاتا وہ گاڑی کے نچلے ریک میں رکھا اپنا پسٹل اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جبکہ پسٹل دیکھ رائمہ کی آنکھوں میں خوف اترا تھا۔۔۔

"آپ اسے لے کر کیوں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟"

رائمہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اس کی سننے سے پہلے ہی ارمغان اسے پھر سے باہر نہ آنے کا کہتا

گاڑی سے نکلتا اس گھر کے اندر جا چکا تھا۔۔۔

اندر آتے ہی سامنے کا منظر دیکھ اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

اس جاگیر دار کے بیٹے کے ساتھ گینگ ریپ میں ملوث اس کا تیسرا

ساتھی جو ابھی تک پولیس کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔۔۔وہ اس وقت پانچ

سے چھ کے قریب لوگوں کو اپنے ساتھ لیے اس لڑکی کے ماں باپ کو

دھمکا رہا تھا۔۔۔

Ph#03417605346

ان کی ایک بیٹی اور بھی تھی۔۔۔ جس کے سر پر پسٹل رکھے وہ اس کا بھی ویسا ہی سلوک کرنے کی دھمکی دے رہے تھے۔۔۔ وہ ان لوگوں کو یہ کیس واپس لینے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ بوڑھے ماں باپ بے بسی سے رو رہے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ لاچار شخص اپنی دوسری بیٹی کو بچانے کی خاطر اس کے سامنے رکھے پیپرز پر سائن کر دیتا جب ارمغان کی دھاڑ پر ان سب نے ہی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"گھٹیا شخص مظلوموں کے آگے شیر بننے کا بہت شوق ہے تجھے۔۔۔ لاوارث سمجھ رکھا ہے انہیں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے وہیں کھڑے کھڑے اس لڑکے پر گولی چلادی تھی۔۔۔ جس کی آواز پر باہر بیٹھی رائمہ کا دل دہل اٹھا تھا۔۔۔

اس نے دروازے کھولنے کی کوشش کی تھی جو ارمغان لاک کر کے گیا تھا۔۔۔

"میرے مولا ان کی حفاظت کرنا۔۔۔"

رائمہ کا دل خوف سے بند ہونے لگا تھا۔۔ اس نے جلدی سے ہما کر نمبر ملاتے اسے سب بتا کر سیف کو یہاں بھیجنے کا کہا تھا۔۔۔ جبکہ یہ بات سنتے گردیزی ہاؤس میں تو جیسے سب کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ یہاں رائمہ کا برا حال تھا۔۔۔اندر دوبار مزید فائر ہو چکے تھے۔۔۔

وہ گاڑی کے چاروں دروازوں کے ساتھ زور آزمائی کر چکی تھی۔۔۔ لیکن کوئی ایک بھی نہیں کھل رہا تھا۔۔۔۔

اس کا پورا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے جس شخص کے لیے شدید نفرت کا اظہار کر چکی تھی۔۔۔اس وقت اسی کی سلامتی کی دعا مانگتی وہ اپنا ہوش بھی بھلا چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

سیف، رجب اور حسین گردیزی پولیس کی نفری کے ساتھ فورا وہاں پہنچے تھے۔۔۔پندرہ منٹ سے بھی کم وقت لگا تھا انہیں۔۔۔

"رائمہ بیٹے آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔"

سیف اور رجب پولیس والوں کے ساتھ اندر گئے تھے۔۔۔ جبکہ حسین صاحب اس کے قریب آئے تھے۔۔۔رائمہ نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں اس گھر کی دروازے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔جب پولیس والے سٹریچر پر اندر سے کسی شخص کو زخمی حالت میں اٹھا کر

Ph#03477605346

باہر نکلے تھے۔۔۔رائمہ نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے بہت مشکل سے اپنی چیخ روکی تھی۔۔۔

وہ اپنی دھندلائی آنکھوں سے ٹھیک سے کچھ دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

لیکن غور سے دیکھنے پر یہ تسلی ہوئی تھی کہ وہ شخص ارمغان نہیں تھا۔۔۔اسی لمحے ارمغان سیف اور رجب کے ساتھ گھر سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

وہ بالکل ٹھیک چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے اسی جانب آتا گاڑی میں بیٹھی رائمہ پر اپنی گہری نگاہیں گاڑھ گیا تھا۔۔۔اس نے جیسے

Ph#03477605346

ہی اس لڑکے پر گولی چلائی تھی۔۔۔اس کے باقی چار دوست ارمغان کو مارنے کے لیے آگے آئے تھے۔۔۔

ان میں سے صرف دو کے پاس گن تھی۔۔۔ارمغان نے ان دونوں کو ہی زخمی کر دیا تھا۔۔۔وہ اکیلا ہی ان سب پر بھاری پڑا تھا۔۔۔اس کا اتنا ٹائم اس لڑکے سے ساری سچائی اگلوانے پر لگ گیا تھا۔۔۔

جو اس دن ان لڑکوں کے ساتھ شریک تو تھا مگر نہ تو اس کے لڑکی کی ساتھ کچھ غلط کیا تھا اور نہ ہی اس کے قتل میں شامل تھا۔۔۔اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ اس وقت وہاں تھا۔۔۔

Ph#03476053466

جو اس کے روکنے پر بھی نہیں رکے تھے۔۔۔۔اس کی فادر ایک بہت شریف انسان تھے۔۔۔انہیں جیسے ہی اس بات کی خبر ہوئی تھی کہ ان کا بیٹا بھی ملوث ہے تو یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔۔

حامد اتنے وقت سے چھپا ہوا تھا۔۔آج موقع ملتے ہی وہ یہاں آیا تھا۔۔اسے اس کے علاوہ اور کوئی حل نظر نہیں آیا تھا۔۔اس نے ارمغان کو بتایا تھا کہ اس کے پاس ثبوت بھی ہے۔۔۔لیکن اگر وہ یہ ثبوت لے کے عدالت تک پہنچا تو اسے مروا دیا جائے گا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے اس کی حفاظت کرنے کا وعدہ کرتے اسے سب سچ بتانے پر رضامند کیا تھا۔۔۔ سزا تو اسے بھی ملنی تھی کہ وہ اس جگہ ان کا ساتھی تو بنا تھا۔۔۔ مگر بہت بڑی سزا سے بچانے کا وعدہ کیا تھا ارمغان نے اسے۔۔۔

ارمغان کو سیف کی کال آئی تھی کہ وہ پولیس کو لے کر وہاں پہنچ رہے ہیں۔۔۔ جس سے پہلے کی ارمغان نے اس لڑکے کو چھپا دیا تھا۔۔۔ اور اب پولیس کے نکلتے ہی وہ اسے سیف کے ساتھ محفوظ جگہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

Ph#03477

لیکن اس پورے واقع میں جو سب سے زیادہ خوبصورت شے ہوئی تھی۔۔۔وہ تھی رائمہ کاظمی کی محبت کا ایک بار پھر پوری شدتوں کے ساتھ سامنے آنا۔۔۔

اس لڑکی نے پانچ منٹ بھی انتظار کیے بغیر اس کے پورے خاندان کے ساتھ ساتھ پولیس کے محکمے کو بھی ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔اسی خاطر ارمغان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

اس حالت میں بھی اس شخص کی شوخیاں دیکھ رائمہ اس کی وجہ جان گئی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس نے فوراً سے پہلے رخ دوسری جانب موڑتے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔ حسین صاحب سے ملتا وہ اسی کی جانب آیا تھا۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف جا چکے تھے۔۔۔۔

"ہمیں اس کیس کا ایک بہت اہم ثبوت اور گواہ بھی مل چکا ہے۔۔۔۔"

ارمغان نے اسے اس حوالے سے نہیں چھیڑا تھا۔۔۔ مگر اس کی بولتی نگاہیں ہی کافی تھیں۔۔

"آپ مجھے مت بتائیں۔۔۔ میں نے پھر سے پہلے والی حرکت کر دی پھر۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے اسے منع کیا تھا۔۔ مگر ارمغان اسے اندر ہو اسارا واقع سنا گیا تھا۔۔

"مجھے اب خود سے بھی زیادہ تم پر بھروسہ ہے۔۔۔ تم جیسی پیارے دل کی مالک لڑکی کبھی کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس کی بات پر رائمہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ س شخص کی پچھلی تمام بے اعتباریاں ایک دم سے یاد آئی تھیں۔۔

رائمہ کو منصور کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ جو دیکھ ارمغان سخت بدمزا ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص انتہائی ڈھیٹائی اور کمینگی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ رائمہ سے اسی کیس کے حوالے سے ملنے والی ثبوتوں کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ ارمغان اس کی آواز سن چکا تھا۔۔۔

جس پر رائمہ نے کچھ بھی نہ ملنے کا بتاتے ارمغان کے دل کو ایک دم سے پرسکون کر دیا تھا۔۔۔ وہ کہیں نہ کہیں اس کی بات مان چکی تھی۔۔۔

اس نے منصور پر دوبارہ اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گردیزی ہاؤس کی روٹھی خوشیاں واپس لوٹ آئی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کا رویہ گھر والوں کے ساتھ کچھ خاص ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ کئی بار تو وہ روڈ بھی ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ یہ سب ارمغان کے سامنے کرتی تھی۔۔۔ تا کہ اسے برا لگے وہ اسے سب کے سامنے بے عزت کرے۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا یا تو اپنی غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی سامنے والا اس سے معذرت کر لیتا تھا۔۔۔ یا پھر ارمغان اگلے کو نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

اس نے بری طرح سے زچ ہوتے یہ ساری باتیں منصور کو بتائی تھیں۔۔۔ اریبہ کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اسے اس حوالے سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ منصور نے اسے ہمیشہ کی طرح غلط راہ ہی دکھائی تھی۔۔۔اس نے کہا تھا کہ ارمغان کسی کی بھی بے عزتی برداشت کرلے گا سوائے اپنے پیرنٹس کے۔۔۔

اگر اس کا اصلی روپ سامنے لانا ہے تو اس کے والدین میں سے کسی کی اس کے سامنے انسلٹ کرنی پڑے گی۔۔۔

رائمہ کا دل نہیں مانا تھا منصور کا یہ مشورہ ماننے کو۔۔۔

مگر اس کا دل جو آہستہ آہستہ پھر اسی شخص کا حامی ہو رہا تھا۔۔۔وہ دوبارہ پہلے والی اذیت برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی۔۔۔

Ph#03477605346

منصور ایک وکیل تھا۔۔۔ ہر بار اپنی باتوں سے اسے کنوینس کر لیتا تھا۔۔۔ اس بار بھی اس نے یہی کیا تھا۔۔۔

رائمہ بہت مشکل سے قائل ہوئی تھی۔۔۔ سیف اور فاطمہ کی شادی کی وجہ سے گردیزی ہاؤس میں اچھی خاصی رونق لگی ہوئی تھی۔۔ فیملی کے بہت لوگ ارمغان کی اچانک ہوئی شادی کا سن کر اس کے بیوی دیکھنے کا اشتیاق لیے وہاں زیادہ آ رہے تھے۔۔۔۔

مگر اب تک رائمہ کسی سے نہیں ملی تھی۔۔۔ وہ اب تک رہ بھی ہما کے روم میں رہی تھی۔۔۔

پہلی رات کی بعد سے وہ ارمغان کے روم میں نہیں گئی تھی۔۔۔

Ph#03476053484

وہ جانتی تھی اس میں ارمغان کی انسلٹ تھی۔۔۔اور یہی وہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہیں اسے اس بات کی حیرت بھی ہو رہی تھی کہ ارمغان نے اسے اب تک اس حوالے سے ٹوکا کیوں نہیں تھا۔۔۔ آج چھٹی کا دن تھا۔۔۔کل سے شادی کے فنکشنز شروع ہو جانے تھے۔

اس وقت ارمغان اور باقی سب بہت وقت بعد ٹیرس پر اپنی محفل جمائے ہوئے تھے۔۔۔۔اتنے وقت بعد ارمغان ان کے ساتھ آکر بیٹھا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے آج ماحول کی خوشگواری مزید بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان کا موڈ بھی بہت زیادہ خوشگوار تھا کیوں کہ اس نے اس لڑکی کا کیس جیت لیا تھا۔۔۔اس جاگیر دار کے بیٹے اور اس کے دوست کو بھاری معاوضے کے ساتھ ساتھ عمر قید کی سزا اسنادی گئی تھی۔۔۔

جبکہ جس لڑکے نے گواہی دی تھی۔۔۔

اسے پانچ سال کی قید ہوئی تھی۔۔۔وہاں موجود ہونے کے سوا وہ کسی بھی معاملے میں ملوث نہیں تھا۔۔۔اسکا کوئی قصور سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔

منصور پھر سے ہاتھ ملتارہ گیا تھا۔۔۔ارمغان کے ساتھ اس کیس میں رائمہ بھی پوراٹائم رہی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

جوبات منصور کو مزید جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ ہما رائمہ کے ساتھ اپنے کمرے میں ہی موجود تھی۔۔۔

ہما ایک دوبار اسے باہر سب کے بیچ جانے کا کہہ چکی تھی۔۔۔

مگر رائمہ کی جانب سے تھوڑا روڈ ہو کر دیئے جانے والے جواب پر وہ

اب خاموش ہو چکی تھی۔۔۔

"رائمہ بیٹے یہاں آؤ نا ہمارے پاس۔۔۔"

ہما ابھی تھوڑی دیر پہلے باہر نکلی تھی۔۔۔وہ صبح سے خامخواہ ہی

فائلوں میں سر دیئے بیٹھی اب بری طرح سے اکتا چکی تھی۔۔۔وہ

Ph#03477605346

ان سب کو اگنور کر رہی تھی۔۔۔ لیکن اس چکر میں اس نے اپنی ذہنی حالت خراب کر دی تھی اکیلے رہ رہ کر۔۔۔

اگر ارمغان یا گھر کا کوئی فرد اسکے پاس آنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ وہ وہاں سے ہی اٹھ جاتی تھی۔۔۔

اقبال صاحب نے کئی بار اسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔ لیکن وہ ایک بار بھی ان کے پاس نہیں گئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر وہاں گھر کی خواتین اور کچھ مہمانوں کے درمیان بیٹھی نوشین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی۔۔"

Ph#03477605348

اسے بے اختیار منصور کی بات یاد آئی تھی کہ ارمغان گردیزی کو اگر تکلیف دینی تھی تو اس کے والدین کو نے عزت کرنے سے ہی ہو سکتا تھا ایسا۔۔۔

وہاں حسین گردیزی اور اقبال گردیزی بھی موجود تھے۔۔۔

"کیسی ہے ہماری بیٹی۔۔۔؟؟؟"

اس کے قریب آنے پر اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے وہ دونوں بہت شفقت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھ گئے تھے۔۔۔

رائمہ کا دل عجیب سے احساسات سے دوچار ہوا تھا۔۔۔

PH#03477605346

ایسی شفقت اس نے اب تک صرف اپنے بابا کے لمس میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔ آج ان کا یہ پر شفقت انداز اسے اپنے بابا کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

نوشین بیگم نے بہت محبت سے اسے اپنے قریب بیٹھایا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ نوشین ارمغان کی دلہن تو بہت پیاری ہے۔۔۔ بالکل چاند کا ٹکڑا۔۔۔"

Ph#03476053

وہاں بیٹھی خواتین کو وہ معصوم سی لڑکی بہت پسند آئی تھی۔۔۔ جبکہ رائمہ ان کے طرز تخاطب پر اچھی خاصی خفت کا شکار ہوتی تھی۔

اس نے شکر کیا تھا کہ اس وقت وہ شخص وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔ لیکن اسے ساتھ خود پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے تو ان لوگوں کو بے عزت کرنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔ یہ بہت اچھا موقع تھا۔۔۔

مہمان بھی موجود تھے اور ارمغان بھی گھر پر تھا۔۔۔

لیکن نوشین بیگم جس محبت کے ساتھ اسے ان لوگوں سے متعارف کروا رہی تھیں۔۔ ایسی محبت تو کبھی اسے اس کی ماں سے بھی نہیں ملی تھی۔۔۔ وہ اس ممتا بھرے لمس کو کیسے جھٹک سکتی تھی۔۔۔

اقبال صاحب اس سے ہلکے پھلکے انداز میں بات کرتے ایسے باور کروا گئے تھے جیسے وہ نجانے کب سے اس فیملی کا حصہ ہو۔۔۔ حسین گردیزی کی کمپنی بھی اسے بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ جن کی باتوں پر اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

مہمان تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھ کر گئے تھے۔۔۔۔

"رائمہ میری جان آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔۔۔۔"

نوشین بیگم نے باتوں کے دوران اسے محبت سے اپنے قریب کیا تھا جب ان کی بات پر سب ہی فکر مند ہو اٹھے تھے۔۔۔۔ ان لوگوں کی اس قدر محبت دیکھ رائمہ کو اپنا دل سکڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اس سب کی عادی نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ ارمغان گردیزی پھر کب اسے اپنی زندگی سے بے دخل کر دے۔۔۔

وہ کیا کرے گی۔۔۔ وہ اس سب کے بعد زندہ تو ہرگز نہیں رہ پائے گی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ حسین گردیزی ڈاکٹر کو کال کر چکے تھے۔۔۔

ارمغان تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی وہ فوراً نیچے آیا تھا۔۔۔ رائمہ ایسی محبتوں کی عادی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اریبہ نے اپنے ساتھ رکھتے اس پر بہت بڑا احسان کیا تھا۔۔ لیکن وہ بچاری خود اپنی جاب اور بچوں میں اتنی الجھی ہوتی تھی کہ کبھی اس کی ٹھیک سے کیئر نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

اپنی ماں کے پاس رہتے ہوئے بھی وہ بخار میں تپ رہتی تھی مگر کبھی اسے نہیں پوچھا گیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا ارائمہ کو۔۔۔؟"

ارمغان کے ہر انداز سے اس کے لیے فکر اور بے چینی ٹپک رہی تھی۔۔۔۔ وہ بنق ارد گرد بیٹھے بڑوں کا لحاظ کیے اس کے قریب آتا اس کے ماتھے کو چھو گیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی رنگت اس کی اس حرکت پر لال ہوئی تھی۔۔۔۔ جبکہ باقی سب بھی اس کا اتنا شدید بخار دیکھ اتنے پریشان ہو چکے تھے کہ کسی نے بھی دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔

"اتنے سخت بخار کے ساتھ آپ بیٹھی کیسے ہو۔۔۔۔"

نوشین بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ باقی سب بھی نیچے آ چکے تھے۔۔۔۔

"میں عادی ہوں اس سب کی آنٹی۔۔۔۔ بہت سخت جان ہوں۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ بڑی تکلیف جھیل کر بھی ڈھیٹوں کی طرح سب کے بیچ کھڑی ہوں۔۔ آپ کے بچوں نے جس سے مجھ پر بدکرداری

Ph#03477605346

کی تہمتیں لگا کر، میرے منہ پر تھپڑ مارتے مجھے دھکے مار کر نکالا تھا

اس دن کی تکلیف بھی سہہ گئی تھی، اس رات میں پتا ہے وہاں کیوں

آئی تھی۔۔۔ کیونکہ آپ کے بیٹے نے مجھے کہا تھا وہ مجھ سے شادی

کرے گا، مجھے تحفظ دے گا۔۔۔

اس سے ایک رات پہلے میرے سوتیلے باپ نے میری عزت لوٹنے

کی کوشش کی تھی، میں اسی دن اپنے گھر سے اپنی عزت بچانے کی

خاطر بھاگ جاتی اگر یہ مجھ سے اپنی اس فریب بھری محبت کا جھوٹا

دعوانہ کرتے، مجھے

Ph#03477605346

لگا تھا یہ سچ میں مجھے تحفظ دیں گے۔۔۔ مگر انہوں نے تو میرے کردار کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔، اس رات جب میں گھر پہنچی تو میرا سوتیلا باپ میرا سودا کر چکا تھا۔۔۔

اس رات جو اذیت اور تکلیف میں نے برداشت کی اس کے نزدیک تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ اپنے ہی گھر سے بنا کسی سہارے کے عزت بچا کر رات کی تاریکی میں بھاگنا کیسا ہوتا ہے یہ درد بھی برداشت کیا ہے میں نے۔۔۔ اسی لیے کہہ رہی ہوں بہت ڈھیٹ ہوں میں ہر بار بچ جاتی ہوں۔۔۔

یہ معمولی سا بخار کیا بگاڑے گا میرا۔۔۔۔

Ph#03477605345

مجھے اب بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔ آپ سب پریشان مت ہوں۔۔۔۔"

وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ بولتی ان سب کو ہی پتھر کا کر گئی تھی۔۔۔۔

"میں آپ کے سب گھر والوں کے سامنے آپ کو بے عزت کر رہی ہوں۔۔۔ ایسے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔ نکالیں آج بھی مجھے اپنے گھر سے۔۔۔مارے میرے منہ پر تھپڑ۔۔۔"

ارمغان کے مقابل کھڑی ہوتی وہ زہر خند لہجے میں بولی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کے چہرے پر سب سے زیادہ تکلیف بھرے تاثرات تھے۔۔۔اس کی بے حد سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ رائمہ بنا کسی کی جانب دیکھے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اس نے ارمغان گردیزی کے ماں باپ کو بے عزت نہیں کیا تھا۔۔۔ بلکہ اسے اس کے پورے خاندان کے سامنے بے عزت کر آئی تھی۔۔۔

ان لوگوں کی جانب سے ملنے والی محبتیں اس کا دل برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

وہ عجیب زہنی کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"کتنی تکلیف میں ہے بچی۔۔۔"

نوشین بیگم اس کی تکلیف سمجھتیں بری طرح سے رو دی تھیں۔۔۔

جبکہ ارمغان اپنی جلتی آنکھوں کو سختی سے میچ گیا تھا۔۔۔

"ارمغان کی غلطی ہے مگر انہیں اس لیول تک پہنچانے میں ہم سب کا ہاتھ ہے۔۔۔رائمہ کے خلاف انہیں ہم نے اتنی غلط باتیں کہ ان کی جگہ اگر کوئی بھی ہوتا تو وہ ایسا ہی کرتا۔۔۔"

Ph#03477605346

پلوشہ اپنی ضمیر کی ملامت پر خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"نہیں کوئی بھی ہوتا تو ایسا نہ کرتا جو میں نے کیا۔۔۔اس معصوم لڑکی کے دل کو کوئی ایسے نہ توڑتا جیسے میں نے توڑا ہے۔۔۔"

ارمغان گردیزی اپنے آپ کو سزا کا حقدار مانتا تھا۔

اسے بہت تیز بخار تھا۔۔۔۔ارمغان اپنے آپ کو اس کے پیچھے جانے سے نہیں روک پایا تھا۔۔

جبکہ کچھ دیر پہلے کی رونقیں ایک بار پھر سے سوگواریت میں بدل گئی تھیں۔۔۔

رائمہ روم میں آتی بری طرح سے رو دی تھی۔۔اسے کہیں نہ کہیں احساس ہو رہا تھا کہ ارمغان کو اسکے پورے خاندان کے سامنے بے عزت کر کے وہ بہت غلط کر آئی ہے۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس کا قصور وار تھا۔۔۔اسے سزا ملنی چاہیے تھی۔۔۔اس کے والدین اور باقی سب نے تو کچھ نہیں کیا تھا۔۔

وہ ان کو اپنے الفاظ سے اتنی تکلیف کیوں پہنچا آئی تھی۔۔۔۔اور ارمغان گردیزی جس کا غصہ دیکھنے کے لیے اس نے یہ سب کیا تھا۔۔۔وہ کیوں نہیں کچھ بولا تھا۔۔۔

اس دن کی طرح اسے بے عزت کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔رائمہ منصور کے کہے پر عمل کرتی سب کچھ ویسا ہی کر رہی تھی۔۔لیکن ارمغان گردیزی ہر بار اس کے الٹ ہی کیوں کر رہا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔جب ارمغان اندر آیا تھا۔۔۔

وہ ہما کے روم میں ہی موجود تھی ابھی تک۔۔۔

"ایسے رو کیوں رہی ہو میری زندگی۔۔۔ جتنی نفرت کا اظہار کرنا ہے کرو۔۔۔ میں سب سہنے کو تیار ہوں۔۔۔پر اس طرح خود کو ہلکان تو مت کرو۔۔۔"

وہ اس کی جانب جھکتا اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

Ph#03477605346

جبکہ رائمہ جو پہلے اس کی الفاظ پر ہی شاک ہو چکی تھی۔۔۔اس کے محبت بھرے انداز میں اپنی بانہوں میں سمیٹنے پر رائمہ نے بھیگا چہرا اور سوجی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہما میری بیوی کا بالکل خیال نہیں رکھا تم نے۔۔۔اب میں اسے تمہارے پاس نہیں رہنے دوں گا۔۔"

دروازے میں آن کھڑی ہوتی ہما کو مصنوعی خفگی دکھاتا وہ رائمہ کو ایسے ہی اپنے بانہوں میں سمیٹتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"آپ تکلیف ہیں آپ کو۔۔۔نیچے اتاریں مجھے۔۔۔نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔"

رائمہ اس کا گریبان سختی سے کھینچتی چلائی تھی۔۔۔اس نے اتنی زور سے گریبان کھینچا تھا کہ اس کی رگڑ سے ارمغان کہ گردن لال ہو چکی تھی۔۔۔وہ اپنے ناخن اس کی گردن اور ہتھیلیوں میں کھبو رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ تب بھی اسے ویسے ہی نرمی سے اٹھائے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں فکر تھی تو رائمہ کے آنسو دیکھ کر۔۔۔اس کا بخار مزید بڑھ چکا تھا۔۔۔۔

جو کا اندازہ ارمغان کو اس کے وجود کی گرمائش سے ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اسے لیے روم میں آیا تھا۔۔

Ph#03477605346

"مجھے نہیں رہنا اس روم میں۔۔۔"

ارمغان نے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا جبکہ وہ فوراً سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"رائمہ پلیز۔۔۔ مجھ سے نفرت ہے مجھے سزا دو۔۔۔ خود کو تکلیف کیوں دے رہی ہو۔۔۔

ارمغان نے اسے تھام کر واپس بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔

"میں اتنی بد تمیزی کر رہی ہوں۔۔۔ آپ مجھ پر غصہ کیوں نہیں کر رہے ہیں۔۔۔"

رائمہ چڑھ کر بولی تھی۔۔ جبکہ اس سب کے پیچھے چھپا اس کا مقصد جانتے ارمغان کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"غصہ کیوں کروں؟؟؟؟تم نے کچھ غلط کیا ہی نہیں ہے۔۔۔باہر جو کچھ بھی سب کے سامنے کہا وہ سچ تھا۔۔۔میں نے اتنا ہی برا کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔میرا گریبان پکڑے کے بجائے اگر تم میرے منہ پر تھپڑ بھی مار دیتی میں تب بھی کچھ بولنے کی حیثیت نہیں رکھتا۔۔۔گناہگار ہوں تمہارا۔۔۔یہ سب ہونا ڈیزرو کرتا ہوں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کے چہرے سے آنسو پونچتا وہ اس کے قدموں میں آن بیٹھتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے اس عمل پر رائمہ کی آنکھوں سے مزید آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ عجیب کشمکش کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

اس کا دل ارمغان گردیزی کی محبت کو قبول کر رہا تھا مگر وہ اب بھی خوفزدہ تھی۔۔۔

دوبارہ دل ٹوٹنے کا خوف ہر شے پر بھاری تھا۔۔۔

"میں آپ کی طرح ظالم نہیں ہوں۔۔۔جو تھپڑ ماروں۔۔۔"

رائمہ کو وہ وقت یاد آیا تھا۔۔۔جب اس شخص کے سامنے اسے تھپڑ مارا گیا تھا۔۔۔

زمین پر پھینکا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ بنا کچھ بولے ایسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔۔

یہ اذیت وہ آج تک نہیں بھول پائی تھی۔۔۔

اس کے الفاظ پر ارمغان اس کی جانب جھکتا اس کے دونوں گال چوم گیا تھا۔۔۔

رائمہ اس کی اس حرکت کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اس کا چہرا مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔۔

"ایک بار غلطی ہوئی ہے۔۔۔ لیکن اب کوئی ایسا سوچ کر تو دکھائے اس کے ہاتھ توڑ دوں گا میں۔۔۔"

وہ اسے معصوم بچے کی طرح بہلا رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03471605346

"نیچے سب مجھے بری لڑکی ہی سمجھ رہے ہیں۔۔۔ ان لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ غلطی آپ کی ہے سزا بھی آپ کو کی ملنی چاہیے۔۔۔۔"

رائمہ کو رہ رہ کر اس بات کے لیے افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

جس کا اظہار نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے سامنے کر گئی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کو محسوس ہو رہا تھا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی محبت رائمہ کے کے لیے بڑھتی ہی جا رہی ہے۔۔۔ یہ لڑکی ہر لحاظ سے چاہے جانے کے قابل تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

زیادتی تو اس سے بہت زیادہ ہوئی تھی۔۔۔اب ازالہ بھی اسے ہی کرنا تھا۔۔

"ماما باہر بہت زیادہ پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ کیا میں انہیں اندر بلا لوں۔۔۔۔؟؟"

ارمغان نے نرمی بھرے انداز میں اس سے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات سنتے رائمہ کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس ایک شخص کے چکر میں وہ نجانے کتنے لوگوں کو ہرٹ کر آئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کے اثبات میں سر ہلاتے ہی اس نے فوری طور پر نوشین بیگم کو وہاں بلوالیا تھا۔۔۔

جن کی آنکھیں اب بھی نم تھیں۔۔۔وہ اندر آتیں رائمہ کو اپنی آغوش میں لے گئی تھیں۔۔۔

ارمغان ان دونوں کے قریب کھڑا پر سکون نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ ان کے سینے سے لگی ان سے سوری کر گئی تھی۔۔۔اس کی آواز بہت دھیمی تھی تاکہ ارمغان تک نہ پہنچ پائے۔۔۔

Ph#03477605346

مگر تھوڑے فاصلے پر کھڑا ارمغانِ یہ سرگوشیاں باآسانی سن چکا تھا۔۔۔ جس میں رائمہ نوشین بیگم سے کہہ رہی تھی کہ وہ ان سے نہیں آج کے بیٹے سے خفا ہے جو اس شخص نے اس کے ساتھ کیا۔۔۔

وہ اسے کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔

اسکی باتوں پر نوشین بیگم اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔

"ارمغان میری بیٹی فلحال آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ آپ باہر جائیں اور فاطمہ کو اندر بھیج دیں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

نوشین بیگم اسے ایسے ہی اپنے ساتھ لگائے ارمغان کو مخاطب کر گئی تھیں۔۔۔ جس میں ارمغان اس ظالم لڑکی کو گھور گیا تھا۔۔۔ جیسے اب اس کے دل پر بالکل بھی رحم نہیں آتا تھا۔۔۔

"یہ سراسر ظلم ہے۔۔۔میں بھی یہیں رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

وہ جانے سے بالکل انکاری تھا۔۔۔

اس کی احتجاج پر ان دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جسے وہ اپنے انداز میں چھپا گئی تھیں۔۔۔

"شکر منائیں میرا اور میری بیٹی کا کہ آپ کو صرف روم سے نکالا جا رہا ہے۔۔۔ گھر سے نہیں۔۔۔"

PH#03477605346

نوشین بیگم اس وقت صرف رائمہ کی خوشی چاہتی تھیں۔۔۔وہ ان کے بیٹے کی اولین چاہت تھی۔۔۔

انہیں بالکل ارمغان کی طرح عزیز ہو چکی تھی۔۔وہ پہلے اسے اپنے ساتھ اٹیچ کر کے اس کا کھویا ہوا اعتماد واپس لوٹانا چاہتی تھیں۔۔۔

اسے یقین دلانا چاہتی تھیں کہ اب ارمغان گردیزی اور اس گھر کے ہر فرد کی محبت اس کے لیے سچی تھی۔۔۔۔

"اوکے میں جا تو رہا ہوں۔۔۔۔لیکن آپ پلیز میری بیوی کا خیال رکھیئے گا۔۔۔مجھے بہت زیادہ عزیز ہیں یہ محترمہ۔۔۔۔میں باہر ہی موجود ہوں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

نہایت ہی بے باکی کے ساتھ نوشین بیگم کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ رائمہ اپنی شرم سے لال پڑتی رنگت کے ساتھ نوشین بیگم کے کندھے سے لگی چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

فاطمہ نے اسکا چیک اپ کر کے میڈیسن دے دی تھی۔۔۔انجکشن تو آج بھی نہ لگانے کی باہر سے ہدایت کر کے بھیجی گئی تھی۔۔۔

"ارمغان بھائی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی کسی طرح ادھر آجائیں۔۔۔۔بہت بے چینی کے ساتھ پھر رہے ہیں باہر۔۔۔۔'

Ph#03477605346

فاطمہ نے مسکراتے ہوئے اس شخص کی بے تابیاں بتائی تھیں۔۔۔

جو وہ اپنے پورے خاندان پر آشکار کر چکا تھا۔۔۔۔

رائمہ کے لیے اپنی محبت جتانے میں وہ کسی قسم کی شرمندگی یا جھجک نہیں رکھتا تھا۔۔

جو شخص اتنا کھلم کھلا اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔وہ بھلا اب دھوکا کیسے دے سکتا تھا۔۔۔۔رائمہ کا دل پھر سے مائل ہونے لگا تھا۔۔۔

اس کا بخار اب آہستہ آہستہ کم ہونے لگا تھا۔۔۔ جبکہ نوشین بیگم اس کے قریب بیٹھیں اسے ارمغان کی پچھلے دو سالوں کی اذیت کے بارے میں بتانے لگی تھیں۔۔۔۔

Ph#03477605346

"میں یہ سب اس لیے نہیں بتا رہی کہ وہ میرا بیٹا ہے۔۔۔ اور میں اس کی اذیت نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ آپ کو بھی علم ہونا چاہیے کہ ارمغان گردیزی نے آپ کو کس قدر چاہا ہے۔۔۔ یہ پورا خاندان جانتا ہے کہ ارمغان گردیزی کسی لڑکی کے پیچھے پاگل ہو چکا ہے۔۔۔

ارمغان نے تو صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ میں شادی کروں گا تو صرف رائمہ سے۔۔۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اب کسی لڑکی کا تصور بھی نہیں ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

نوشین بیگم اسے ارمغان کی تڑپ کے حوالے سے سب کچھ بتاتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔جو انہوں نے دیکھا اور محسوس کیا تھا۔۔۔۔وہ اس کا سچ جاننے سے پہلے ہی اس سے محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔۔۔۔

نوشین بیگم نے اسے اس رات جب اس کے گھر پولیس آئی تھی ارمغان کا پوری رات اس کے گھر کے باہر رہ کر اس کی حفاظت کرنا اور پھر بعد میں بھی اس کا سچ سامنے آنے سے بھی پہلے اس کے گھر اور یونی کے باہر جا کر اسے تلاش کرنا۔۔۔

وہ اسے ساری باتیں بتاتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔جو جان کر رائمہ کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کا دل بغاوت کرنے لگا تھا۔۔۔۔وہ اتنی جلدی اس شخص کو بالکل بھی معاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

لیکن اگر وہ تکلیف میں رہی تھی۔۔۔۔تو دو سال سزا تو ارمغان گردیزی نے بھی کاٹی تھی۔۔۔۔نوشین بیگم اس کا سر اپنی گود میں رکھے بہت محبت سے اس کے بال سہلاتی رہی تھیں۔۔۔

ان کے لمس میں ممتا بھرا سکون محسوس کرتی وہ کب گہری نیند میں گئی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

جب ارمغان اس کے سو جانے کی تسلی کرتا اندر آیا تھا۔۔۔۔اس کی نظریں بیڈ پر گہری پر سکون نیند سوئی رائمہ پر تھیں۔۔

Ph:03477605346

"تھینکس مام۔۔۔۔"

نوشین بیگم کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیے وہ وارفتگی بھری نگاہوں سے اس کے صبیحہ چہرے کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے اس لڑکی سے اتنی شدت بھری محبت ہو جائے گی۔۔۔

"یہ لڑکی اب مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہے۔۔بہت پیاری بچی ہے۔۔۔بہو کے روپ میں بہت پیارا تحفہ ہے۔۔۔اب اگر آپ نے اسے زرا سا بھی ستایا یا اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

Ph#03477605346

نوشین بیگم جانتی تھیں کہ ارمغان کتنی محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔

ابھی اس کی زرا سی تکلیف پر کیسے تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ اب کبھی اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

لیکن پھر بھی اسے تلقین کرنا ضروری سمجھی گئی تھی۔۔۔

نوشین بیگم کے جانے کے بعد وہ اس کی جانب بڑھتا بیڈ پر اس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔یہ منظر اس کے نجانے کتنی بار تصور کیا تھا۔۔۔اس وقت یہ سب سچ ہوتا دیکھ اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس کے قریب بیٹھا اس کے چہرے پر بکھرے بال دھیرے سے سہلاتا کان کے پیچھے اڑس گیا تھا۔۔۔اس کا بخار اب بہت کم ہو چکا تھا۔۔

جس بات کی تسلی کرتا وہ اس کے مقابل لیٹ گیا تھا۔۔اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی درمیانی فاصلہ برقرار رکھا تھا۔۔۔

ورنہ اس لڑکی نے صبح اٹھتے ہی پورا گھر سر پر اٹھا لینا تھا۔۔

ارمغان نجانے کتنی دیر اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔سوجی مترنم آنکھیں، معصوم دلکش نقوش سے سجا چہرا۔۔۔سرخ ہوتی

ناک میں چمکتی نوز رنگ جان لیوا تھی۔۔۔۔ ارمغان نے اس کی جانب جھکتے بہت دھیرے سے اسے چھوا تھا۔۔۔۔

جب ارمغان نے غور کیا تھا کہ رائمہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رقم تھی۔۔۔ جو دیکھ ارمغان کے دل کو بھی سکون پہنچا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے سوئے ابھی تھوڑا سا ہی وقت گزرا تھا۔۔۔۔ جب اسے کچھ گرماہٹ سی اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بے اختیار سے آنکھیں کھولتے رائمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو شاید ٹھنڈ کے باعث نیند میں اس کے قریب ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ارمغان کو اور کیا چاہیے تھا۔۔۔وہ اسے اپنے قریب تر کرتا پوری طرح سے اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھر گیا تھا۔۔اس نے نوٹ کیا تھا کہ اس کا لمس پا کر رائمہ مزید پر سکون ہوتی اس کے سینے سے اپنا چہرا اٹکا گئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ گہری نیند میں تھی جب چہرے پر محسوس ہوتی چبھن کے احساس سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔پہلے تو اس کا نیند میں ڈوبا دماغ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔

مگر پھر اپنے وجود کے گرد محسوس ہوتے آہنی حصار پر اسے اپنی سانسوں کی رفتار بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

اس کا چہرا ارمغان کے چہرے کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔ارمغان کی بیئرڈ کی چبھن کے احساس سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔وہ اسے اتنی محبت سے خود سمیٹے بہت پر سکون نیند سو رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کا چہرا خفت اور غصے سے ایک دم لال ہوا تھا۔۔۔ارمغان کی گرم سانسیں اس کی گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

جبکہ اپنی کمر میں محسوس ہوتے اس کی مضبوط ہتھیلی پر رائمہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ اس پر اپنا پورا تسلط جمائے ہوئے تھا۔۔

رائمہ کا شرم کے مارے برا حال ہوا تھا۔۔۔اس نے ایک جھٹکے سے خود کو اس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔ مگر وہ اتنی مضبوطی کے ساتھ اسے خود میں جکڑے ہوئے تھا کہ رائمہ خود کو آزاد نہیں کروا پائی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے یار صبح صبح لڑنے پر اتر آئی ہو۔۔۔۔"

ارمغان اسے تکیے کی طرح اپنے ساتھ بھینچتا نیند کے خمار سے ڈوبے لہجے میں بولا تھا۔۔

اس کے لب رائمہ کو اپنی گردن پر ملتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے اتنے قریب آنے کی۔۔۔۔"

رائمہ کو اس کی اس جان لیوا قربت پر اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ شخص انتہائی بے باکی کے ساتھ اس کا بخار چیک کرتا اس کی گردن پر اپنے لبوں سے گہرا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ رائمہ اسے روک بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے میں ماما کو بلا لوں گی۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی جان نکل جائے گی۔۔۔۔

وہ اس کا حصار توڑنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔جب ارمغان اس کی دونوں کلائیاں تھام کر اسے تکیے سے لگا تا خود پوری طرح سے اس کے اوپر حاوی ہوا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے محترمہ آپ کے ساتھ۔۔۔؟؟"

اپنی نیند کی خمار میں ڈوبی ڈارک گرے سحر انگیز نگاہوں کو اس کی نمکین پانیوں سے بھری جھیل سی آنکھوں میں گاڑھتے وہ اسے اس لمحے مسمرائز سا کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477505346

رائمہ بنا کچھ بولے یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"اتنی ظالم کیوں بنتی ہو۔۔؟؟ تھوڑا سا پیار تو کرنے دیا کرو۔۔بچارا دل دو سال سے تڑپ رہا ہے۔۔۔اور ایک تم ہو کہ پچھلے ایک مہینے سے مزید سزا دیئے ہوئے ہو۔۔"

وہ اسے خفگی بھرے انداز میں ڈپٹتا اس کے پھولے گالوں پر باری باری اپنے لب رکھتے بولا تھا۔۔۔رائمہ کا بخار اب پوری طرح سے اتر چکا تھا۔۔اس کے لمس میں آج واضح دیوانگی محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔

رائمہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ ارمغان گردیزی اس کی جانب سے ملتی اس ہلکی سی اجازت پر اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا اسے مزید لال کر گیا تھا۔۔۔

"نوشین آنٹی نے جو بتایا وہ آپ کیوں نہیں کہتے۔۔۔۔؟؟"

رائمہ کے لبوں سے بوجھل سانسوں کے ساتھ شکوہ نکلا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اسے اپنی گردن جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

ارمغان اپنی جنونیت اب اس کی گردن پر دکھاتا اس کی سانسوں کو پوری طرح سے منتشر کر گیا تھا۔۔۔

Pht03477605346

وہ شخص اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا اسے باور کروارہا تھا کہ اس کی یہ سانسیں ارمغان گردیزی کے لیے کتنی ضروری ہو چکی تھیں۔۔۔

"تم یقین نہیں کرتی۔۔۔۔اس لیے اپنا ہر احساس اپنے اندر ہی دبائے رکھا۔۔۔۔ تمہارے اس طرح بنا کوئی شکوہ گلا کیے بغیر چلے جانے پر بہت اذیت میں تھا۔۔۔۔مجھے لگتا تھا میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔ یہ دو سال کتنی اذیت میں گزارے ہیں بتا نہیں سکتا۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو چھوتے وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔اس شخص کی بے قراری ہر بات عیاں کر رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے کیے کا ازالہ کرنا

Ph#03477605346

چاہتا تھا۔۔۔وہ سب کچھ ٹھیک کر دینا چاہتا تھا مگر یہ لڑکی اسے موقع نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

"پل پل تڑپا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی اپنے دل کی خواہش پر عمل پیرا ہوتا اس کے گداز لبوں پر جھکا ہی تھا جب رائمہ اس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑواتی اس کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی جما گئی تھی۔۔۔

"میں نے نہیں دیکھی آپ کی تڑپ۔۔۔میں کیسے یقین کروں۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اسے خود کو چھونے سے روک چکی تھی۔۔۔اس کی انکھیں ایک دم سے خطرناک حد تک لال ہوئی تھیں۔۔۔

"کیا چاہتی ہو۔۔؟؟کیا کروں میں تمہیں یقین دلانے کی خاطر۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ محبت اس طرح دل کا ہر بار خون کرے گی۔۔وہ ہر بات میں بے صبر شخص اس لڑکی کے آگے اپنے آپ کو پوری طرح سے بدل چکا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ اب اس کی طرح سنگدل بنی ہوئی تھی۔۔۔

Pri#03477605346

"میں یقین کر لوں گی۔۔۔اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں۔۔۔"

رائمہ نے بہت سکون کے ساتھ اس کے جسم سے روح کھینچ لی تھی۔۔۔۔وہ اس کے تاثرات ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جو دیکھ اس لمحے رائمہ کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔کیوں کہ ارمغان کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی تھی۔۔۔

چہرے پر اذیت بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"سیدھی طرح کہو نا کہ تم چاہتی ہو زندہ رہنا چھوڑ دوں۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی اس ظالم لڑکی کو گھورتا اس سے دور ہونے ہی لگا

تھا۔۔۔جب رائمہ کے لبوں سے نکلتی کراہ پر اس نے رائمہ کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔رائمہ کے بال اس کی شرٹ کے بٹنوں میں

الجھے ہوئے تھے۔۔۔

اتنے زور سے کھنچاؤ ہوا تھا کہ رائمہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری

تھی۔۔۔

"اوہ آئم رئیلی سوری۔۔۔"

اس کی تکلیف پر وہ بھی بے چین ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کی آنکھوں سے ایک دم سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔وہ اس شخص سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔

اس وقت سے جب وہ اس کی جانب دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

اور اب جب وہ اس سے بھی زیادہ بے انتہا محبت کرنے لگا تھا تو وہ کیسے یہ سب دیکھ کر نہ پگھلتی۔۔۔۔

"زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے نرمی سے بولا تھا۔۔۔

رائمہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔ جبکہ ارمغان گردیزی تو اس کے آنسو دیکھ کر وہ بے قرار ہوا تھا۔۔۔

"مجھے اگر اس بات کا پورا یقین ہوتا کہ تم میرے چھوڑ دینے کے بعد اپنی زندگی میں خوش اور پر سکون رہو گی تو اپنی محبت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کبھی تمہارے ساتھ زبردستی نہ کرتا۔۔۔ لیکن تمہاری آنکھیں بتاتی ہیں کہ انہیں صرف میری چاہت ہے۔۔ تم آج بھی مجھ سے بے پناہ محبت کرتی ہو۔۔۔ تم میرے بغیر خوش نہیں رہ سکتی اور میں تمہارے بغیر۔۔۔

Ph#03477605346

پھر کیوں کر چھوڑوں میں تمہیں۔۔۔ منصور جیسے گھٹیا شخص کے ہاتھ سونپنے کے لیے۔۔۔۔

میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں مجھے تکلیف دینے کے یہ عظیم مشورے وہی دے رہا ہے۔۔۔۔ وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے جس کا مہرا وہ تمہیں بنا رہا ہے۔۔۔"

ارمغان اس کے بالوں کو دھیرے سے سہلاتا اسے باور کروا رہا تھا کہ وہ اس کی طرف سے بالکل بھی بے خبر نہیں ہے۔۔۔۔

جبکہ رائمہ اس وقت اس کی باتوں پر اعتبار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ میرا خیر خواہ ہے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ ماننے سے انکاری تھی۔۔۔

ارمغان جانتا تھا ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔

"تم اس سے نکاح کر رہی تھی۔۔۔اس نکاح کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

ارمغان اب تکیے پر نیم دراز ہوتا اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کیونکہ وہ مجھ پسند تھا۔۔۔۔"

رائمہ اسے جلانے کے لیے بولی تھی۔۔۔ مگر اسے کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بے ساختگی میں یہ بولنے پر اس کے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔

ارمغان گردیزی کو یہ بات قطعاً پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔یہ لڑکی مسلسل اس کا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی رائمہ کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔

"تمہارے اس دل میں میرے سوا نہ کوئی پہلے تھا اور نہ کبھی کوئی آئے گا۔۔۔تو ایسی فضولیات بول کر اپنے لیے مشکل کھڑی کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔"

اس کے بالوں کی گدی میں اپنا ہاتھ پھنساتا وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا اس کے مسلسل گستاخیاں کرتے لبوں پر پوری

PH#03477605346

شدتوں سے جھلکتا وہ اسے کے حقیقی معنوں میں چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔۔

رائمہ کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔۔۔وہ مزاحمت تک نہیں کر پائی تھی۔۔وہ سانسوں کی راستے اس کی سانسوں میں اپنی دیوانگی بھری چاہت انڈیلتا اسے اپنی محبت کا بہت گہرائی سے یقین دلا گیا تھا۔۔۔۔

رائمہ کو لگا تھا وہ اب دوبارہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔

Ph#03477605346

اس نازک جان کو بے حال ہوتے دیکھ ارمغان نے اس سکی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔ مگر وہ اب بھی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

"اب بھی اگر یقین نہیں آرہا میری محبت کا تو بتاؤ۔۔۔ میں ابھی اسی وقت اگلے سٹیج پر جانے کو بھی تیار ہوں۔۔۔"

وہ شخص اسے سانسیں بحال کرنے کا موقع دیئے بغیر پھر سے بے باکی پر اتر آیا تھا۔۔۔ اس کے گستاخ ہاتھوں کا لمس رائمہ کو اپنی کمر اور گردن پر سلگتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"بہت ظالم ہیں آپ۔۔۔۔"

Ph#03477605346

بمشکل یہ شکوہ ان لرزتے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔ ارمغان گردیزی کے ہونٹوں کو دلفریب مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔

"تم زیادہ ظالم ہو لڑکی۔۔۔ اس طرح اپنے شوہر کے سامنے اسی کے دشمن کے بارے میں اس طرح بات کرو گی تو ایسا کی نتیجہ نکلے گا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے اس کی بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کا چہرا اوپر کیا تھا۔۔۔

اس کے کٹاؤ دار لبوں کو انگوٹھے سے چھوتے اس کا خمار اب بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

آج ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف کیس لڑنا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی سیف اور فاطمہ کی شادی کی قوالی نائٹ بھی تھی۔۔۔جس میں ان سب کے پسند کے قوال آرہے تھے۔۔۔

رائمہ نے فنکشن کے حوالے سے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔۔۔اس کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا جانے کا۔

مگر کل وہ سب گھر والوں کے ساتھ جو کر چکی تھی۔۔۔اب اس بات پر گلٹ ہو رہا تھا۔۔۔اسی خاطر اب وہ ان سب کچھ خوشیوں میں شریک ہو کر اس بات کا ازالہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ہاں مگر ارمغان گردیزی کو تڑپانے کا ارادہ اب بھی ہنوز تھا۔۔۔

"آپ کو معافی اسی صورت مل سکتی ہے کہ جب تک میں نہ کہوں آپ میرے قریب نہیں آئیں گے۔۔۔'

رائمہ اس وقت اس شخص کی وارفتگیوں کے آگے کمزور پڑ رہی تھی۔۔۔اسی خاطر اس نے اسے مزید زچ کرنے کی خاطر یہ شرط رکھی تھی۔۔۔۔

"اس میں تھوڑی ناانصافی ہو سکتی ہے میرے ساتھ۔۔۔۔"

ارمغان ماننے سے انکاری تھا۔۔۔

"مطلب۔۔۔۔"

رائمہ کی نظر ارمغان کی گردن کی جانب گئی تھی۔۔۔۔ جہاں کل رات وہ اپنا جنگلی پن بہت اچھے سے دکھا چکی تھی۔۔۔اس کی گردن پر اچھا خاصا نشان بن چکا تھا۔۔۔

"آج ہمارا بہت اہم کیس ہے۔۔۔۔ جو سیو نٹی پر سنٹ تمہارے ہاتھ میں کے جیتنا۔۔۔۔ اگر تم جیت گئی تو وہی ہو گا جو تم چاہو گی۔۔۔ لیکن اگر تم ہار گئی تو پھر میری مرضی چلے گی۔۔۔ جس پر پھر تم انکاری نہیں ہو سکتی۔۔۔۔"

ارمغان نے اس کا چہرا اپنے سے قریب تر کرتے کہا تھا۔۔۔

جس پر رائمہ مان گئی تھی۔۔۔۔پچھلی پیشی میں وہ کیس کا رخ پوری طرح اپنی جانب بدل چکی تھی۔۔۔۔اور پچھلے ایک مہینے سے اس نے اس شخص کو جس طرح سے گھن چکر بنا رکھا تھا۔۔۔۔

یقیناً وہ اس لحاظ سے اس کیس کی تیاری نہیں کر پایا تھا جیسے اس نے اور منصور دونوں نے دل رات ایک کر رکھا تھا۔۔۔۔

رائمہ کی نظریں بار بار اس کی گردن پر اپنے ہی دیئے زخم کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔وہ اس کے سینے پر دباؤ ڈالتی اس کے اوپر سے اٹھی تھی۔۔۔۔جب ارمغان کی مٹھی میں اس کے بال قید ہوئے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

"آؤچ۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے بال چھوڑیں میرے۔۔۔۔"

رائمہ نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔۔۔یہ شخص آج بھی اس کے اوپر ویسے ہی حاوی تھا۔۔۔۔رائمہ کا نفرت کا دعوا تو بہت پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

یہ دراز کھولو اس میں تمہارے کچھ بہت امپورٹنٹ پیپرز پڑے ہیں۔۔۔

ارمغان کی گرفت میں اب بھی اس کے بال قید تھے۔۔۔۔وہ آگے ہو آیا تھا۔۔۔۔جب رائمہ نے حیرت زدہ سا ہوتے دراز کھولا تھا۔۔۔۔اس کے کونسے ایسے پیپرز تھے جو یہاں پڑے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

انویلپ کھولتے ہی اس کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔۔ شرمندگی کے مارے اس کا دل چاہا تو زمین مین گڑھ جائے۔۔۔۔ مگر اس شخص کی ان وجود میں اترتی سنسنی خیز نگاہوں سے چھپ جائے۔۔۔۔

یہ وہ کانٹریکٹ پیپرز تھے۔۔۔۔ جو اس نے منصور سے نکاح کرنے سے پہلے سائن کیے تھے۔۔۔۔

"ایڈووکیٹ صاحبہ مجھے آپ کی ڈگری پر شک ہو رہا ہے۔۔۔۔ وہ الو کا پٹھا تمہیں بے وقوف بنا کر یہ جعلی پیپر سائن کروا گیا اور تمہیں پتا

Ph#03477605346

ہی نہیں چلا۔۔۔اور نکاح کے لیے یہ کیسا بچکانہ کانٹریکٹ ہے پاگل لڑکی۔۔۔۔ مجھ سے بچنے کی خاطر تمہیں یہی طریقہ ملا تھا کیا۔۔۔۔"

ارمغان کی بات پر رائمہ نے پیپرز کی جانب غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ پیپرز واقعی نکلی تھے۔۔۔۔یہ وہی پیپرز تھے جن پر اس کے سائن موجود تھے۔۔۔ منصور اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر سکتا تھا اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس نے پھٹی پھٹی بے یقین نگاہوں سے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے بولے جانے والے الفاظ پر اس کی رنگت مزید لال ہوئی تھی۔۔۔ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک لوئر ہوتے ہوئے اتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔ لیکن اس وقت وہ جس ذہنی اذیت سے گزر رہی تھی اس نے ان باریکیوں پر غور ہی کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

ارمغان اٹھ کر بیٹھتا اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"جتنی بے وقوفی کرنی ہیں بے فکری ہے ساتھ کر سکتی ہو تم اب۔۔۔ تمھارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ پائے گا اب۔۔۔ تمہارا شوہر

Ph#03477605346

ہمیشہ تمہاری ڈھال بن کر تمہارے آگے کھڑا رہے گا۔۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔"

ارمغان نے اس کی پیشانی چومتے اسے اپنی پناہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

رائمہ اس کے الفاظ کے طلسم میں جکڑی اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔اسے اس وقت وہی تحفظ محسوس ہو رہا تھا جس کی وہ اتنے سالوں سے متلاشی رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کا ہاتھ بے اختیار ارمغان کی گردن پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔اس کے زخم پر اپنی گداز انگلیوں کا لمس چھوڑتی وہ ارمغان گردیزی کے جذبات مین تغیانی برپا کر گئی تھی۔۔۔

اس کی نازک کمر کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کی ٹھوڑی پر اپنے دہکتے لب رہا گیا تھا۔۔۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی خوش بختی ہو تم۔۔۔"

اس کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑتا وہ ایک بار پھر سے اس کے حواس چھین گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے اس لڑکی کی قربت کا نشہ ہونے لگا تھا۔۔۔وہ اپنے ہی حواسوں

پر اختیار نہیں رکھ پا رہا تھا اس کے معاملے میں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یور آنر میری بہت کی قابلِ احترام وکیل صاحبہ کا کہنا ہے کہ مقتولہ

کے بھائی اپنی بہن پر تشدد کرتے رہے ہیں۔۔ان کی ملازمہ بھی آکر

جھوٹی گواہی دے کر جا چکی ہیں۔۔۔مگر اس حوالے سے ابھی تک

کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر پائیں یہ۔۔۔"

ارمغان گردیزی کی بھاری گھمبیر آواز کمرہ عدالت میں گونجتی اپنی

دھاک بیٹھا رہی تھی۔۔۔

Ph#03477005346

وہ ہمیشہ ایسے ہی بے باکی اور دبنگ انداز میں اپنا کیس لڑتا تھا۔۔۔وہ سامنے والے کو کسی قسم کا مارجن نہیں دیتا تھا۔۔۔

مگر آج بہت مشکل سے وہ اپنا ہاتھ ہولا رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔کیونکہ سامنے اس کی اپنی زوجہ محترمہ کھڑی تھیں۔۔۔ جس کے چہرے پر موجود کیس ہارنے کا خوف اور گھبراہٹ اس کی رنگت زرد کر گیا تھا۔۔

آج کمرہ عدالت کافی لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

سیف اور رجب بھی خاص طور پر وہاں آئے ہوئے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس سے پہلے انہیں ارمغان کا کوئی بھی کیس دیکھنے اتنا مزا نہیں آیا تھا جتنا آج آرہا تھا۔۔۔

کیونکہ آج وہ بہت تمیز اور تہذیب کے ساتھ بات کررہا تھا۔۔۔اس بہت اہم کیس کی آخری سنوائی چل رہی تھی۔۔۔

جس میں آج بھی منصور نے رائمہ کو ہی کھڑا کیا تھا۔۔۔اور اسے اس بات کا فایدہ نظر بھی آرہا تھا کہ ارمغان جو اپنے مخالف وکیل کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

رائمہ کے سامنے وہ بہت کنٹرول میں کھڑا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"آپ کے پاس کیا ثبوت کے اس بات کا کہ تشدد نہیں کیا گیا۔۔۔

"

رائمہ جتنی طاقت لگا سکتی تھی وہ لگا کر اس کا مقابلہ کر رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر ارمغان کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

وہ اسے ایسے گھور رہی تھی جیسے وہ دونوں کمرہ عدالت میں نہیں اس وقت اپنے بیڈروم میں کھڑے ہوں۔۔۔۔

"مقتولہ جس رات اپنے گھر سے بھاگی اسی رات اس نے نکاح بھی کیا۔۔۔اور نکاح کے ٹھیک ایک ہفتے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔۔۔

Ph#03477605346

پوسٹ مارٹم کے دوران اس کی باڈی پر کوئی ایسا تشدد کا نشان نہیں ملا۔۔۔اگر اسے رسیوں سے مارا گیا تھا۔۔۔تو ایک ہفتے میں نشان تو کسی صورت نہیں جاتے۔۔۔"

ارمغان گردیزی نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔

"لیکن مقتول اویس احمد کی باقی پر نشانات پائے گئے ہیں۔۔۔۔ان کی گردن پر اور چیسٹ پر ناخنوں کی کھروچ موجود ہے۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے مقتولہ کو اپنے ہی شوہر کو مارنے پر مجبور کیا گیا ہو۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ اس شخص کے آگے لاجواب توبالکل بھی نہیں ہوناچاہتی تھی۔۔۔اسی خاطر جوش میں آتے اپنے دماغ میں آئے اس پوائنٹ پر سوچے سمجھے بغیر بول گئی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے ارمغان کہ معنی خیزی نگاہیں اور اس کی گردن کی جانب نگاہیں جاتے ہی اسے ایک دم سے اپنا چہرا تپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

باقی بھی اس نے بہت سارے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"ناخنوں کی کھروچ کا مطلب ضروری نہیں کہ ہر بار مارنے کی کوشش ہی کی جارہی ہو۔۔۔اور محترمہ یہ عدالت آپ کے فرضی خیالات پر نہیں چلتی کہ جو آپ سوچ رہی ہیں وہ مان لیا جائے۔۔۔ یہاں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت اور گواہ پیش کرنے پڑتے ہیں۔۔۔لگتا ہے آپ کا پہلا کیس ہے یہ۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی نے بہت پر مزاح انداز میں اس پر طنز کیا تھا۔۔۔ جو وہ باقی لوگوں کے ساتھ کرتا تھا اس کے لحاظ سے تو بہت نارمل تھا۔۔۔لیکن رائمہ کے خفگی سے پھولتے نتھنے بتارہے تھے کہ وہ اچھی خاصی خفا ہوچکی ہے۔۔۔۔

Ph#03477605340

"یہ ارمغان آج گھر جا کر ضرور پٹے گا۔۔۔"

سیف نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ ارمغان کا یہ روپ ان سب کے لیے ہی بہت دلچسپی کا باعث ہوتا تھا جب وہ رائمہ کے مقابل ہوتا تھا تو۔۔۔ وہ دوسروں کے آگے دھاڑتا خود سر اور گھمنڈی شخص اپنی بیوی کے آگے بہت ہی نرم پڑ جاتا تھا۔۔۔

اس کی بد تمیزی کو بھی بہت محبت سے ہینڈل کرتا تھا۔۔۔

ان سب کو لگتا تھا کہ رائمہ کو اب ارمغان کو معاف کر دینا چاہیے تھا۔۔

Ph#03477605346

لیکن آج جو چل رہا تھا اس سے تو لگ رہا تھا معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے۔۔۔۔

ارمغان نے اس ملازمہ کو دوبارہ بلوایا تھا۔۔۔ جس سے رائمہ تھوڑی دیر پہلے گواہی لے چکی تھی۔۔۔

"آپ کے تین بچے ہیں رائٹ؟ پچھلے دو دن سے وہ سکول کیوں نہیں جا رہے۔۔۔۔نہ ہی انہیں محلے میں کھیلتے دیکھا گیا ہے۔۔۔۔"

ارمغان کے سوال پر رائمہ کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ مقتول جواد کے بھائی نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔۔

Ph#0347605346

"وہ۔۔۔وہ جی بیمار ہیں۔۔۔اس لیے گھر پر ہی ہیں۔۔۔"

ملازمہ کہ ہکلاتی آواز بہت سے شکوک و شبہات پیدا کر گئی تھی۔۔۔۔

"آبجیکشن یور آنر بیرسٹر صاحب حمیدہ بی بی پر پریشر ڈال کر ان سے اپنی مرضی کے الفاظ نکلوانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

ان کے بچوں کا اس کیس سے کیا لینا دینا۔۔۔"

رائمہ ارمغان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بیچ میں بول پڑی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسے بتایا گیا تھا کہ ارمغان گردیزی ایسے ہی کیس میں گھما پھرا کر اصل مدعے سے ہٹ کر سب کو اپنے رخ پر لے جاتا تھا۔۔۔۔

"آبجیکشن آور رولڈ۔۔۔۔"

جج صاحب نے اس کے اعتراض کو ہی مسترد کر دیا تھا۔۔۔وہ بھی اسی کی سننا چاہتے تھے۔۔۔

Pk#03477605346

رائمہ نے حمیدہ بی بی کی جانب رخ کیے کھڑے ارمغان کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

جو اس وقت سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنے چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ پورے ماحول پر اپنی سحر انگیزی بکھیر رہا تھا۔۔۔تنے

ہوئے تیکھے نقوش اور چہرے پر شکنوں کا جال بچھائے وہ شخص رائمہ کا دل مسلسل دھڑکائے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے ہاتھ ہلا کر بات کر تا تھا رائمہ کی نظریں اس کی ہتھیلی کی پشت پر بنی ناخنوں کی کھروچ پر چلی جاتی تھی۔۔۔۔ دل کی دھڑکنیں اس شخص کی بے باکیاں یاد کرتے بوجھل ہو جاتی تھیں۔۔۔

اس نے پچھلی سنوائی میں ارمغانِ کے ساتھ جو کیا تھا۔۔۔ آج وہی سب اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

"آپ بنا کسی ڈر و خوف کے کھل کر بتائیں آپ کے بچے کہاں ہیں۔۔۔۔ کیونکہ ہمارے اطلاعات کے مطابق آپ کے بچوں کو

ایک مہینے سے اغوا کر کے رکھا گیا ہے۔۔۔ تاکہ آپ یہ جھوٹی گواہی دینے پر مجبور ہو جائیں۔۔۔ آپ اپنی زبانی بتائیں گی یا پھر میں آپ کا سارا کالز ڈیٹا یہاں پیش کر دوں۔۔۔ جس میں آپ نے اپنے بچوں کی جان بخشی کی فریادیں کی ہیں۔۔۔"

ارمغان کی بات پر وہ ملازمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ وہ روتے ہوئے اپنے بچّوں کی بازیابی کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔ اس نے خوف سے کانپتے مقتول کے بھائیوں کی دھمکیاں اور اس کے بچوں کے اغوا کیے جانے کے بارے میں بتاتے۔۔۔ لڑکی کے بھائیوں کے پر لگائے الزامات بھی واپس لے لیے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نے پلٹ کر منصور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے اپنے چہرے پر اس وقت کیس ہارنے کا خوف ناچ رہا تھا۔۔۔

رائمہ کا اب دل ہی نہیں چاہا تھا ان درندوں کے حق میں کیس لڑنے کو۔۔۔ جنہوں نے اپنے بھائی بھابھی کو اتنی بے دردی سے مار کر کیس بھی ان بچاروں پر ڈال دیا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی اپنی بیٹی کی موت پر نڈھال تھے۔۔۔۔

لیکن اس نے یہ کیس لیا تھا تو اسے اس طرح بیچ میں چھوڑنا اس کے پروفیشن کا حصہ نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605326

"میرے موکل کو پھنسانے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔۔۔ ایسے ہی کئی دھمکیوں بھرے فون کالز انہیں بھی موصول ہوئے ہیں مقتولہ کے بھائیوں کی جانب سے۔۔۔۔ میرے پاس بھی ساراریکارڈ موجود ہے۔۔۔"

رائمہ نے بھی فوری طور پر ارمغان کے سامنے سے گزر کر آگے جاتے اپنے ثبوت پیش کیے تھے۔۔۔۔

ارمغان گردیزی نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ اب بھی ہمت نہیں ہار رہی تھی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ یہ کیس تقریباً ہار چکی ہے۔۔

Ph#03477605346

اگر یہاں کوئی اور ہوتا تو یقیناً اب تک پیچھے ہٹ چکا ہوتا۔۔۔۔

ارمغان کی نگاہیں اس معصومیت کے پیکر پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔۔

سیاہ دوپٹے کے ہالے میں مقید وہ موہنی صورت اس کی روح میں بس چکی تھی۔۔۔اس کے انداز سے اب اس کی خوشی چھلکتی تھی۔۔۔

جسے وہ چھپانے کی کوشش کرتی تھی اس سے۔۔۔۔وہ شاید دل سے اب اس پر اعتبار بھی کرنے لگی تھی۔۔۔

"یور آنر ابھی ابھی میرے اسسٹنٹ کو ایس ایچ او بلال کی کال موصول ہوئی ہے۔۔۔ جنہوں نے ان کے فارم ہاؤس سے حمیدہ بی بی کے دونوں بچوں کو بازیاب کروالیا ہے۔اور ان بچوں کے ساتھ ان

Ph#03477605346

کے اپنے گھر کی دو ملازم بھی ملے ہیں۔۔۔اپنی ہی ملازمین کو اغوا

کر کے رکھنے کے پیچھے کیا مقصد ہو سکتا ہے وقار صاحب۔۔۔۔"

ان ملازمین کو تھوڑی دیر بعد پیش کر دیا گیا تھا۔۔۔جن کی جانے سے

ملنے والی گواہیوں اور موسٹ مارٹم میں ملنے والے ثبوتوں کے بعد

شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔

جج صاحب نے لڑکی کے بھائیوں کو باعزت بری کر دیا تھا۔۔۔اور

لڑکے کے بھائی جنہوں نے صرف جائیداد کی خاطر اپنے بھائی اور

بھابھی کو قتل کر کے اس معاملے کو دوسرا رخ دینے کی کوشش کی

تھی۔۔۔

Ph#03477605346

انہیں کڑی سے کڑی سزا سنا دی گئی تھی۔۔۔

رائمہ کیس تو ہار ہی چکی تھی۔۔۔۔ساتھ ہی ساتھ اسے ارمغان گردیزی سے برے نڈر انداز میں لگائی گئی شرط ہارنے پر الگ گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص بخشنے والا تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"ہم نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی۔۔ہار جیت تو لگی ہی رہتی ہے۔۔۔"

کیس ختم ہوتے ہی منصور اس کے پاس آیا تھا۔۔۔اس نے کیس سے پہلے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ اس سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اس نے صبح سے اس کی کال بھی پک نہیں کی تھی۔۔۔اس لیے وہ اب اس سے بات کرنے خود ہی اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

اس نے رائمہ کو اب تک ارمغان کو خوار کرنے کے جتنے بھی پلان بتائے تھے۔۔۔وہ سب فلاپ کر چکی تھی یہ لڑکی۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔"

رائمہ اسے مختصر سا جواب دے کر جانے لگی تھی۔۔۔جب منصور نے اس کا راستہ روک لیا تھا۔۔۔۔

دور کھڑے ارمغان کو اس کی یہ حرکت انتہائی بری لگی تھی۔۔

Ph#03477605346

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔"

منصور کو رائمہ کا یہ بے فکر بھرا ایٹی ٹیوڈ سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

کہاں وہ زرا زرا سی بات پر ڈر جانے والی لڑکی۔۔۔۔۔اب ارمغان گردیزی کی تھوڑے وقت کہ سنگت میں اس کے چہرے سے شادابی چھلکنے لگی تھی۔۔۔۔

نفرت والا تو صرف مذاق ہی تھا۔۔۔۔کمرہ عدالت میں ان دونوں کی نگاہوں کی چلتی معنی خیزیاں کچھ اور ہی بیان کر رہی تھیں۔۔۔

"رائمہ کم ہیئر کسی سے ملوانا ہے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

اس سے پہلے کہ منصور اس سے ٹھیک سے کوئی بات کر پاتا ارمغان ہر بار کی طرح اس کے سامنے سے رائمہ کا ہاتھ تھامتا دوسری جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ منصور کے اندر آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

کیونکہ آج ہمیشہ کی طرح اس کے ہاتھ پکڑنے پر رائمہ نے کوئی خفگی نہیں دیکھائی تھی۔۔۔وہ آرام سے اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک نہیں کر رہی رائمہ۔۔۔ تمہیں میرے پاس ہی آنا تھا لوٹ کر۔۔۔ تم نے اس شخص کی جانب متوجہ ہو کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔ اب جو میں کروں گا۔۔۔اس کے بعد پھر روتی ہوئی میرے پاس ہی آؤ گی۔۔۔

Ph#03477605346

یہ ارمغان گردیزی تمہیں پھر سے ویسے ہی بے عزت کر کے گھر سے نکالے گا۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔"

منصور نے وہیں کھڑے کھڑے کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

"السلام و علیکم کیسے ہیں قربان صاحب۔۔۔۔۔؟؟؟ آپ نے اس دن کال کی تھی مجھے۔۔۔۔ اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔۔۔ مل سکتے ہیں کہیں۔۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

منصور کی آنکھوں میں اس وقت صرف اور صرف غصہ تھا۔۔۔۔

اس کی نظریں رائمہ اور ارمغان گردیزی کے مسکراتے چہروں پر تھیں۔۔۔۔

ارمغان رائمہ کو لیے اس لڑکی کی مدر کے پاس آیا تھا جن کے گھر اس دن وہ گئے تھے۔۔۔۔

"اماں یہ میری بیوی رائمہ ہے۔۔۔۔ آپ کا کیس لڑنے میں انہوں نے میری بہت مدد کی ہے۔۔ اگر یہ نہیں ہوتیں تو یقیناً وہ کیس میں نے ہار جانا تھا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان رائمہ کو اپنے بازو کے گھیرے میں لیے کھڑے بولا تھا۔۔۔۔ اس کے لہجے میں کسی قسم کا طنز نہیں تھا۔۔۔ مگر رائمہ پھر بھی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ کتنی سوہنی دھی ہے۔۔۔اللہ خوش رکھے۔۔اپنے خسم کی وفادار رہو۔۔۔میرا مولا جلد گود ہری کرے تمہاری۔۔۔"

وہ بوڑھی عورت اس کا ماتھا چومتی اسے جن دعاؤں سے نواز گئی تھیں۔۔۔رائمہ کی رنگت شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"آمین۔۔۔"

ارمغان دل سے مسکرایا تھا۔

"چلیں گھر۔۔۔۔"

انہیں فارغ ہوتے ہوتے چھ بج چکے تھے۔۔۔ارمغان کے بلانے پر رائمہ خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"میں یہاں آپ کی وائف نہیں ہوں صرف ایک وکیل بھی ہوں۔۔۔میری بھی کچھ مصروفیات ہوتی ہیں۔۔۔۔"

ارمغان گردیزی جیسے اس کا ہاتھ تھام کر ہمیشہ اسے اپنے ساتھ کھینچ کر لے جاتا تھا۔۔۔اس کا یہ استحقاق بھرا انداز رائمہ کے دل کو بہت بھاتا تھا۔۔۔۔مگر ہر بار جان بوجھ کر اس پر اپنی ناپسندیدگی جھاڑتی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس وقت تو کوٹ میں اس شخص نے اس پر جو وار کیے تھے اور اسے ہرا کر جو شرط جیتی تھی۔۔۔وہ اس پر بھی اچھی خاصی غصے میں تھی۔۔۔

جبکہ وہاں کے باقی لوگوں کے لیے ارمغان گردیزی کا یہ انداز بہت ہی زیادہ منفرد اور دلچسپی بھرا تھا۔۔۔

انہوں نے آج سے پہلے اسے کبھی کسی کے ساتھ اس طرح نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

رائمہ کو وہاں ہر شخص عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ بیرسٹر ارمغان گردیزی کی بیوی تھی۔۔۔۔

"وکیل صاحبہ پہلے اپنے شوہر کے حق میں تو کوئی فیصلہ دے دیں پھر یہاں بھی کیس لڑ لیجیے گا۔۔۔۔"

اس کی فائلز سمیٹتا وہ اسے لیے وہاں سے آ گیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ اس آفس میں بیٹھی باقی وکیل ارمغان گردیزی کی اس کے لیے یہ دیوانگی دیکھ رشک بھری نگاہوں سے اسے دیکھتی مسکرا دی تھیں۔۔۔

"پیاری لڑکی مبارکباد ہی دے دو کیس جیتنے کی۔۔۔۔"

ارمغان نے ہمیشہ کی طرح اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی اس کے ہاتھوں کا دیوانہ تھا۔۔۔۔

"مبارک ہو۔۔"

Ph#03477605346

وہ کیس ہارنے کے بعد اس سے ایسے ہی نظریں چرائے ہوئے تھی۔۔۔ دھیمی سی آواز میں بولتی وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کر گئی تھی۔۔۔

"صرف کیس کی۔۔۔؟؟؟ شرط جیتنے کی مبارک باد کون دے گا۔۔۔"

اس کی انگلیوں کو لبوں سے چھوتا وہ ایک شوخ نگاہ اس کے حسین چہرے پر ڈال گیا تھا۔۔۔ جو اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

"کک کونسی شرط۔۔۔ مجھے کوئی شرط یاد نہیں ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ نے فوراً سے انکار کیا تھا۔۔۔اس کی گرفت سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ نہیں نکال پائی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری رات کو یاد کروا دوں گا۔۔۔۔"

ارمغان کی گاڑی گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔جب اس کی گھمبیر بھاری آواز گاڑی میں گونجی اس کی سانسوں کی رفتار بڑھا گئی تھی۔۔۔۔

اس نے جلدی سے ارمغان کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔

گاڑی رکتے ہی وہ باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔دل بہت بری طرح سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ جیسے ہی اندر پہنچی وہاں اس کے لیے ایک اور آزمائش تیار تھی۔۔۔

سب خواتین آج ایونٹ کے حساب سے بلیک ساڑھی زیب تن کر رہی تھیں۔۔۔اس کے لیے بھی گولڈن کام سے مزین ایک بہت ہی خوبصورت ساڑھی نوشین بیگم نے آرڈر پر بنوائی تھی۔۔۔

سیف کی شادی کو اسی خاطر اب تک ڈیلے کیا گیا تھا۔۔۔تاکہ رائمہ بھی کچھ وقت تک ان سب کے ساتھ نارمل ہو کر انجوائے کر سکے۔۔۔

"ماما میں یہ کیسے پہنوں گی۔۔۔؟؟؟ مجھے تو اس کی بالکل پریکٹس نہیں ہے۔۔ میں گر جاؤں گی اس میں۔۔۔۔'

اس کا دل ابھی تک ارمغان گردیزی کی بے باک نگاہوں اور سرگوشیوں پر نارمل نہیں ہوا تھا۔۔

اوپر سے یہ لباس پہن کر اس کے سامنے جانے کے خیال سے اس کے حواس اڑ چکے تھے۔۔۔

"کوئی بات نہیں بھابھی۔۔۔۔ ارمغان بھائی ہیں نا آپ کو سنبھالیں کے لیے۔۔۔ فکر مت کریں وہ گرنے نہیں دیں گے۔۔۔"

Ph#03477605346

ہما جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کے لیے بھابھی بلانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔وہ بے پناہ خوش تھی رائمہ کو اس طرح ارمغانِ کے ساتھ نارمل ہوتا دیکھ۔۔۔۔

رائمہ کا رویہ سب کی ساتھ بہت اچھا ہو چکا تھا۔۔

سوائے ارمغان گردیزی کے جس کی ابھی تھوڑی سی آزمائشیں باقی تھی۔۔

سب کے پرزور اصرار پر اس نے ساڑھی پہن لی تھی۔۔۔اور سب سے زیادہ سوٹ بھی اسی کو کی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اوپر سے اس کی نروس اور چہرے کے کیوٹ سے ایکسپریشن اسے مزید حسین بنا رہے تھے۔۔۔

نوشین بیگم آج پوری طرح سے اس کی ساس ہی بنی ہوئی تھیں۔۔۔

کل رات رائمہ نے انہیں ماں کہہ کر جو مان بخشا تھا۔۔۔

اسی کی بنیاد پر وہ آج بس یہی چاہتی تھیں کہ ان کی بہو آج سب سے زیادہ پیاری لگے۔۔

جیسے ان کا بیٹا ہمیشہ ہر جگہ نمایاں رہتا تھا۔۔۔ان کی بہو بھی اسی کے ٹکر کی تھی۔۔

نوشین بیگم نے اسے بہت ہی خوبصورت ڈائمنڈ نیکلیس سیٹ گفٹ کیا تھا۔۔۔

صراحی دار دودھیا کلائی پر وہ نیکلیس بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔

کانوں میں ٹاپس پہنے اس کے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

قوالی نائٹ کا سارا ارینجمنٹ فارم ہاؤس پر کیا گیا تھا۔۔۔سب وہیں جا رہے تھے۔۔۔

"رائمہ تم یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔نیچے ارمغان بھائی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

اسے کوریڈور میں ٹہلتے دیکھ ہما اس کے پاس آئی تھی۔۔۔جب کے پاس سے گزرتی مدیحہ نے بھی مسکراتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس حلیے میں ارمغانِ کے سامنے جانے سے بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار ہوتی انہیں پہلے والی رائمہ ہی لگی تھی۔۔۔

جو ارمغان کے نام سے بھی خوف کھاتی تھی۔۔۔

مدیحہ کی غلطی سب نے ہی معاف کر دی تھی۔۔۔تو وہ بھی اپنے آپ کو سمجھاتی اپنی قسمت ایسے ہی قبول کر چکی تھی۔۔۔۔ارمغان گردیزی کی رائمہ کی دیوانگی وہ پچھلے دو سال سے دیکھتی آئی تھی۔۔

Ph#03477605346

اس شخص کی زندگی میں وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔تو کیوں وہ پھر سے کچھ الٹا سیدھا کر کے اپنے پیرنٹس کو دوبارہ سب کے سامنے شرمندہ کرتی۔۔

اسے احساس ہو چکا تھا کہ رائمہ کہیں غلط نہیں تھی۔۔۔۔اس نے غلط کیا تھا۔۔۔رائمہ کی جگہ خود کو وہ چند سیکنڈ بھی نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ کبھی کسی لڑکی کے ساتھ نہ ہو۔۔۔۔

Ph#03477605346

مدیحہ کے دل سے سیاہی ہٹی تھی تو اسے باقی سب کی طرح رائمہ اچھی لگنے لگ گئی تھی۔۔۔

"مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے ہما۔۔۔۔"

رائمہ ہما کا ہاتھ تھامے نیچے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جبکہ ہما اس کی حالت دیکھ بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے تھی۔۔۔

"ہنس لو تم بدتمیز لڑکی۔۔۔ میری جان پر بنی ہوئی ہے۔۔۔ تمہارا بھائی انتہائی بے شرم اور بے باک انسان ہے۔۔۔ میں نے معاف نہیں کیا پھر بھی مجھ سے فری ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔"

Ph#03471605346

رائمہ کی دھڑکنیں ویسے ہی معمول پر نہیں آرہی تھیں۔۔۔۔

اوپر سے ہما کا چھیڑنا اسے مزید نروس کر رہا تھا۔۔۔

"کیا پتا آج مانگ لیں معافی۔۔۔؟؟ پلیز معاف کر دینا انہیں۔۔۔"

ہما کی بات پر رائمہ خاموش ہی رہی تھی۔۔۔وہ کیا بتاتی اسے کہ اس کا دل اس شخص کے معاملے میں اسے دغا دے گیا تھا۔۔۔وہ جو دو سالوں سے یہی سوچتی رہی تھی کہ اب اگر وہ شخص اس کے سامنے بھی آیا تو وہ اس کی صورت نہیں دیکھے گی۔۔۔۔

اس سے بات تک نہیں کرے گی۔۔۔پر ارمغان گردیزی کا جو نیا روپ اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

اس نے اس کے دل کو پگھلا دیا تھا۔۔۔اس کا محبت بھرا دل سنگدل نہیں بن پایا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ ٹھیک ہوا تھا یا نہیں۔۔۔۔ آگے چل کر ارمغان گردیزی ایسے ہی اس سے وفا نبھانے والا تھا۔۔۔ یا پھر سے اس کو بیچ راستے میں چھوڑ دیتا۔۔۔

لیکن یہ بات تو سچ تھی کہ اس کا دل پر سکون ہو چکا تھا اس شخص کو واپس پا کر۔۔۔۔ ایک سرور تھا جو دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ اتنے عرصے بعد وہ اس طرح خوش اور مطمئین تھی۔۔۔ اپنے بابا کے جانے کے بعد پہلی بار اس کا دل ہر طرح کی فکر سے پاک تھا۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کو تحفظ دینے والی مضبوط بانہیں اس کے ارد گرد موجود تھیں۔۔۔

جو کسی بھی صورتحال میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنے والی تھیں

اب۔۔

رائمہ ہما کے ساتھ پورچ تک آئی تھی۔۔۔ جہاں سب اپنی اپنی

گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔۔۔

ارمغان رجب اور سیف کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ پلوشہ اور اسما بھی

ساتھ ہی جا کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"دل تھام لیں آپ کی دلہن صاحبہ آرہی ہیں۔۔۔۔"

پلوشہ نے اس کی توجہ رائمہ کی جانب دلوائی تھی۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے اس جانب اپنی نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔۔ جس کے بعد وہ نگاہیں ہٹانا بھول چکا تھا۔۔۔

وہ کوئی اپسرا تھی یا کوئی حور پری۔۔۔۔

وہ دلکشی اور معصومیت کا پیکر اس دنیا کا حصہ تو ہرگز نہیں لگا تھا۔۔۔

ارمغان کا دل چاہا تھا وہ بس ایسے ہی اسے تکتا رہے اور دنیا کی ہر شے تھم جائے۔۔۔۔

وہ کتنے ہی لمحے مبہوت سا اسے تکے گیا تھا۔۔

باقی سب کے لبوں پر اس کے یہ بے خودی اور دیوانگی بھرا انداز دیکھ دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ رائمہ کو اپنا دل پسلیاں توڑ کر باہر آتا محسوس ہوا تھا۔۔

اس شخص کی ان دیوانہ وار نگاہوں سے اس کے پورے وجود پر لرزش طاری ہو چکی تھی۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے اسے ایسے ہی دیوانوں کی طرح تکے گیا تھا۔۔

جیسے پہلی اور آخری بار دیکھ رہا ہو۔۔

وہ خود بھی کریم کلر کے کرتا شلوار کے اوپر سیاہ گرم شال اپنے گلے میں ڈال اپنی چارمنگ پر سنیلٹی کے ساتھ بے پناہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔رائمہ کی نگاہیں ایک بار ہی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

مگر بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ وہ اگلے ہی لمحے اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

" نظریں ہٹالو ورنہ ہماری معصوم سی بھابھی کو کچھ ہو جاںا ہے۔۔۔"

سیف کے کہنی مارنے پر ارمغان بھی جیسے اس حسین دوشیزہ کے سحر سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

رائمہ ساڑھی اور ہیلز پر بہت مشکل سے چل رہی تھی۔۔۔ ارمغان تیزی سے اس کی جانب بڑھتا اس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔۔

جب باقی سب یہ حسین منظر دیکھتے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھنے لگے تھے۔۔۔

Pin#03477605346

"میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔۔۔"

رائمہ نے خفگی بھرے انداز میں کہتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا تھا۔۔۔۔ جس پر اس کے ہاتھ میں پہنی سیاہ چوڑیوں کی کھنکھناہٹ ارمغان کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔۔

دودھیا کلائیوں میں پہنی وہ کانچ کی سیاہ چوڑیاں بہت دلفریب لگ رہی تھیں۔۔۔۔ ارمغان کا دل بے اختیار ان کو چھونے کو چاہا تھا۔۔۔۔ مگر اس وقت اپنی اس خواہش کو دباتا وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605345

رائمہ ابھی گاڑی سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھی جب ساڑھی نہ سنبھال پاتے وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھال نہ پاتے زمین بوس ہوتی۔۔۔۔

ارمغان نے آگے بڑھتے اس خوشبوؤں میں مہکتے گداز وجود کو اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔۔

"سنبھل کر جانم۔۔۔۔"

اس کے بالوں پر لب رکھتا وہ اس کے خوف سے کانپتے وجود کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو لگا تھا وہ اس ماربل کے فرش پر گر کر ضرور اپنی ہڈیاں تڑوا بیٹھے گی۔۔۔

مگر اس شخص نے اسے جس محبت سے اپنے پناہوں میں بھرا تھا۔۔۔رائمہ کی دھڑکنیں شور مچا گئی تھیں۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ انتہائی بدتمیزی کے ساتھ اس کا ہاتھ جھٹک چکی تھی۔۔۔ مگر یہ شخص اپنے اندر کسی قسم کی ایگو لائے بغیر اسے بنا کسی طنز و تحقیر کے۔۔۔بہت ہی محبت سے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی اب اس کے معاملے میں محبت، عزت اور دیوانگی کے سوا کوئی ایسا احساس نہیں رکھتا تھا۔۔۔

فضول کی انا اور خود پرستی تو بہت دور رہ گئی تھی۔۔۔

اسے سنبھال کر گاڑی میں بیٹھا تا وہ اس کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔

"میرے دل پر ستم ڈھانے کی پوری پلاننگ کی گئی ہے۔۔۔"

ارمغان کی نگاہیں روڈ سے زیادہ اس کی جانب بھٹک رہی تھیں۔۔

عادت کی مطابق وہ اس کی کلائی بھی اپنی گرفت میں لے کر کئی بار اس کی چوڑیوں کے ساتھ ساتھ ان دودھیا کلائیوں کو بھی چھو چکا تھا۔۔۔

Fh#03477605346

رائمہ نے اب کی بار اپنا ہاتھ نہیں کھینچا تھا۔۔۔

مگر اس کی رنگت خطرناک حد تک لال ہو چکی تھی۔۔۔ گاڑی میں پھیلی ارمغان گردیزی کے کلون کی مہک نے اس کے اعصاب کو جکڑ رکھا تھا۔۔۔ اسے بہت بار یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی اکڑو اور گھمنڈی ارمغان گردیزی ہی ہے۔۔

جس کے ناک پر ہر وقت غصہ سوار رہتا تھا۔۔

اب محبت کے جذبے نے اس کی ساری اکڑ ختم کر دی تھی۔۔۔

صرف رائمہ کے آگے۔۔۔

Ph#03477605346

باقیوں کے لیے وہ آج بھی ویسا ہی تھا۔۔۔۔یہ وہ کوٹ میں دیکھ چکی تھی۔۔

وہ کسی کو بھی اپنے بارے آگے بولنے نہیں دیتا تھا۔۔۔وہ ویسا ہی اکڑو اور گھمنڈی تھا۔۔۔

رائمہ کی نگاہیں بھی کئی بار بھٹک کر اس کی جانب جا چکی تھیں۔۔۔۔

اس نے پہلی بار اسے اس حلیے میں دیکھا تھا۔۔

کرتا شلوار میں وہ بہت زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔

بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے۔۔۔سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔جن سے جھانکتی مردانہ کلائیاں رائمہ کا دل بے اختیار ہوا

Ph#03477605346

تھا۔۔۔وہ چہرے پر آئی پسینے کی بوں دیں صاف کرتی اپنی نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔۔

گاڑی فارم ہاؤس پر پہنچ چکی تھی۔۔۔جب ارمغان گاڑی سے نکلتا اس کی سائیڈ پر آیا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامتا وہ اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ایک دوسرے کی سنگت میں اندر جاتے دونوں کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہاں پہلے ہی سب لوگ پہنچ چکے تھے۔۔۔ان کی جانب دیکھتے نوشین بیگم کے دل سے بے اختیار ماشاءاللہ کے الفاظ نکلے تھے۔۔۔ وہاں بہت ساری ستائشی نگاہیں ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

رائمہ ویسے اس طرح مرکز نگاہ بننے پر کنفیوز ہو جاتی تھی۔۔۔مگر آج جس شخص کے پہلو میں کھڑی تھی۔۔۔اس کے مضبوط ہاتھ کی گرمائش اور اس کے تحفظ بھرے سائے نے اسے کسی قسم کی گھبراہٹ محسوس ہی نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"میرا ہاتھ تو چھوڑ دیں پلیز۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

Ph#03477605346

ہمیشہ کی طرح اس کی انسلٹ کر کے اس کے ہاتھ سے زبردستی ہاتھ

نکالنے کے بجائے وہ اس سے اجازت طلب کر رہی تھی۔۔۔

ارمغان دل سے مسکرا اٹھا تھا۔۔۔یہ لڑکی بنا بولے ہی اسے خود کو

چھونے کی رضامندی دے چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

وہ شخص جو پچھلے دو سال میں کبھی کسی فنکشن میں دکھائی نہیں دیا

تھا۔۔۔

مسکرایا بھی بمشکل ایک یا دو بار ہی ہو گا۔۔۔

وہ اس وقت جس روپ میں کھڑا تھا اسے دیکھ وہاں سب کی حیران

ہوتے اس چھوٹی سی دھان پان لڑکی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس نے ارمغان گردیزی جیسے گھمنڈی شخص کو اپنے آگے کیسے موم بنا دیا تھا۔۔۔

کچھ فیملی والے اس بات کا اظہار بھی کر چکے تھے ان کے سامنے۔۔۔۔

جس پر رائمہ خود بھی حیران ہوتی رہی تھی کہ یہ شخص پوری طرح سے محبت کا امتحان پاس کر چکا تھا۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے محفلِ موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہ سب فرنٹ رو میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

جب ارمغان باہر سے فون سن کر آتا اس کے برابر آن بیٹھا تھا۔۔۔

رائمہ نے گھبرا کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر کمر کے پیچھے بندھتے اس کے بازو کے مضبوط حصار نے رائمہ کو زیادہ دور نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ اس وقت روشنیوں کو مدھم کیا گیا تھا۔۔۔

اس وجہ سے ارمغان گردیزی کی بے باکیاں کسی اور تک نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بس رائمہ کی دھڑکنوں میں ہی طوفان برپا کیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کی انگلیاں رائمہ کی کمر پر مسلسل چھیڑ خانیاں کر رہی تھیں۔۔۔

"آپ دور رہ کر بیٹھیں ورنہ میں یہاں سے اٹھ جاؤں گی۔۔۔"

رائمہ کی لرزتی آواز ارمغان کی مسکراہٹ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔۔

"اتنی قیامت ڈھانے کو کس نے کہا تھا اس ناتواں دل پر۔۔۔۔جو پہلے ہی تمہاری سادگی کا بیمار ہے۔۔۔۔اب تو ایسا لگ رہا ہے دل کا مریض بن جاؤں گا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان پر مزاح لہجے میں بولا تھا۔۔۔

مگر رائمہ کو اس کا یہ مذاق بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔یہ شخص اس کے دل کو بہت عزیز تھا۔۔۔۔

جس بات کا اندازہ ارمغان گردیزی کو بھی بہت اچھے سے تھا۔۔۔

وہ دونوں ہی اس وقت موسیقی کو تو بالکل فراموش ہی کر چکے تھے۔۔۔

جب تھوڑی دیر بعد ارمغان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

رائمہ کو لگا تھا ویسے ہی سیف کے بلانے پر کسی کام سے گیا ہے۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اسے سٹیج پر سیف اور رجب کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

دونوں کے ہاتھ میں مائیک تھے۔۔۔ رائمہ کو ایک دم سے یاد آیا تھا کہ وہ لوگ یونی میں بہت اچھا گاتے تھے۔۔۔

اس نے ایک بار بھی نہیں سنا تھا مگر ان کی تعریف ہر جگہ سنی تھی۔۔

Ph#03477605346

ان دنوں کو سٹیج پر دیکھ ہر طرف سے تالیوں کا شور بلند ہوا تھا۔۔۔

اور ساتھ کی ارمغان گردیزی کے نام کے نعرے لگائے جانے لگے تھے۔۔۔

"ریلیکس ہو جائیں آڈیئنس جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پچھلے دو سال سے ارمغان گردیزی نے بینڈ پکڑنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ اور آپ سب ان کی دلکش آواز سننے کے لیے بے تاب ہیں۔۔۔ تو آج سب کا انتظار ختم ہونے جارہا ہے۔۔۔

کیونکہ آج ارمغان گردیزی ہمارے ساتھ اس سٹیج پر موجود ہونگے۔۔۔ اپنی سپیشل ون کے لیے کچھ گنگنانے کی خاطر۔۔۔۔"

Ph#03477605346

سیف کی اس اناؤنسمنٹ کے ساتھ کی ہر طرف پہلے سے بھی زیادہ شور اٹھا تھا۔۔۔

وہ سب ہی اس کی آواز سن چکے تھے اور اس کی آواز کے دیوانے بھی تھے۔۔۔۔

جبکہ سیف کے سم ون سپیشل کہنے پر لائٹ کا فوکس اس پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

رائمہ کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔وہ شخص اتنے سارے لوگوں کے سامنے اسے کیا کہنے والا تھا۔۔۔۔

رائمہ کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی گٹار اٹھائے سٹیج پر آچکا تھا۔۔۔رائمہ نے اپنی لرزتی پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ ارد گرد کون اس کے لیے تالیاں بجا رہا ہے۔۔۔۔اسے سراہ رہا ہے۔۔۔

اس کا فوکس صرف رائمہ تھی۔۔۔یہ بات محسوس کرتے رائمہ کی آنکھیں مسکائی تھیں۔۔۔

وہ گانے کے بول شروع کر چکا تھا۔۔۔ گانے کے الفاظ میں اپنے دل کی حالت بیان کر رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ رائمہ کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔

سب لوگوں کے چہرے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

ارمغان گردیزی کے اس کھلم کھلا محبت کے اظہار پر۔۔۔۔

رائمہ کی رنگت بالکل لال پڑ چکی تھی۔۔۔سب کا فوکس اسی پر تھا۔۔

کچھ دیر بعد اس کے گانے کے الفاظ تبدیل ہوئے تھے۔۔۔

وہ اب اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔اس کے دل دکھانے کی معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے ہمیشہ کے لیے اپنا یقین سونپ رہا تھا۔۔۔

رائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

وہ یک ٹک اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔اس شخص نے جیسے اتنے

سارے لوگوں کے سامنے اسے بے عزت کیا تھا۔۔۔۔

آج ویسے ہی سب کے بیچ وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔رائمہ کا

دل اب مزید کیسے پتھر رہ پاتا۔۔۔۔

اس کا دل اس شخص کے حوالے سے بالکل صاف ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس نے ارمغان گردیزی کو پورے دل سے قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

گانا ختم ہو چکا تھا۔۔۔ ارمغان اور باقی سب سٹیج سے بھی اتر گئے تھے۔۔۔

جبکہ رائمہ ابھی تک ان لفظوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سب نے اسے خوب سراہا تھا۔۔۔ جبکہ رائمہ کی قسمت پر سب کو ہی رشک محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

جسے اتنا بہترین شخص ملا تھا۔۔۔۔ جو دنیا والوں کے سامنے اپنی غلطی قبول کر کے معافی مانگنے کی جرأت رکھتا تھا۔۔۔

رائمہ کی دھڑکنیں معمول پر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔

وہ سب خواتین کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ مگر اس پورے وقت میں اس نے ارمغان گردیزی کی محبت پاش نگاہیں اپنے اوپر محسوس کی تھیں۔۔۔۔

وہ آج اپنے معصومیت اور دلکشی کے ساتھ وہاں سب کے بیچ بیٹھی ارمغان کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر سب کی نگاہوں سے اوجھل کہیں دور لے جائے۔۔۔۔

ارمغان کی پرفامنس سب سے آخر میں تھی۔۔۔ جس کے ختم ہوتے ہی سب لوگ آہستہ آہستہ جانے لگے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

"چلیں۔۔۔"

ارمغان نے اس کے قریب آتے اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

رائمہ کی دھڑکنیں مزید تیز ہوئی تھیں۔۔۔وہ اپنا لرزتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے گئی تھی۔۔۔۔

سب لوگ باہر کی جانب جا رہے تھے جبکہ ارمغان کو اندر کی جانب بڑھتا دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

رائمہ کی سانسیں بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔ دھڑکنوں کا ساز ہی بدل چکا تھا۔۔۔

"یہ بھی ہمارا ہی گھر ہے۔۔۔۔ میں کچھ وقت تنہائی میں صرف تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔ اس لیے آج کی رات اس ہم یہیں رہیں گے۔۔۔"

رائمہ کی نظریں تو اپنے راہوں میں بکھرے پھولوں کی روش پر تھیں۔۔۔۔ اس کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ گھبراہٹ کے عالم میں ایک دو بار لڑکھڑائی بھی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان اسے ساڑھی میں مشکل سے چلتا دیکھ اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

رائمہ کی سانسیں اس کے بے انتہا قریب آجانے کی وجہ سے منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ پورا فارم ہاؤس بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت وہ جس طرف جارہے تھے۔۔۔وہاں سے آگے کا راستہ مزید خوبصورت تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان اسے اٹھائے ایک کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جس کا دروازہ کھولتے ہی اندر سے پھولوں کی دلفریب مہک نے ان کا استقبال کیا تھا۔۔۔

کمرے کی ڈیکوریشن رائمہ کو بہت پسند آئی تھی۔۔۔ مگر بیڈ پر بکھری پھولوں کی پتیاں دیکھ اس کی دھڑکنیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔۔۔ رنگت ایک دم ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی۔۔۔۔

بے اختیار وہ شرط یاد آئی تھی۔۔۔ جو صبح بڑے فخریہ انداز میں اس سے لگائی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی اسکے بالکل سامنے کھڑا اسے مدہوش کن نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کی اس خوبصورت ساڑھی میں اس کا نازک سراپا پوری طرح سے ڈھکا ہوا تھا۔

اس نے ساڑھی کا پلو بہت اچھے سے اپنی گرد لپیٹے خود کو کور کر رکھا تھا۔ مگر اس وقت اس کے لرزتی انگلیاں ساڑھی کا پلو تھام پانے میں بھی ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

ارمغان کی نگاہیں اس کی حسین گردن کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔ جس میں چمکتا نیکلیس اور بار بار ٹکراتی سیاہ زلفیں

Ph#03477605346

ایمان متزلزل کر رہی تھیں۔۔۔وہ آج اس روپ میں قیامت ڈھا رہی تھی ارمغان گردیزی کے دل پر۔۔۔

"مم مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔مجھے سب کے ساتھ جانا ہے۔۔۔"

رائمہ ایک دم سے گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔اتنا وقت وہ اس شخص کو اپنی سزا کے طور پر خود سے دور رکھتے آئی تھی۔۔

آج تو اس کا اپنا دل اس شخص کی جانب ہمک رہا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

لیکن یہ فطری گھبراہٹ تھی جو اس پر حاوی ہوئے اسے ارمغان گردیزی کے سامنے کھڑا ابھی نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی زرا سی قربت اس پر جان لیوا ثابت ہوتی تھی۔۔۔

آج تو اس شخص کی تیور ہی کچھ اور تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچ پاتی اسے اپنی ساڑھی کا پلو ارمغان گردیزی کی گرفت میں جکڑا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کے سینے میں ایک دم سے دھڑکنوں کا طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔

اگر وہ ایک بھی قدم آگے بڑھاتی۔۔۔ارمغانِ گردیزی نے جس مضبوطی سے اس کا پلو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

Pk#03477605346

ساڑھی یقیناً کھل کر اس شخص کے ہاتھ میں آ جانی تھی۔۔رائمہ کا وجود شرم و خفت کے مارے کانپ اٹھا تھا۔۔۔

"کیا کہا تھا تم نے۔۔۔اگر کیس ہار گئی تو وہی کرو گی جو میں کہوں گا۔۔۔ آج کوئی فرار ممکن نہیں ہے جانم۔۔۔"

اس کی ساڑھی کے پلو کو ارمغان نے ہلکا سا جھٹکا دیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی رائمہ پوری کی پوری اس کے سینے میں آن سمائی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے جھٹکا دینے سے رائمہ کے کندھے سے ساڑھی کی پنز کھل چکی تھیں۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی بے باک نگاہوں سے بچنے کی خاطر وہ اسی کے سینے میں آن سمائی تھی۔۔۔

رائمہ کے وجود کی رعنائیاں اس وقت پوری طرح سے ارمغان کے سامنے تھیں۔۔۔

وہ چھپانے کی کوشش کے باوجود بھی چھپا نہیں پائی تھی خود کو۔۔۔۔

Ph#03477605346

جبکہ ارمغانِ گردیزی کی گرم سانسیں اس کی گردن اور کندھے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

"رائمہ۔۔۔۔۔"

اپنا چہرا اس کی مہکتی حسین زلفوں میں چھپاتا وہ بھاری سرگوشی کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے لبوں اپنے کندھے کے مقام پر محسوس کرتے رائمہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Ph#03477605346

اس شخص کی شوخی گستاخیوں پر اس کا پورا وجود تپ اٹھا تھا۔۔۔رہی سہی کسر اس کی بوجھل سانسوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔

رائمہ میں بولنے کی سکت نہیں بچی تھی۔۔۔

"میں اسی طرح سب کے سامنے تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ میرا دل تمہارے ساتھ کیے سلوک کہ وجہ سے آج بھی زخمی

ہے۔۔۔ میں پل پل تڑپا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔ محبت کا ادراک تو مجھے اسی رات ہو گیا تھا۔۔۔ جب تمہاری آنسوؤں میں بھیگی آواز میں مدد کے لیے پکارے جانے پر پوری رات تمہارے گھر کے باہر بیٹھ کر گزار دی تھی۔۔۔ مگر اگلے دن جو کچھ بھی ہوا۔۔۔۔اس کے لیے میں خود کو زندگی بھر معاف نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

ارمغان اپنا چہرا اس کے مقابل کیے اپنے اندر کا گلٹ بیان کر رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر اذیت رقم تھی۔۔۔ جو رائمہ سے نہیں دیکھی گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو اس کے لبوں سے وہ سب سننا اب اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ شخص اپنی ہر غلطی کا حساب دے چکا تھا۔۔۔ پھر کیوں وہ اسے بار بار شرمندہ کرتی۔۔۔

"پلیز میں یہ سب نہیں سننا چاہتی۔۔۔ اور آپ کو سب کے سامنے مجھ سے اس طرح معافی نہیں مانگنی چاہیے تھی۔۔۔

مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔ میں معاف کر چکی ہوں آپ کو۔۔۔"

رائمہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ رائمہ کی گداز ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔

اس کے الفاظ سنتا ارمغان دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

"تم نے دل سے معاف کر دیا مجھے۔۔۔۔"

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔۔

"اگر معاف نہ کیا ہوتا تو اس وقت اس طرح آپ کے پاس نہ کھڑی ہوتی۔۔۔"

رائمہ نے بمشکل اس کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔

جبکہ ارمغان کے دل میں بہاریں اتر گئی تھیں۔۔۔۔وہ لڑکی اسے واضح اقرار سونپ گئی تھی۔۔

اس سے بڑھ کر خوش کن احساس مزید کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔

PH#03477605346

رائمہ اس شخص کی سنگت میں بے پناہ خوش تھی۔۔۔ جس نے واقعی اپنے کہے کے مطابق اس کے دل سے ہر اذیت کا باہر نکال پھینکا تھا۔۔۔ وہ اس کے دل و جان کا محافظ بنا اس کے تمام غموں کا ازالہ کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477505346

ارمغان کی نگاہیں اس کے ایک ایک نقش کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

جو آج سر سے پیر تک صرف اس کے لیے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

ارمغان کی باہوں میں کھلتی وہ اس وقت آسودگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔تمہارے بغیر گزرے دو سال میری زندگی کے سب سے زیادہ تلخ لمحے تھے۔۔۔جنہیں دوبارہ کبھی اپنی زندگی میں نہیں چاہتا میں۔۔۔"

ارمغان گردیزی اس کے چہرے کو اپنے لبوں کے لمس سے لال کر گیا تھا۔۔۔

رائمہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے اس کے ساتھ جڑی کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اگر اس کی کمر کے گرد ارمغان کا سہارا نہ ہوتا تو جس طرح وہ لرز رہی تھی اس نے اب تک زمین بوس ہو جانا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کی بڑھتی وارفتگیاں رائمہ کے نازک وجود پر بھاری پڑ رہی تھیں۔۔۔۔وہ شخص آج پوری طرح سے اپنی من مانیاں کر رہا تھا۔۔۔رائمہ کی گردن پر جابجا وہ اپنی دیوانگی کی نشان چھوڑتا اس کی گردن سے نیکلیس اتار چکا تھا۔۔۔

جو مسلسل اس کے کام میں رکاوٹ بن رہا تھا۔۔۔۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھ جیسا اکڑو شخص محبت میں ایسا دیوانہ بن جائے گا۔۔۔۔قسم سے تمہارے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان نے اس کی نتھ کو اپنے پر شدت ہونٹوں سے چھوتے کہا تھا۔۔اس کی مدہوش سانسیں رائمہ کی سانسوں کو بھی منتشر کر گئی تھیں۔۔۔

"کاش آج عدالت میں بھی ایسا ہی ہوتا اور میں کیس جیت جاتی۔۔۔۔"

وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لیے بولی تھی۔۔۔۔ جبکہ ارمغان کے لبوں سے زوردار قہقہہ برآمد ہوا تھا۔۔۔

"آج تو کیسے جیتنے کے لیے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑتا تو میں جاتا۔۔۔۔ آج تو میری جان داؤ پر لگی تھی۔۔۔"

Ph#03477605346

اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کا چہرا اپنے مقابل کرتے وہ اس کی گہری جھیل سی آنکھوں میں اپنی ڈارک گرے آنکھیں گاڑھتا اسے ایک بار پھر سے اپنے ساتھ ہپنوٹائز کر گیا تھا۔۔۔

"کیا واقعی تم آج کیس جیتنا چاہتی تھی۔۔۔؟؟"

اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹا کر کان کے پیچھے اڑستے وہ اس کے گالوں کو اپنی ہتھیلی کی پشت سے سہلا گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ کی نیچے کو جھکتیں لرزتی پلکیں اور کپکپاتے نازک لب بنا کچھ بولے ہی اسے اس کا اقرار سونپ گئے تھے۔۔۔۔

ارمغان کی مضبوط ہتھیلی اس کی ساڑھی میں نمایاں ہوتی نازک سی کمر پر آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

وہ شخص آج اپنے دل کی تڑپ اور تشنگی مٹانے کا پورا ارادہ کر چکا تھا۔

آج راہ فرار نہیں مل پانا تھا اسے۔۔۔

"ہمیں جانا چاہیے اب۔۔"

رائمہ نے اس کی بڑھتی گستاخیوں پر گھبرا کر کہا تھا۔۔

"تم بھول رہی ہو آج کی رات تمہیں میری ہر بات ماننی ہے۔۔۔"

اسے کے گداز لبوں کو محبت سے چھوتے مغان اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔کیونکہ رائمہ کا نازک وجود اس کی گستاخیاں سہتا کانپ رہا تھا۔۔۔

اس کا مزید کھڑے رہ پانا محال تھا۔۔۔

اس کی بانہوں میں مقید ہوتے رائمہ کی دھڑکنوں کا ساز مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"مان تو رہی ہوں۔۔۔۔"

رائمہ کا حلق خوش ہوا تھا۔۔۔کیوں کہ وہ اسے تکیے پر لیٹاتا اس پر پوری طرح سے حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605326

ان دونوں نے ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کی تھی۔۔۔اتنی لمبی جدائی کے بعد بھی وہ اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔وہ آج بھی پوری شدت کے ساتھ ایک دوسرے کے لیے دھڑک رہے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

"ارمغان۔۔۔۔۔"

اس کی دہکتی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اس کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی اسے۔۔۔۔

"آپ اب مجھ پر اعتبار کرتے ہیں۔۔"

اس کی گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ بمشکل یہ نکلا تھا۔۔۔

"خود سے بھی زیادہ۔۔۔۔اب زندگی میں کبھی کوئی غم تمہارے قریب بھٹکنے بھی نہیں دوں گا یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔"

وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اسے اپنی محبت کا یقین اپنے انداز میں دلا گیا تھا۔۔۔

PF#03477605316

اس کے اس دلفریب اقرار پر رائمہ کے دل میں سکون اتر چکا تھا۔۔۔

ارمغان دھیرے دھیرے اسے اپنی دو سال کی تڑپ اور اذیت سے آگاہ کرتا اس کے وجود پر اپنا تسلط جما چکا تھا۔۔۔۔

رائمہ کو کچھ لمحوں بعد اپنے ساڑھی کا پلو کندھے سے سرکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ شرم سے سرخ پڑتی ارمغان گردیزی کے سینے میں جاچھپی تھی۔۔۔

ارمغان اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں سمٹیتا اسے لیے محبت کی حسین وادیوں میں اتر چکا تھا۔۔۔

رائمہ کو اپنے وجود پر جابجا اس کے لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔۔

Ph#03477605346

دو سال کے جذبات کا بپھرتا سمندر تھا جسے سہنا اتنا آسان نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔

"تم میری کسی نیکی کا ثمر ہو رائمہ۔۔۔ورنہ میں اتنا نیک اور بہترین انسان بالکل بھی نہیں تھا کہ مجھے تم جیسی نیک دل اور نیک سیرت لڑکی کا ساتھ ملتا۔۔۔"

اس کے کانوں سے ٹاپس نکالتا وہ وہاں بھی اپنا دہکتا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔اس کے وجود کی نرماہٹیں محسوس کرتے ارمغان کی تشنگی بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔۔

Ph#03477605345

"تمہارے بغیر پل پل مر رہا تھا میں۔۔۔خوشیوں کو خود پر حرام کر لیا تھا۔۔۔میری آزمائش اتنے حسین اختتام پر آن ٹھہرے گی مجھے بالکل بھی خبر نہیں تھی۔۔۔تم بے پناہ حسین ہو۔۔اور میں آج اس حسن اور دلکشی کے اس سمندر میں اتر جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کے لبوں کو ملائمت سے چھوتا وہ اس کی دونوں کلائیوں سے چوڑیاں اتارتا ان بازوؤں کی نرماہٹوں کو لبوں سے محسوس کرتا رائمہ کو شرم سے لال کر چکا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ شخص اس سے حسین اظہار کرتا اس پر اپنی شدتیں لوٹا رہا تھا۔۔۔

اس کی جان لیوا سرگوشیوں میں طلب کی جانے والی اجازت

دھڑکنوں کو بے اختیار کر گئی تھی۔۔۔

رائمہ کی ساڑھی تو نجانے کس شیپ میں جا چکی تھی۔۔۔ ارمغان

گردیزی کی مضبوط پناہوں میں قید اس کی شدتیں سہتی وہ بس

گہرے گہرے سانس لیتی کانپتے وجود کے ساتھ خود کو اس شخص کے

سپرد کر گئی تھی۔۔۔ جس کی بیئرڈ کی چبھن کلائیوں کو لال

کرتی، اس کی گردن اور ٹھوڑی کو دہکاتی اس کے کندھوں تک

سرایت کر چکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان گردیزی کی تشنگی کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ چکی

تھی۔۔۔۔

اس کو پور پور مہکاتا وہ رائمہ کاظمی کو آج پوری طرح سے اپنی محبت

اور دیوانگی سے آگاہی دے گیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح دس بجے کے قریب رائمہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔وہ زندگی میں

کبھی اتنا لیٹ نہیں اٹھی تھی۔۔۔۔

اور نہ ہی کبھی اس طرح پوری رات رت جگا منایا تھا جیسے کل رات

اس شخص کی شدتوں نے اسے ایک پل کے لیے بھی سونے نہیں دیا

تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کے کشادہ سینے سے لگی سو رہی تھی۔۔۔۔

رائمہ کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر ہوئی تھی۔۔۔چہرے پر سکون اور آسودگی بھرے تاثرات تھے۔۔۔

رات کو اس شخص نے اسے اپنی محبت کا جو اپنی وارفتگیوں اور شدتوں سے یقین دلایا تھا۔۔۔

اس کا نازک کپکپاتا وجود اور سینے میں دھڑکتا دل ابھی تک معمول پر نہیں آپائے تھے۔۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا ارمغان اس کے بھی بعد سویا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اس کا کہنا تھا وہ اپنی زندگی کو ایسے ہی اپنی بانہوں میں سمیٹتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

رات کو اس شخص نے اس کی نیندیں اڑائی تھیں۔۔۔ مگر اس وقت اسے ارمغان گردیزی کا اتنے سکون سے سونا ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کی بانہوں میں مقید تھی۔۔۔

اس کی کسرتی بانہوں کو اپنے اوپر سے ہٹاتے وہ اپنی ساڑھی کا پلو جو آدھے سے زیادہ اس شخص کے نیچے تھا وہ نکال کر اپنے گرد اچھے سے لپیٹتی واپس اس کے سینے پہ جھکی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اس کا پورا ارادہ گستاخی کر کے فرار ہونا تھا۔۔۔۔ ارمغان کی بوجھل سانسیں بتا رہی تھیں کہ وہ گہری نیند میں تھا۔۔۔

رائمہ لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجاتی اس کے سینے پر سوئی زرا سی اوپر سرکی تھی۔۔۔۔

کل یہ شخص ویسے ہی سارے شرم اور لحاظ کی دیواریں انتہائی بے باکی سے گرا چکا تھا۔۔۔ پھر وہ کیوں نہ تنگ کرتی اسے۔۔

اس کی گردن پر جھکتے وہ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجاتے اس کی شہہ رگ پر اپنے دانت گاڑھ چکی تھی۔۔۔

Ph:03477605346

ایسا کرتے وہ اس کے اوپر سے اٹھتی اس کے پوری طرح سے بیدار ہونے سے پہلے ہی نیچے اتر جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر یہ اس کی بہت بڑی بھول تھی کہ ایسی گستاخی کے بعد وہ فرار ہو پائے گی۔۔۔

وہ خود تو بیڈ سے اتر چکی تھی۔۔۔ مگر ارمغان نے اس کا پلو ایک بار پھر اپنی گرفت میں مقید کر لیا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

"ارمغان پلیز۔۔۔۔"

وہ اپنا دوسرا بازو سر کے نیچے رکھتے آنکھوں میں نیند کے ساتھ ساتھ اس کی قربت کی خماری بھرے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

اس کے ایک ہلکے سے جھٹکے سے رائمہ نے ساڑھی کھلنے کے خوف سے اس کی جانب کھینچا چلا آنا تھا۔۔۔

ارمغان کی بے باک نگاہیں اس کی سراپے کی جانب ہی اٹھی تھیں۔۔۔ گردن پر محسوس ہوتا اس کا لمس تشنگی کو کئی گنا بڑھا گیا تھا۔۔۔

"ان معاملات میں کوئی مہلت نہیں ہے جانم۔۔۔"

ارمغان جھٹکا دیتا اسے اپنے اوپر کھینچ چکا تھا۔۔۔

رائمہ سیدھی اس کے پہلو میں آن گری تھی۔۔۔ ارمغان اس پلو کو اس کی گردن کے گرد سے ہٹا گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"ابھی چھوٹے موٹے بہت سے حساب کتاب رہتے ہیں۔۔۔ان کا حساب کون دے گا۔۔۔"

ارمغان کو اس کا کھلا کھلا روپ پھر سے بہکا رہا تھا۔۔۔

رات کی خماری پھر سے حواسوں پر چھانے لگا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"ارمغان ہمیں ابھی گھر جانا ہے سب ہمارا انتظارِ کر رہے ہونگے۔۔۔"

رائمہ اسے پھر سے بہکتا دیکھ بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

جبکہ ارمغان کی سرخ ہوتی گردن دیکھ اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں وہ بالکل بھی انتظار نہیں کر رہے ہونگے۔۔۔۔"

ارمغان اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ایک بار پھر سے اس کے حواس گم کر چکا تھا۔۔۔

"زندگی کی سب سے حسین صبح مبارک ہو میری جان۔۔۔۔"

اس کے سانسوں میں اپنی سانسیں اتارتا وہ اس کا مسکراتا چہرا دیکھ سرشار ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی سنگت میں خوش تھی۔۔۔اس سے دلفریب احساس کوئی نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائمہ ارمغان کے ساتھ دوپہر کے قریب فارم ہاؤس سے لوٹی تھی۔۔۔۔ارمغان اسے ڈراپ کرتا خود کسی کام سے نکلا ہوا تھا۔۔۔۔

گھر آتے اسے یہ سرپرائز ملا تھا کہ آج سے سیف اور فاطمہ کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی شادی کے فنکشن بھی پراپر طریقے سے کیے جانے تھے۔۔۔۔باقی سب کے ساتھ ساتھ ارمغان کی سب سے زیادہ خواہش تھی یہ۔۔۔۔

وہ رائمہ کے ساتھ اپنی زندگی کا ہر لمحہ انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔گھر میں پوری طرح سے گہما گہمی کا ماحول تھا۔۔۔۔رائمہ بھی سب کے بیچ رچ بس گئی تھی۔۔۔اس کے واپس آنے پر جو ہما اور باقی کزنز نے اسے شوخ انداز میں چھیڑا تھا۔۔۔

وہ اس کے بعد باہر نہیں جا پائی تھی۔۔۔۔کل رات اس کی زندگی کی سب سے حسین ترین رات تھی۔۔۔۔

جس میں اسے اپنے محبوب ترین شخص کا ساتھ مل گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

س شخص نے جس طرح اپنی محبت اور دیوانگی نچھاور کی تھی اس پر۔۔۔۔وہ سب یاد آتے دھڑکنیں اب بھی سمٹ جاتی تھیں۔۔۔۔ جسم کا سارا خون چہرے پر آن ٹھہرتا تھا۔۔۔

رائمہ کا چہرے کی رونق مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت بیٹھی اسی دشمن جاں کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔جب موبائل پر آتی کال نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی تھی۔۔۔۔

منصور کا نمبر دیکھ پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ وہ کال ہی اٹینڈ نہیں کرے گی۔۔۔

Ph#03477605346

پھر کچھ سوچتے اس نے کال پک کرلی تھی۔۔۔۔۔ لیکن دوسری جانب سے اس شخص نے اس پر جو انکشاف کیا تھا۔۔۔

رائمہ کے چہرے پر تاریکی بھرے سائے ان ٹھہرے تھے۔۔۔۔

"نن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ماننے سے انکاری تھی۔۔۔۔

"رائمہ میں جانتا تھا آپ میری اس بات کا یقین نہیں کریں گی۔۔۔ اسی لیے میں نے آپ کی طرح ایک کوریئر بھیجا ہے۔۔۔ جس میں

اس کیس کی سائن کی گئی کاپی ہے۔۔۔جو ارمغان گردیزی قربان ہاشمی کے کہنے پر تمہارے خلاف لڑنے والا ہے۔۔۔۔"

منصور نے اسے بتایا تھا کہ ارمغان گردیزی نے پھر سے اس کے گرد دھوکے سے محبت کا جال بنا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ رکھ کر اس کی سوتیلے باپ قربان ہاشمی سے رابطے میں تھا۔۔۔۔جس نے رائمہ پر اپنی بیوی مسرت قربان کا قتل کر کے آدھی رات کو گھر سے سونا اور بھاری نقدی لے کر فرار ہونے کے خلاف کیس دائر کیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

راجہ تو پہلے اسے خبر پر ہی آنسوؤں میں بھیگ گئی تھی کہ اب اس کی ماں اس دنیا میں نہیں تھی۔۔۔۔

یقیناً اسے بھگانے کے جرم میں اس درندے نے اس کی ماں کی جان لے لی تھی۔۔۔۔اس عورت نے ساری عمر اپنے ماں ہونے کا فرض نہیں نبھایا تھا۔۔ مگر جاتے جاتے اسے اپنی ممتا کا احساس دلا گئی تھی۔۔۔۔

رائمہ اپنی ماں کے بارے میں سوچتی ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

اسی لمحے ملازمہ نے اندر آتے اسے وہ انویلپ پکڑایا تھا۔۔۔ جسے آنسوؤں سے بھیگتی آنکھوں سے کھولتے اس نے جلدی سے اس کے اندر موجود پیپرز دیکھے تھے۔۔

جن پر رقم ارمغان گردیزی کے اوریجنل سائنز دیکھ اس کے دل کا درد کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

ارمغان گردیزی اس کے خلاف کیس لڑنے والا تھا۔۔۔ جس میں وہ ثابت کرتا کہ رائمہ اپنی ماں کی قاتل ہے۔۔۔

وہ پھر سے اتنا برا کھیل کھیل گیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

وہ پھر سے اسے سچی محبت سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔۔وہ پھر سے اس شخص کے ہاتھوں شکار بن چکی تھی۔۔۔۔

رائمہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔اپنی ماں کے قتل کا سن کر دل ویسے ہی اذیت کا شکار تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

"نہیں ارمغان گردیزی تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے یہی نکل رہا تھا۔۔۔وہ رو رو کر بے حال ہو چکی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے ارمغان تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔وہ ابھی

ابھی گھر آیا تھا جب ملازمہ نے اسے رائمہ کی حالت کے بارے میں

بتایا تھا۔۔۔

وہ ایک لمحے کی بھی دیر کے بغیر سید ھا روم میں پہنچا تھا۔۔۔۔

"رائمہ کیا ہوا میری جان ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

ارمغان اس کے قریب آیا ہی تھا جب رائمہ ایک جھٹکے سے دور ہوئی

تھی۔۔۔۔

"خبر دار میرے قریب آنے یا مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت

کیجیے گا۔۔۔آپ کا کیا بگاڑا تھا میں نے۔۔۔اپنی زندگی گزار رہی

تھی۔۔۔۔ آپ کی زندگی میں کوئی دخل اندازی نہیں کی تھی۔۔۔۔ پھر کیوں مجھے دوبارہ سے بے عزت اور رسوا کرنے کی خاطر یہ سب کیا۔۔۔ کیوں ہیں اتنے ظالم میرے معاملے میں۔۔۔"

رائمہ اذیت سے چور لہجے میں بولتی ارمغان کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔

وہ دن میں تو اسے ہنستا کھیلتا چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ پھر یہ سب کیا وہاں تھا اچانک۔۔۔

ارمغان اس کے قریب جانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

"رائمہ کالم ڈاؤن۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ تو سہی پہلے۔۔۔۔"

ارمغان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔ اسے ایسے روتا دیکھ اس کے دل میں درد اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

"انجان بننے کا بہت شوق ہے۔۔۔ بند کریں اپنی ہی اداکاری۔۔۔ یہ سائن اور سٹیمپ آپ کے ہی ہیں نا۔۔۔ میرے خلاف کیس لڑ کر مجھے سزا دلوانا چاہتے ہیں۔۔۔ مجھے زندہ دیکھ برداشت نہیں ہوا تھا۔ اگر ایسی کوئی خواہش تھی تو مجھے بتا دیتے میں خود اپنے آپ کو ختم کر دیتی۔۔۔

یہ رسوائی اور اذیت ایک بار پھر سے برداشت کرنا میرے لیے موت سے بدتر ہے۔۔۔۔"

وہ بہت مشکل سے بول پا رہی تھی۔۔۔اس کی آواز بالکل بیٹھ چکی تھی۔۔۔

آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ ارمغان کی شاکی نظریں ان پیپرز پر تھیں۔۔۔ جس پر لگی سٹیمپ اور سائن اسی کے ہی تھے۔۔۔

مگر یہ سب کیسے اور کب ہوا تھا۔۔۔ارمغان کے چہرے کی زاویے خطرناک حد تک بگڑ چکے تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

"اب بول دیں یہ سائن اور سٹیمپ جھوٹ ہے۔۔۔ آپ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ آپ اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"

رائمہ اس وقت اس کی کوئی بھی بات سننے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان اس کی تکلیف سمجھتا اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔ وہ ایسا کرنے والوں کو اب کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔

"سر نیچے پولیس آئی ہے۔۔ رائمہ بی بی کو اریسٹ کرنے۔۔۔۔"

ملازمہ نے اندر آتے گھبراہٹ کے عالم میں بتایا تھا۔۔۔ جو سنتے رائمہ نے شاکی نگاہوں سے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔وہ باہر کی جانب بڑھنے لگی تھی جب ارمغان اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

رائمہ کو اس افتاد کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر ارمغان کی گرفت بہت سنگین تھی۔۔۔

"یہ آنسو اگر دوبارہ بہے تو میرا غصہ برداشت نہیں کر پائے گی تمہاری یہ نازک جان۔۔۔تم مجھ سے میری کی گئی غلطیوں کے بدلے سود

Ph#03477605346

سمیت لے چکی ہو۔۔۔ایک بے اعتبار کر نا رہتا تھا آج وہ بھی کر لیا۔۔۔ لیکن مجھے اس وقت ہر بات سے اوپر تم ہو۔۔۔وہاں کسی کے سامنے تم نہ روؤ گی اور نہ ہی خوفزدہ ہو گی۔۔۔

کیونکہ تمہارا شوہر تمہارے ساتھ کھڑا ہے۔۔۔۔جتنے بھی آنسو بہانے ہے بعد میں روم میں آکر بہالینا۔۔۔میرا کندھا ہر وقت تمہارے لیے حاضر ہے۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن لیا تھا۔۔۔

رائمہ اس سچویشن میں بھی اس کی جانب سے ملنے والے اس شدت بھرے لمس پر کانپ اٹھی تھی۔۔۔

وہ اس کا چہرا آنسوؤں سے صاف کرتا اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ رائمہ حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

نیچے سب لوگ ہی اپنی جگہ پریشانی کے عالم میں دم سادھے کھڑے تھے۔۔۔

Ph#03477605346

وہ سب جانتے تھے کہ پھر سے رائمہ کو ٹارچر کرنے کی خاطر اس کا سوتیلا باپ یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ یہ سب کیسے ثابت کرتے۔۔۔ ان کے پاس تو کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو گرفتار ہونے سے کیسے بچایا جاتا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

اقبال صاحب اور باقی اسی وقت وہاں پہنچے تھے۔۔۔

جب ارمغان رائمہ کو لیے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔۔۔

پولیس والوں کے ساتھ قربان ہاشمی بھی آیا تھا۔۔۔

ان کے پیچھے پیچھے منصور بھی وہاں پہنچا تھا۔۔۔رائمہ کا خیر خواہ بننے کی خاطر۔۔۔۔

اسے یہی لگا رہا تھا کہ ارمغان رائمہ کو آج فارغ کر دے گا۔۔۔

اتنے بڑے الزام کے بعد۔۔۔۔

اور وہ رائمہ کو سزا دینے کے ساتھ ساتھ اس کی ذات کا تماشا بھی دیکھے گا۔۔۔

"بیرسٹر صاحب آپ کی وائف کے خلاف اریسٹ وارنٹ ہیں ہمارے پاس۔۔۔انہیں اپنی ماں کے قتل اور چوری کے الزام میں ابھی اور اسی وقت گرفتاری دینی ہوگی۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ایس ایچ او ارمغان کو دیکھ آگے آیا تھا۔۔۔۔اس نے ارمغان کو اس بات سے آگاہ کرتے پیچھے کھڑی لیڈیز پولیس کو رائمہ کی جانب بھیجا تھا۔۔۔

جو ارمغان کے پیچھے چھپی کھڑی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔

ارمغان گردیزی کی سلگتی نگاہیں وہاں کھڑے ان تمام افراد پر اٹھی تھی۔۔۔۔

جو اس کی بیوی کے گنہگار تھے۔۔۔اور خود ہی وہاں آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ آج کسی کو نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

Ph#03477605346

"ایک منٹ۔۔۔اگر میری بیوی کی جانب ایک بھی قدم بڑھایا تو ٹانگیں توڑ دوں گا سب کی۔۔۔"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ سب اپنی اپنی جگہ تھم گئے تھے۔۔۔۔ کسی میں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے ایس ایس پی سجاد اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ارمغان کے انڈر کام کرتے وکیل بھی تھے۔۔۔

"رائمہ گردیزی کی ضمانت کے پیپرز۔۔۔۔"

وکیل نے ایس ایچ او کی جانب وہ کاغذات بڑھائے تھے۔۔۔ جبکہ سجاد کو دیکھ اس ایس ایچ او کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔۔

سجاد ایک بار اپنی جانب سے ہوئی غفلت پر اپنے دوست کی زندگی برباد کر چکا تھا۔۔اب ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"کہاں ہے ایسٹ وارنٹ۔۔۔اور کس بنا پر تم نے ایف آئی آر کاٹی ہے۔۔ کتنی رقم کھائی ہے ایس ایچ او صاحب۔۔ آپ کی خبر تھانے چل کر لیتا ہوں میں۔۔"

Ph#03477605346

سجاد کی قہر آلود نگاہیں اس ایس ایچ او کی حالت غیر کر گئی تھیں۔۔۔

"آپ اپنے ماتحت پولیس والے کو اس طرح نہیں دبا سکتے ایس ایس پی صاحب۔۔۔ہمارے رابطے بھی آئی جی تک ہیں۔۔ یہ لڑکی

میری بیوی کی قاتل ہے۔۔۔۔اسے تو آج گرفتار کیا ہی جائے گا۔۔۔ابھی اتنی جلدی ضمانت کیسے ہو گئی۔۔۔۔"

قربان ہاشمی اپنی جگہ سے آگے آتا رائمہ کو انتہائی نازیبا نگاہوں سے گھورتے بولا تھا۔۔۔

"ارمغان گردیزی یہ لڑکی فراڈ ہے۔۔۔اپنے عاشق کے ساتھ مجھے لوٹ کر اور اپنی ماں کا قتل کر کے رات کی تاریکی میں بھاگ نکلی تھی۔۔۔۔اور اب تمہیں لوٹنے کے لیے یہاں موجود ہے۔۔۔۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گی۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔۔اچھے خاصے معزز انسان ہو۔۔۔کیوں ایسیوں کو گھر لا کر اپنا نام۔۔۔۔"

Ph#03477605346

قربان ہاشمی نے غلاظت بکنا شروع کر دی تھی۔۔۔۔

جبکہ رائمہ نے خوفزدہ نگاہوں سے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا اب یہ شخص اسے چھوڑ دے گا۔۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔۔جب اسے اپنی ہتھیلی پر سے ارمغان کی گرفت ہٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔اس کے دل کا خون ہوا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان نے نوشین بیگم کو رائمہ کے قریب آنے کا کہا تھا۔۔۔۔

کیوں کہ وہ جس طرح کانپ رہی تھی ارمغان کو ڈر تھا کہ وہ گر نہ جائے۔۔۔

جبکہ رائمہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ ارمغان گردیزی اسے خود سے دور کرنے والا ہے۔۔۔۔

اس کی موت کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔۔۔

ارمغان کی چھوڑتے ہی اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا جاتی نوشین بیگم اور ہمانے فوراً سے قریب آتے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

Ph#03477605316

اور ارمغان گردیزی کی وہشت ناک دھاڑ اس کی سماعتوں سے ٹکراتی اسے پتھر کر گئی تھی۔۔۔۔

"تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں ایسی غلاظت بکنے کی۔۔۔۔"

وہ قربان کا گریبان اپنی گرفت میں لیتا اس کے چہرے پر مکوں کی برسات کر گیا تھا۔۔۔پولیس والوں نے آگے آنا چاہا تھا مگر ایس ایس پی سجاد کے اشارے پر رک گئے تھے۔۔۔۔

قربان اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔وہ پولیس والوں کو دیکھ شیر بن رہا تھا۔۔۔

منصور نے جلدی سے موبائل نکالتے یہ ویڈیو ریکارڈ کرنی چاہی تھی۔۔۔جب رجب اس کے قریب آتا اس کے ہاتھ سے فون کھینچ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

ارمغان بری طرح سے قربان ہاشمی کو پیٹتا اس کو لہولہان کر گیا تھا۔۔۔

"میری بیوی ہے وہ اب۔۔۔۔۔ تم نے اس پر اپنی یہ گھٹیا نگاہیں ڈالنے کی ہمت بھی کیسے کی۔۔۔۔۔ کمینے اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی کو ٹارچر کرتا رہا ہے تو۔۔۔۔۔"

ارمغان اسے پیٹ پیٹ کر اس کو ہڈیوں کا کچومر نکال دینا چاہتا تھا۔۔۔ جب سجاد اور باقی سب نے آگے آتے اسے روک دیا تھا۔۔۔

رائمہ بہتی آنکھوں کے ساتھ یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"اس شخص نے اپنی بیوی کا قتل کیا ہے۔۔۔۔اس کے خلاف میری ایف آئی آر درج کرو۔۔۔ ثبوت بھی ہے میرے پاس۔۔۔۔جو اسی کے بیٹے رافع نے اس کے گھر پر لگے کیمروں سے نکل کر دیا ہے۔۔۔ بچارہ باقی ساری فوٹیج ڈیلیٹ کرتا وہ ایک غلطی چھوڑ گیا۔۔۔ کیونکہ میرے رب نے اس فرعون کا خاتمہ اسی سے کرنا تھا۔۔۔"

رافع رائمہ کے سامنے آنے کی ہمت تو نہیں رکھتا تھا۔۔ مگر اس نے اپنا گلٹ دور کرنے کی خاطر رائمہ کے خلاف چلتی اس سازش کو بے نقاب کرتے اپنی غلطی کا ازالہ کر دیا تھا۔۔۔۔

ارمغان کی بات پر قربان نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

اسے تو منصور نے کہا تھا کہ وہ یہاں آکر رائمہ کو اپنے قبضے میں لے سکتا تھا۔۔۔

مگر یہاں تو سب کچھ ہی الٹ ہو چکا تھا۔۔۔وہ تو خود قتل کے الزام میں پھنس چکا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر خوف ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔۔۔

رائمہ نے ارمغان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بنا اس سے کوئی سوال جواب کیے اس کے حق میں سب سے لڑ رہا تھا۔۔۔

وہ زخمی شیر بنا ان سب سے رائمہ کو دی گئی تکلیفوں کا حساب چکتا کر رہا تھا۔۔۔

Pri#03477605346

"دیکھو غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔میں یہاں نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔مجھے تو منصور نے مجبور کیا تھا کہ میں یہاں آؤں۔۔۔اور رائمہ کے خلاف یہ سب کروں۔۔۔اسی نے ارمغان کے اسسٹنٹ کو مجھ سے بھاری معاوضہ دلا کر اس سے ارمغان کی بے خبری میں اس کے سائنز اور سٹیمپ لگوائی اس کیس کے پیپرز پر جس سے ارمغان کا کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

سارا گیم اسی نے پلان کیا۔۔۔مجھے جانے دو دوبارہ کبھی آپ لوگوں کے سامنے بھی نہیں آؤں گا۔۔۔۔"

وہ شخص گڑگڑا رہا تھا۔۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ کو وہ دن یاد آئے تھے جب وہ بھی ایسے ہی روتی گڑگڑاتی تھی اس کے سامنے۔۔۔

اس کی باتیں سن کر رائمہ کا دل ایک دم سے بوجھل ہوا تھا۔۔۔دل کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے ابھی کچھ دیر پہلے اس شخص کے ساتھ جو سلوک کیا تھا وہ کسی طور بھی قابلِ معافی نہیں تھا۔۔۔وہیں منصور کی اصلیت جان کا وہ شاک رہ گئی تھی۔۔۔۔

Ph#03477605346

سجاد کے کہنے پر فریادیں کرتے قربان کو وہاں سے لے جایا جا چکا تھا۔۔۔وہ تو اب ارمغان کے ہاتھوں کسی صورت بچنے والا نہیں تھا۔۔۔

"رائمہ سے جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔"

منصور کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ارمغان اس طرح رائمہ کا دفاع کرے گا۔۔۔اور یہ قربان اس کا پول کھول دے گا۔۔۔

منصور کے دل میں رائمہ کے لیے محبت تھی۔۔۔اسے حاصل کرنے کی خاطر وہ اتنی بڑی گیم پلان کر گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

تا کہ ارمغان رائمہ کو چھوڑ دے۔۔۔ لیکن یہاں سب اسی پر الٹ ہو چکا تھا۔۔۔

رائمہ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ وہ پریشان ہو اٹھا تھا۔۔۔

اس نے اپنی وضاحت دینی چاہی تھی۔۔

جب اسی لمحے رائمہ آگے بڑھی تھی اور ایک زور دار تھپڑ منصور کے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔ ارمغان اس معاملے میں کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ وہ رائمہ کو ہی یہ سب ہینڈل کرنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

ہاں مگر وہ رائمہ کا محافظ بنا اس کے پیچھے ضرور جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

PH#03477605346

"مجھے شرم آرہی ہے ارمغان گردیزی کہ میں نے تمہیں اپنا دوست مانا۔۔۔۔ تم اتنے گھٹیا اور آستین کا سانپ نکلو گے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے تم سے۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔"

رائمہ کا پڑنے والا تھپڑ اور اس کے الفاظ منصور کا چہرا بالکل جھکا گئے تھے۔۔۔

اس کے لہجے میں چھپی نفرت منصور کو اذیت سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔ اسے ایکدم سے احساس ہوا تھا کہ اس نے اس لڑکی کے اعتبار کو کس بری طرح سے ٹھیس پہنچائی تھی۔۔۔

Ph#03477605340

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ نے اس پر اعتبار کیا تھا۔۔۔ مگر وہ تو بہت زیادہ گھٹیا نکلا تھا۔۔۔۔

منصور اس وقت اس کے آگے بولنے کے قابل بھی نہیں بچا

تھا۔۔۔۔وہ خاموشی سے وہاں سے نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

جب ارمغان گردیزی کے سلگتے الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے

تھے۔۔۔

"تم پر بہت کیس بنتے ہیں منصور آفندی۔۔۔۔تم نے جو گھٹیا حرکت

کی ہے۔۔۔میرے جواب کے لیے تیار رہنا۔۔اب نہیں چھوڑوں گا

تمہیں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

ارمغان اتنے وقت سے خاموش تھا صرف رائمہ کی خاطر۔۔۔جو اسے اب بھی اپنا دوست مانتی تھی۔۔۔

مگر آج جو وہ کر چکا تھا۔۔۔اس کے بعد رائمہ کے دل میں بھی اس کے لیے نفرت بھر چکی تھی۔۔۔

منصور اس وقت نگاہیں اٹھانے کے قابل نہیں بچا تھا۔۔۔وہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ رائمہ نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔ارمغان اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتا ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

Ph#03477605346

رائمہ نوشین بیگم سے لگتی بری طرح رو دی تھی۔۔۔۔ ابھی جو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی بھی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔

لیکن سب سے زیادہ تکلیف اسے ارمغان کے ساتھ کیے گئے سلوک پر ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس نے لمحوں میں سب کچھ خراب کر دیا تھا۔۔۔ اپنی ماں کی قتل کی خبر اور ارمغان کے حوالے سے وہ سب جو اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔۔ اس نے رائمہ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"ماما میں نے انہیں بہت زیادہ ہرٹ کر دیا ہے۔۔۔۔ وہ ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے۔۔۔۔ اب کیا کروں میں۔۔۔۔"

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

رائمہ ان کے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"میرا بیٹا بہت محبت کرتا ہے آپ سے۔۔۔۔ ناراض ہونے کا سوال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

نوشین بیگم کے تسلی دلانے پر وہ اپنے اندر حوصلہ مجتمع کرتی ان سے الگ ہوئی تھی۔۔۔

وہاں کھڑے سب لوگ ہی اس کے اپنے تھے۔۔۔ جن کی محبت پر آج وہ دل سے اعتبار کر چکی تھی۔۔۔

نم آنکھوں اور مسکراتے چہرے کے ساتھ سب کی جانب دیکھتی وہ ارمغان کے پیچھے چل دی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

جو اس وقت ٹیرس پر کھڑا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔

رائمہ کے قدموں کی آہٹ اس تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

مگر وہ ویسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔

"آپ نے کہا تھا جب رونا چاہوں وہ کو کندھا حاضر ہو گا۔۔۔"

رائمہ نے بھیگی آواز میں کہتے اسے اس کا کہا یاد دلایا تھا۔۔۔

جو سنتے ارمغان نے رخ اس کی جانب موڑ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کے بے انتہا قریب کھڑی تھی۔۔ ارمغان نے اسے تھام کر

اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔

Ph#03177605346

جبکہ وہ اس کے سینے پر سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔اس کی ماں سے کبھی سے ممتا بھرا لمس محسوس نہیں ہوا تھا۔۔انہوں نے کبھی اسے محبت سے اپنے قریب نہیں کیا تھا۔۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ ماں تھی۔۔۔جس کے مرنے کا دکھ اسے رلائے جا رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

کافی دیر رونے کے بعد اس کے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔۔

وہ شرمندہ تھی۔۔۔

"کس لیے۔۔۔۔؟؟"

Ph#03477605346

ارمغان اس کی پیشانی چومتا نرمی سے بولا تھا۔۔۔اسے اب بھی اپنے سینے میں قید کر رکھا تھا۔۔۔

"آپ پر شک کیا۔۔۔اس وقت میری ذہنی کنڈیشن ایسی ہو گئی تھی کہ مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔"

Ph#03477605346

رائمہ بول رہی تھی۔۔۔جب ارمغان اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ گیا تھا۔۔۔

"میں ناراض نہیں ہوں رائمہ۔۔۔اور نہ کبھی ہو سکتا ہوں۔۔۔بلکہ سکون میں ہوں کہ میری وجہ سے تم جس جس درد سے گزری ہو ان سب کا ذائقہ بہت کم مقدار میں ہی سہی مگر میں بھی چکھ چکا

ہوں۔۔۔۔مجھے پہلے بھی تمہارے درد کا احساس تھا۔۔۔اور اب مزید شدت سے ہو رہا ہے۔۔۔۔

تم اپنی جگہ بالکل درست تھی۔۔۔میں تمہارے ساتھ جو کر چکا ہوں۔۔۔میرے ساتھ بھی یہ سب ہونا بنتا تھا۔۔۔۔"

اس کی چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے وہ بول رہا تھا۔۔۔۔

"لیکن بس ایک بات خوفزدہ کر رہی ہے۔۔۔کہ کیا میرا قصور کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔۔۔ہر بار تمہاری آنکھوں میں ویسے ہی اذیت کے رنگ دیکھنے پڑیں گے جو آج دیکھے۔۔۔۔"

Ph#03477605346

وہ اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بے انتہا قریب کیے بول رہا تھا۔۔۔

دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔۔۔

"نہیں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔ دوبارہ اپنے ماضی کا خیال بھی اپنے دل میں نہیں لاؤں گی۔۔۔۔ میرے ماضی کا ہر باب آپ بند کر چکے ہیں۔۔۔۔ مجھے اب آپ کی پناہوں میں ہی رہنا ہے۔۔۔ کبھی واپس لوٹ کر نہیں جانا۔۔۔۔"

رائمہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامے شدت بھرے انداز میں بولتی ارمغان گردیزی کے دل پر چھایا سارا اضطراب ہٹا گئی

Ph:03477605346

تھی۔۔۔وہ اس لڑکی کی یہی دیوانگی تو دیکھنا چاہتا تھا اپنے لیے جو آج نظر آئی تھی اسے۔۔۔۔

اسی لمحے اسی پل وہ دونوں ماضی کی کڑوی یادوں سے خود کو نکال گئے تھے۔۔۔۔

"اعتبار کرتی ہو نا مجھ پر۔۔۔۔"

رائمہ کی آنسوؤں سے بھیگتی نتھ کو اپنے شدت بھرے لبوں سے مہکاتے وہ اس سے پوچھ گیا تھا۔۔۔

"خود سے بھی زیادہ۔۔۔۔"

رائمہ نے فوراً زور و شور سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

Pin#03477605346

"تو پھر اس حسین اقرار پر ان لبوں کا انعام بھی تو بنتا ہے نا۔۔۔'

اس کے حسین چہرے کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا وہ معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ارمغان گردیزی اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت لیتا اس کے نم آلود گلابی لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں قید کر چکا تھا۔۔۔

رائمہ اس لمحے ایسے حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔

اس کے اس شدت بھرے انداز پر رائمہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔ مگر اس سے دور ہونے کے بجائے مزید اس کے قریب ہوتی اس کی گردن میں اپنی بانہیں حمائل کر گئی تھی۔۔۔

Ph#03477605346

آج جس طرح اس شخص نے اس کا دفاع کیا تھا۔۔۔اس کا دل پوری اس شخص کی محبت کے آگے سجدہ ریز ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اب اسے زندگی میں کبھی تنہا نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

اسے اب ان بانہوں کی تحفظ اور محبت بھرے لمس میں اپنی ساری زندگی گزارنی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو پا کر بے پناہ خوش تھے۔۔۔

ارمغان اسے ایسے ہی اپنی پناہوں میں مقید کیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں ان کے اپنے ان کے منتظر تھے۔۔۔۔

Ph#03477605346

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

ختم شد۔۔۔۔۔۔

Ph#03477605346